

عشق زادے

جگنووں سے بھردوں آنچل سیزن 2

از قلم حنا اسد

ناول بینک ویب پر شائع ہونے والے تمام ناولز کے جملہ و حقوق بمعہ مصنفہ کے نام محفوظ ہے۔ خلاف ورزی کرنے والے کے خلاف قانونی چارہ جوئی کی جا سکتی ہے۔ اگر آپ اپنی تحریر ناول بینک پر شائع کروانا چاہتے ہیں تو اردو میں ٹائپ کر کے ہمیں سینڈ کر دیں۔ آپ کی تحریر ناول بینک ویب پر شائع کر دی جائے گی۔

E-mail : pdfnovelbank@gmail.com

WhatsApp : 92 306 1756508

ناول بینک انتظامیہ

اور وہ ان جگنوؤں سے پھوٹی ہوئی روشنی کو ہیر کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ وہ اُس کے چہرہ کو دیکھ کر ہمیشہ کی طرح آج بھی دیکھتا ہی رہ گیا۔۔ ہیر کا معصوم چہرہ اُس کی جھیل سی گہری آنکھیں جو اس وقت جگنوؤں کی مانند چمک رہی تھیں۔

آٹھ سالہ ہیر جس نے فراک پہنے ہوئے سنہری بالوں کی پونی ٹیل کیے سر پہ سردی کی وجہ سے سکارف لے رکھا تھا۔ شیر زمان نے کچھ جگنوؤں کو مٹھی میں قید کیے ہیر کے سکارف میں رکھا جن میں سے اس اندھیرے میں روشنی پھوٹ رہی تھی، ایسے جیسے جگنوؤں سے بھر دیا آنچل۔



الیکٹرک ٹریڈ مل پر دوڑتی ہوئی دوشیزہ جس نے سیاہ ٹائٹس اور ریڈ کلر کی چست ٹی شرٹ پہن رکھی تھی، اس کا پسینے سے شرابور وجود تیز رفتاری سے دوڑنے کی وجہ سے اب تھکنے لگا تھا، پسینے کی چند بوندیں اب مشین پر گریں --- اس کے سٹریٹ کمر سے نیچے آتے ہوئے بال ہائی ٹیل میں

مقید تھے تیز تیز قدم اٹھانے کے بال بار بار لہرا رہے تھے --- چند لٹیں گالوں سے چپکی ہوئی تھیں۔ یہ ڈار مینشن کی جم کا منظر تھا جہاں یہاں کی اکلوتی وارث عیش ڈار ورزش کر رہی تھی۔ اب وہ ٹریڈ مل سے اتر کر ٹویسٹر پر کمر کی ایکسرسائز کر رہی تھی۔ جس سے اس کی پتلی کمر کی شپ بنتی تھی۔

بار بار نگاہیں دروازے کی جانب اٹھ رہی تھیں۔ اس نے ایک قر بار نظر وال کلاک پر ڈالی جہاں سات بج کر پانچ منٹ ہوئے چاہتے تھے ----

!!!! قاسم"

!!!! زہراں"

کہاں مر گئے سب کے سب ؟؟؟؟

اس سے پہلے کہ وہ ٹویسٹر سے نیچے اترتی ایک غلط موو سے اس کی کمر پر بل ڈلا۔۔۔۔

درد کی شدت سے اس نے آنکھیں میچیں ----

"سوری میڈم جی یہ رہا آپ کا گرم پانی"

زہراں نے اس کے گرم پانی والی بوتل اسکی طرف بڑھائی ----

مگر وہ درد کی تاب نہ لاتے ہوئے فرش پر بیٹھتی چلی گئی۔۔۔۔۔

"اٹھ جاؤ نہ بھيو دیکھو مجھے یونی کے لئے دیر ہو رہی ہے۔ آج بس رزلٹ لینے جانا ہے۔ لاسٹ"

"ٹائم ہے لے جاؤ نا پلیز

اس بار وہ تھوڑا پریشانی سے مینت بھرے لہجے بولی تھی۔۔۔ پچھلے ایک گھنٹے سے وہ اس کو 'اٹھانے کی اپنی سی کوشش کر رہی تھی مگر وہ تھا کہ ٹس سے مس تک نہ ہوا تھا

آپی کیا ہے یار سونے دو تم ڈرائیور کے ساتھ بھی جا سکتی ہو اس لئے میری نیند مت خراب کرو"

وہ تکیہ اپنے منہ پر رکھتا ہوا بے زاری سے بولا ایک تو ابھی کچھ گھنٹے پہلے ہی وہ ایک اہم کام نیٹا 'اگر گھر واپس آیا تھا اور سونے کے لئے لیٹا تھا کہ اب یہ محترمہ آگئی تھی اسکی نیند خراب کرنے

کیسے بھائی ہو تم زیان۔۔؟"

"ہن سے زیادہ تمھیں اپنی نیند پیاری ہے؟؟

اسکا منہ بن گیا تھا زیان کا جواب سن کر مگر اسکی بات کا اس پر کوئی اثر نہ

کچھ دیر تو وہ کھڑی اسکو دیکھتی رہی جب وہ نہ اٹھا تو وہ پیر پختی ہوئی اسکے کمرے سے باہر نکلی تھی۔۔۔

"زرائشہ بیٹا کو ناشتہ تو کر کے جاؤ"

بربرہ نے اسے بنا ناشتہ کیے باہر کی طرف جاتے دیکھا تو فکر مندی سے بولی ---

رہنے دیں ماما "پھر لیٹ ہو جاؤں گی پہلے ہی زیان بھائی کو اٹھاتے ہوئے کافی وقت نکل گیا"

وہ خان حویلی کی سب سے سلجھی ہوئی اور خاموش طبع لڑکی تھی۔ اسلیے سب سے خوش اسلوبی سے پیش آتی۔

وہ تیز تیز قدم اٹھاتی باہر کی طرف جا رہی تھی اسکا ارادہ آج بس سے یونی جانے کا تھا۔ کیونکہ ڈرائیور ابھی کچھ دیر پہلے جنت اور منت کو کالج چھوڑنے گیا تھا۔۔۔ ابھی وہ کچھ قدم مزید آگے بڑھی ہی تھی جب سامنے سے آتے شخص سے بری طرح سے ٹکرا گئی۔۔۔۔

'ٹکر اتنی زور کی تھی کہ اسکو لگا کہ وہ کسی آہنی چٹان سے ٹکرائی ہو'

"ہائے اسد"

وہ بے ساختگی سے بولی

Really very sorry...

حسام شہیار معزرت خواہانہ انداز میں بولا جبکہ اسکی نظریں ایک پل کے لئے اسکے چہرے پر رک سی گئی تھیں۔

پستہ کلر کے سوٹ اور بلیک اور پستہ امتزاج کا دوپٹہ سر پہ اچھی طرح سے اوڑھا ہوا تھا میک اپ سے ممبر اکھلا کھلا شگفتہ چہرہ قدرتی گلابی پنکھڑیوں سے لب اسکی توجہ اپنی جانب کھینچ رہے تھے

کوئی بات نہیں "زائشہ نے شانے پر ڈھلک جانے والا دوپٹہ درست کیا۔۔۔"

جو اس وقت فل یونیفارم میں ملبوس تھا چہرے پر ہمیشہ کی طرح سنجیدگی تھی جو اس کی شخصیت کو مزید نکھارتی تھی وہ ایک شاندار پرسنالٹی کا حامل تھا۔ ان دونوں کی بچپن سے گاڑھی چھنتی تھی۔۔۔ زائشہ اور ابتسام کا خان صاحب نے بچپن میں ہی رشتہ طے کر دیا تھا۔ وہ چاہتے تھے کہ یمنی کی اس گھر سے رشتہ داری بنی رہے۔ سب بچے اس بات سے اچھی طرح واقف تھے۔

حسام اسکے خوبصورت چہرے کو دیکھ کر کہیں کھو سا گیا تھا
تم یونی جا رہی ہو؟؟؟"

سر تو ایم۔ ایس صاحب کے آفس میں گئے ہیں۔ آپ بیٹھ جائیں کچھ دیر میں آجائیں گے"

سامنے ہی زمارے کے نظر کے گلاسز پڑے تھے جو وہ نزدیک کی چیز کو دیکھنے کے لیے استعمال کرتا تھا۔

ضامن نے انہیں اٹھایا اور پھونک مار کر اس پر پڑی ہوئی نہ دکھائی دینے والی دھول صاف کی

پھر اسے آنکھوں پر لگا۔۔۔۔

!!!! ہیلو ڈاکٹر"

ایچانک ہی کمرے میں کسی کی ہیلز کی ٹک ٹک کی آواز سنائی دی پھر صنف مخالف کی ۔

ضامن نے گلاسز میں سے اسے دیکھا مگر سب دھندھلا دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

ڈاکٹر ایکچولی مجھے کمر میں بہت پین ہے۔ ایکس سائز کے دوران شاید کچھ غلط موو ہو گیا۔۔۔ مجھے "لگ رہا ہے شاید مسل پل ہو گیا ہے"

اس نے وہیں کھڑے کھڑے اسے اپنا مسئلہ بتایا۔۔۔ انداز مغرورانہ تھا۔۔۔

ضامن نے ایک ہاتھ سے گلاسز اتار کر ایک طرف رکھے۔۔۔

جانے کیوں اسے دیکھ کر ضامن کو شرارت سو جھی۔۔۔ اور اسے سچ نہ بتا کر خود ڈاکٹر زمارے بننے کا ڈرامہ رچانے کا سوچا۔۔۔

ڈاکٹر کو خاموش دیکھا تو

اس نے وقت ضائع ہونے کے خیال سے تنگ آ کر ہاتھ نیچے کئے اور اپنے بڑے نیل کلر لگے نیلز سے ٹیبل کو بجایا۔۔۔۔

تبھی ضامن نے نظر اٹھا کر اسکے ناراض چہرے کو دیکھا

وہ حیرانگی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

گندمی رنگت، دراز قد، جینز اور ٹی شرٹ میں ملبوس، گھنے بال بے فکری سے پیشانی پر لا پرواہی سے بکھرے ہوئے تھے، بھوری آنکھوں میں شرارت کا عنصر،،، خاصا معقول سا لگا مگر ڈاکٹر کہیں

وہ نچلا لب دانتوں میں دبا کر شرارتی انداز میں بولا۔

"یہ کیا بکواس ہے؟"
وہ نخوت سے گھور کر بولی۔

پتہ؟؟؟ وہ آنکھ ونگ کیے بولا۔
 لگتا تو نہیں شکل سے اتنی بے وقوف ہوگی تم۔۔۔۔۔ اپنے سائز شائز کا بھی نہیں"

"You cheep ... Third class....

تمہیں سپیشلسٹ کس نے بنایا؟؟؟

وہ تنفر زدہ آواز میں دھاڑی۔۔۔

"یار ایسے تو مت کہو سپیشلسٹ تو ہوں مگر ہارٹ سپیشلسٹ"

You bloody.....

— — —

وہ یکدم پیچھے ہو کر مسکرایا۔۔۔۔۔

امید ہے نام تو کبھی نہیں بھولوگی۔۔۔"

ڈیڈ ابھی جلدی میں ہوں آپ سے بات کرنے آیا تھا اب رات کو گھر پہ ہی کر لیں گے"

ضامن باہر نکلا تو سامنے سے زمارے کو آتے دیکھ کہا ----"

اچھا ٹھیک ہے "وہ اس کے شانے پہ ہاتھ رکھ کر اندر چلے گئے -"

یار ضامن شرارت اور تھمل کے چکر میں آج پہلی بار کچھ زیادہ نہیں ہو گیا؟؟؟ وہ اپنے بالوں"

میں انگلیاں پھنسائے خودی سے ہمکلام ہوئے ہاسپٹل سے باہر نکل رہا تھا ----

اس کی خونخوار نظریں اور پھر اسکے لب آنکھوں کے پردوں پر لہرائے ----

وہ بے خود سا مسکرایا اور اپنے لبوں کو انگوٹھے سے چھوا جہاں ابھی تک اس کے گداز لبوں کا نرم

سالمس محسوس ہوا ----

"یس"

ڈاکٹر زمارے نے حیرت سے ایک ٹھیک ٹھاک لڑکی کو دیوار سے لگے ہوئے دیکھ کر پوچھا -

انہوں نے ایک لڑکی کو دیکھ کر متانت سے پوچھا -

وہ بنا کچھ کہے اپنا اعتماد بحال کر غمیض و غضب سے مغرورانہ چال لیے ٹک ٹک کرتی ہیلز سے

باہر نکل گئی

وہ اسکے جاتے ہی نا سمجھی سے کندھے آچکا کر رہ گئے ----



"!!! زائد مجھے یوں چھوڑ کر مت جاو"

ایک ضعیف العمر عورت کی نحیف آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی ----

وہ جو پردو کو چلا کم اور اڑا زیادہ رہا تھا ---

سڑک کے بیچ و بیچ ایستادہ بوڑھی عورت کو چلاتے ہوئے دیکھ کر اپنا پاؤں بریکس پر جما گیا۔۔۔۔

اور جھٹکے سے پراڈو کی رفتار کو کم کیے روک گیا۔۔۔۔

اس کے پیچھے اس کے باڈی گارڈز کی پانچ گاڑیاں تھیں۔ جو ذوناش کے کہنے پر زیگن نے ہائیر کیے

تھے شیر زمان کی حفاظت کے لیے۔ کیونکہ وہ ہر جگہ مرنے مارنے پر جو ٹل جاتا تھا۔ شیر

زمان کی پراڈو رکتے ہی باقی ساری گاڑیوں کے ٹائرز کی چڑچڑاہٹ کی آواز بھی فضا میں گونجی

■■■■

ساری ٹریفک پل بھر کے لیے تھم گئی۔۔۔۔

وہ دروازہ کھول کر باہر نکلا اور اور بوڑھی عورت کو روڈ سے ایک طرف کیا۔۔۔

پھر اس لڑکے کی طرف شیر کی رفتار سے لپکا۔۔۔۔

آج پھر اسے دورہ پڑا تھا۔۔۔ کمرے میں آتے ہی اس نے وہاں کی ہر چیز تمس نہس کر دی۔۔۔ آنکھیں خطرناک حد تک سرخی مائل دکھائی دے رہی تھیں۔۔۔ جن میں ابھی بھی اس لوفر انسان کا چہرہ دکھائی دے رہا تھا جو اس کی نس نس میں اپنے لمس کا زہر گھول گیا تھا۔۔۔۔۔ بیرون ممالک سے منگوائے گئے شوپینز اور اعلیٰ ترین اشیاء۔۔۔ وہ اٹھا کر غیض و غضب کے عالم میں سامنے موجود ڈیسر اور دیواروں پر مار رہی تھی۔۔۔ جو بکھر کر ٹکروں میں چکنا چور ہوئے اپنی بے قدری پر ماتم کناں تھے۔۔۔

کمرے سے باہر موجود ملازمین اسکی چیخوں اور کمرے کی ٹوٹ پھوٹ کی آواز پر تھر تھر کانپ رہے تھے۔۔۔ اور اپنی آنے والی شامت کے زیر اثر پریشان کن نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھ رہے تھے۔ ان کی مالکن کا غصہ ہمہ وقت سوا نیزے پر رہتا تھا۔۔۔

وہ پورے کمرے کا خوبصورت نقشہ بگاڑ تھک ہار کے بالاخر بستر پر ڈھے گئی۔ مگر اس کا چہرہ عیش ڈار کی آنکھوں کے سامنے لہرا رہا تھا جو ہٹنے کا نام ہی نہیں لے رہا تھا۔۔۔



”سر ایک بہت اہم پیش رفت ہوئی ہے“

”ہممم وہ کیا؟؟؟“

زیان جو اپنے آفس کی کھڑکی سے باہر دیکھ رہا تھا۔۔ اپنے ماتحت کی بات سن کر اسکی طرف پلٹ کر بولا کر بولا

سر ہم نے جس گروہ کو پکڑا ہے ان سے دورانے تفتیش پتا چلا ہے کہ ان کا سارا نیٹ ورک کہاں سے آپریٹ ہو رہا ہے۔ پاکستان سے ڈرگز اور ہماری مہنیں،، بیٹیاں اغواہ کر کے وہ کہاں سمگل کر کے لے جاتے ہیں اور پھر جو وہاں ہوتا۔۔ وہ تو آپ اچھے سے جانتے ہیں۔ جب تک ان کی جڑوں میں ہاتھ نہیں ڈالیں گے ہم یہ ختم نہیں ہو سکتا سر ”اس نے مؤدب انداز میں اسکے سامنے اپنی بات رکھی۔۔۔“

زیان زریار خان گہری سوچ میں ڈوبا ہوا تھا۔

”تم جاؤ میں سارا پلان ترتیب دے کر پھر ٹیم تشکیل دوں گا۔“

منت میں نے تمہیں منع بھی کیا تھا اس لڑکے سے دوستی مت کرو مجھے وہ لڑکا کچھ عجیب سا " لگتا ہے ، پر اسرار سا --- کیا ہم دونوں کی آپسی دوستی کافی نہیں ایک دوسرے کے لیے ؟ جنت معصومیت سے بولی تو اسکی شکل دیکھ کر منت کے چہرے پر شرارتی مسکراہٹ رینگتی تھی 'جو اسکی شخصیت کا حصہ تھی

وہ زور سے اس کے نرم گال کھینچتی ہوئی بولی تو جنت نے اس کے بازو پر دھپ رسید کی ----

"دل رکھنے کے لیے اوپر اوپر سے تو نہیں کہہ رہی؟؟؟"

اچھا چھوڑو اسے تم بتاؤ آج کل میں نے ثیان بھائی کی نظریں تم پر مرکوز دیکھیں ہیں۔ وہ اسے "رازدارانہ انداز میں بتانے لگی۔۔۔۔

ہرگز نا سوچنا --- وہ سنجیدہ سا شخص مجھے کبھی پسند آ ہی نہیں سکتا بات بھی کرتے ہیں تو ایسا " لگتا ہے کہ ابھی مجھے لے جا کر اپنے لاک اپ میں بند کر دیں گے

زبان کا ذکر آتے ہی اس نے برا سا منہ بنایا جسے دیکھ کر منت کھلکھلا کر ہنس پڑی تھی

مجھے تو ڈر ہے جنت کہ کہیں تمہاری شادی اگر زیان بھائی سے نہ ہو جائے پھر تمہارا کیا بنے گا "؟

آج منت اسکو پریشان کرنے کے موڈ میں تھی --- اور وہ اپنے مقصد میں کامیاب بھی ٹھہری

"تم میری بہن ہو کہ دشمن اللہ نہ کریں کبھی ایسا ہو"

اس نے منت کو سخت گھوری سے نوازا جو اپنی مسکراہٹ روکے اسی کو شرارتی نظروں سے دیکھ رہی تھی

"نہیں مام آپ لوگ انجوائے کریں مجھے نہیں پینی چائے"

وہ ان دونوں کو کافی بار منانے کی کوشش بھی کر چکا تھا مگر وہ دونوں ابھی ابھی منہ پھلائے ہوئے تھے -----

"ابتسام! اپنی چائے ختم کر کے میرے روم میں آنا مجھے تم سے کچھ بات کرنی ہے"

"رکیں بابا میری چائے ختم ہو چکی ہے ساتھ ہی چلتے ہیں"

ابتسام اٹھ کر شہریار کے ساتھ ہی وہاں سے نکلتا چلا گیا تھا۔۔۔

انکے جانے کے بعد حسام نے ایک گہرا سانس فضا میں چھوڑا تھا جیسے گھٹن زدہ ماحول میں " سکون سا ملا ہو

اسکے اس طرح سے کرنے پر مینی نے اپنے چھوٹے بیٹے کی طرف غور سے دیکھا جو اس وقت اپنے یونیفارم کی بجائے ریڈ ٹی شرٹ اور بلیو جینز میں مبلوس تھا ہالف سلیو سے جھانکتے مضبوط مسلزل ہلکے براؤن بال ماتھے پر بکھرے پڑے تھے۔ مینی نے دل میں اپنے خوبرو بیٹے کی نظر اتاری تھی

"تم آج کل بہت مصروف رہنے لگے ہو پتہ بھی ہے پورے دو دن بعد گھر آئے ہو"

وہ دونوں بہت دیر تک وہیں بیٹھے باتیں کرتے رہے اور ایسا بہت کم ہوتا تھا جب وہ گھر واپس آتا تو یہی کام میں مصروف رہتی یا پھر وہ سوچکی ہوتیں ----
کیسی ہو ہیر؟؟؟"

ہیر سکول سے واپس آئی تو حسام کو اپنی ماما کے ساتھ بیٹھے دیکھ اس کے پاس آئی -
بھیا کیسے ہیں آپ؟؟؟"

پتہ ہے میں نے آپ کو کتنا مس کیا؟؟؟"
میں نے بھی ہیر کو بہت مس کیا ---"

بھیا ماما سے سفارش کریں نا میرے لیے "اس نے حسام کے کان کے پاس جا کر سرگوشی نما"
آواز میں کہا۔

کیا سفارش کروانی ہے "؟"
اس نے آہستگی سے پوچھا۔

ماما کو کہیں نا مجھے ٹی وی پر ایک ڈرامہ دیکھنے دیں میری کلاس کی سب لڑکیاں رات کو ٹی وی "
سیریل دیکھتی ہیں پھر صبح آکر کلاس میں ڈسکس کرتی ہیں۔ اور میں خاموش بیٹھی ان کا منہ تلکتی
ہوں -

مام آپ پلیز ہیر کو ایک گھنٹہ ٹی وی دیکھنے کی پریشن دے دیں۔ یہ آپ کے سامنے ہی دیکھے گی۔ پلیز میری سفارش ہے۔۔۔ مان جائیں۔ حسام نے ہیر کی طرف داری کرتے ہوئے یمنی کے سامنے اس کی خواہش رکھی تو یمنی نے گھور کر ہیر کی طرف دیکھا۔۔۔۔

ہیر نے فوراً سے بیشتر نظریں جھکا لیں۔ اور انگلیاں چٹخانے لگی۔۔۔۔

حسام تم اس کی سفارش مت کرو تم شہریار کو جانتے ہو نا وہ اس معاملے میں کتنا سخت ہیں۔ تمہیں اور ابتسام کو بھی کہاں پریشن دی تھی انہوں نے میٹرک کلئیر کرنے تک ٹی وی دیکھنے کی۔ ابھی ناٹھ کلئیر کی ہے۔ میں مانتی ہوں اس کا زلٹ بہت بہترین ہے۔ ٹینٹھ میں بھی ابھی اسے محنت کی ضرورت ہے۔ ایک سال تو ہے۔ اسے تم سے سفارش کروانے کی بجائے پڑھائی پر فوکس کرے۔

حسام اپنی والدہ کی بات سے بھی متفق تھا۔ اس کے موبائل پر آتی ہوئی کال ریسپونڈ کیے وہ ان سے ایکسکیز کیے وہاں سے اٹھ کر باہر نکل گیا۔۔۔۔

ماسب ٹی وی دیکھتے ہیں مجھے بھی دیکھنا ہے، جب چھوٹی تھی تو بس آپ کے روم میں "کارٹون دیکھتی تھی اب وہ بھی نہیں دیکھتی" وہ خفگی سے منہ پھلا کر بولی۔

!!! ادھر آؤ ہیر

وہ اپنی ماما کے بلانے پر ان کے ساتھ جا کر بیٹھی اور ان کے شانے سے لگی۔

"سوری مام"

وہ کان پکڑ کر انتہائی معصومیت سے بولی ۔

وہ کس لیے؟؟؟"

مجھے ضد نہیں کرنی چاہیے نا۔۔۔ آپ میرے بھلے کے لیے ہی کہہ رہی ہوں گی۔"

مائی سویٹ ڈول "وہ اس کی پیشانی کا بوسہ لے کر اسے اپنے ساتھ لگا گئیں۔۔۔۔"

میری بیٹی بہت معصوم اور سادہ ہے۔ اپنی بیٹی کی سادگی اور معصومیت کبھی بھی کھونے نہیں۔"

"دوں گی میں

گھر میں صرف ایک ہی ٹی وی تھا جو صرف شہریار اور یمنی کے روم میں تھا۔

مما آپ کو پتہ ہے؟؟؟"

"آج میں نے پھر سے شیر زمان بھائی کو دیکھا روڈ پر وہ کسی کو مار رہے تھے"

وہ خوفزدہ نظروں سے انہیں دیکھ کر بتا رہی تھی جیسے ابھی بھی وہ منظر اسکی آنکھوں کے سامنے

— ۷۰ —



"جمعہ مبارک"

!!! خیر مبارک "ماشاء اللہ"

بلا اختیار ہی ذوناش کے منہ سے نکلا۔۔۔۔

آج تو مجھے اپنے بیٹے کی نظر اتارنی پڑے گی۔۔۔۔

..... آپ بھی مام"

وہ ان سنی کرتیں کچن میں گئیں اور جا کر سات سرخ مرچیں لائی اور شیر زمان پر وار کر واپس

کچن میں گئیں اور انہیں جلا ڈالا۔۔۔۔

یہ دیکھو شیر میں تمہارے لیے لائی تھی۔۔۔ مجھے لے کر دکھاؤ کیسی لگے گی تم پر؟؟؟ ذوناش"

نے اس کے شانوں پر شال پھیلائی۔۔۔۔

"مام میں کر لوں گا۔۔۔ بہت شکریہ میری مام لائی ہیں تو بہت اچھی ہی ہوگی"

اس نے ذوناش کا ہاتھ پکڑ کر محبت بھرے انداز میں کہا۔

یہ والہانہ انداز اس کا صرف اپنی والدہ ذوناش کے ساتھ ہی ہوتا تھا۔ باقی دنیا کے لیے وہ اک سر

پھرے انسان کے سوا اور کچھ نہ تھا۔۔۔۔

بھائی چائے لیں "زالشہ نے چائے کا کپ شیر زمان کے آگے بڑھایا۔۔۔"

جسے اس نے پکڑ کر سامنے موجود ٹیبل پر رکھا۔۔۔۔

اور خود اپنا کپ کے کر سامنے صوفے پر بیٹھ گئی۔۔۔ ابھی ایک گھونٹ ہی بھرا تھا کہ کسی نے اس کے ہاتھ سے چائے کا کپ اُچک لیا۔۔۔ زائشہ نے مڑ کے دیکھا تو حسام نے وہ کپ ہونٹوں سے لگائے اسی جگہ سے گھونٹ بھرا تھا جہاں پہلے ہی زائشہ کے ہونٹوں کا نشان تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ اسے ڈانٹتی پیچھے دیکھا تو اس کے منگیترا بتسام اور ہیر بھی تھے اور ان کے پیچھے شہریار اور یمینی -----

!!! اسلام و علیکم

زائشہ نے سر کا دوپٹہ درست کیا اور مؤدب انداز میں سلام کیا۔۔۔۔

وعلیکم اسلام !!! سب نے مشترکہ جواب دیا۔۔۔"

ابتسام کو سامنے کھڑا ہلکا سا مسکراتے ہوئے دیکھ زائشہ شرما کر نظریں پھیر لیں۔۔۔ اور کچن میں بھاگی جہاں گھر کی باقی خواتین موجود تھیں۔۔۔۔

زیر بار اور بریرہ کے دو بچے زائشہ اور زیان تھے ---

زائشہ اپنی تعلیم مکمل کر چکی تھی۔ زیان اینٹی نارکوٹکس فورسز میں اچھے عہدے پر فائز تھا۔

زیگن اور ذوناش کے دو بیٹے شیر زمان اور شاہ من تھے۔ شیر زمان تعلیم مکمل کیے اب دوہی میں موجود اپنا خود کا بزنس سنبھال رہا تھا۔ پاکستان وہ وقتاً فوقتاً ہی سب سے ملنے آتا یا پھر کسی بزنس ڈیل کے تحت ہی رکتا جیسے آج کل وہ پاکستان میں تھا۔

شاہ من ابھی تعلیم حاصل کر رہا تھا۔

زمارے اور زرشال کا بیٹا ضامن تھا۔ اور دو جرّواں بیٹیاں جنت اور منت تھیں جو ابھی کالج میں پڑھ رہی تھیں۔

شہریار اور یمینی کے تین بچے سب سے بڑا ابتسام جو اپنے والد کے ساتھ بزنس سنبھال رہا تھا
- حسام پاکستان ایئر لائنز میں پائلٹ تھا - اور خاندان میں سب سے چھوٹی ہیر جو ابھی نانٹھ کلاس
کی طالبہ تھی ----

جب سب لاونج میں اکٹھا ہوئے تو شہیار نے بات کا آغاز کیا۔۔۔۔

آپ سب کا کیا خیال ہے اس بارے میں کے اب ان کی شادی کر دینی چاہیے۔۔۔۔۔ یا نہیں
؟؟؟

یہ تو بہت اچھی بات ہے میں بھی تم سے بات کرنا چاہتا تھا اب مجھے لگتا ہے صحیح وقت آگیا۔"

زیرار نے گویا بات کرنے کی تمہید باندھی۔۔

بربرہ، زرشال اور ذوناش بھی ان کی باتوں سے مستفید ہو رہی تھیں۔۔۔۔۔

اسی دوران زیان بھی وہاں چلا آیا۔۔۔

آج تو شیر زمان بھائی ایسے لگ رہے ہیں جیسے کسی عمدہ ترین گاؤں کے وڈیرے سیاست دان"

"ٹائپ

ہیر نے زبان کو جب شیر زمان کی تعریف میں رطب اللسان دیکھا تو شیر کی طرف دیکھا۔

وہ جو چائے کا گھونٹ بھر رہا تھا حلق میں بری طرح پھنسا لگا۔۔۔۔۔

اگر آپ چاہتے ہیں کہ میں یہاں بیٹھوں تو مجھ سے اس سلسلے میں بات ناکی جائے..... ابھی"

پانچ چھ سال تک میرا شادی کرنے کا کوئی ارادہ نہیں "وہ دو ٹوک انداز میں گھمبیر آواز میں

بولا۔۔۔۔۔

..... ہیر کے گرتجوشن کر لینے کا انتظار تھا اسے

شیر زمان!!!!! زیگن کی دھاڑ گونجی تو لاونج میں خاموشی چھا گئی ---- سب ہی زیگن کے غصے سے بھی اچھی طرح واقف تھے ----

باپ بیٹا دونوں غصے میں ایک سے بڑھ کر ایک تھے۔۔۔ ایک سیر تو دوسرا سوا سیر

ضامن تم نے مجھ سے وعدہ کیا تھا کہ میرا نانٹھ میں اے گریڈ آیا تو تم مجھے ٹریٹ دو گے۔ اپنا " وعدہ کب پورا کرو گے؟؟؟ ہیر نے اسے اپنا وعدہ بھی یاد دلانے کی کوشش کی۔

ہیر بیٹا کتنی بار کہوں ضامن بڑا ہے تم سے اسے بھائی کہا کرو "یہی نے اسے لوک دیا۔۔۔"

ارے رہنے دیں نا پھچھو ہم دوست ہیں اور دوستی میں اتنا تو چلتا ہے "ضامن نے یہی سے"

لا پرواہی سے کہا ---

سب بڑے شادی کے انتظامات کے حوالے سے باتیں کرنے لگے توینگ پارٹی اپنی باتوں میں لگی گئی۔۔۔

اور ہاں جی ہیر میڈم صاحبہ یاد ہے مجھے ویسے میں بھول بھی گیا تو آپ ہو نہ مجھے یاد دلانے " کیلیے۔۔۔۔

جبکہ ہیر نے اس کی بات سن کر دانتوں کی نمائش کرنا ضروری سمجھا۔۔۔۔۔

— — — — —

E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

جبکہ حسام کا تو اندر ہی اندر انگاروں پر لوٹنے والا حال تھا اس وقت ----

اسی اثنا میں ویٹر آیا تو ابتسام نے سب سے پوچھ کر آرڈر دیا۔۔۔۔

حسام مسلسل زائشہ کو دیکھنے سے اجتناب برت رہا تھا کیونکہ وہ جانتا تھا کہ اگر ایک بار اسکی نظر زائشہ پہ پڑ گئی تو حوصلہ ٹوٹ جائے گا جو اتنے وقت سے خود پر ضبط کے کڑے پہرے بٹھائے ہوئے تھا۔۔۔۔ جانے کب صبر کا پیمانہ چھلک جائے۔۔۔۔

خوشگوار ماحول میں کھانا کھایا گیا سب نے خوب انجوائے کیا اور واپسی کی راہ لی۔۔۔۔



.. وہ آفس میں بیٹھی کوئی فائل ریڈ کر رہی تھی۔۔ جب دروازے پہ دستک ہوئی تھی

.. اس نے فائل سے بغیر سر اٹھائے دستک دینے والے کو اندر آنے کی اجازت دی تھی "

میڈم ڈار کمپنی اور خان کمپنیز اس وقت ٹاپ پر جا رہی ہیں۔ میرے خیال میں اگر یہ دونوں کمپنیز مرج ہو جائیں تو اس بات کا پرافٹ دونوں کمپنیوں کو بھی اچھے سے ملے گا "اس نے جھجھکتے ہوئے اپنی بات مکمل کی۔

عیش ڈار نے اس کی بات پر سر اٹھا کر اسے دیکھا۔۔۔

پھر گہرا سانس ہوا میں تحلیل کیا۔۔۔۔

کچھ دیر سوچنے کے بعد بولی۔۔۔۔

"ٹھیک ہے خان گروپس آف کمپنیز کے ایم ڈی سے میری میٹنگ فلکس کرواؤ"

وہ سنجیدگی سے کہتے ہوئے دوبارہ سامنے موجود فائل پر متوجہ ہوئی۔ تو وہ باہر نکل گیا۔۔۔۔۔



منت یہاں کیوں بیٹھی ہو آج انگلش کا لیکچر بھی اٹینڈ نہیں کیا تم نے؟؟؟

.. وہ کالج کے پیچھے گراؤنڈ میں اکیلی بیچ پہ بیٹھی تھی جب جنت نے اسکے پاس آکر پوچھا

صرف اسی لڑکے کی خود پہ مسلسل نظروں کی تپیش صبح سے محسوس کر رہی تھی اور سخت .. پریشان تھی

اسی کے بارے میں سوچتے ہوئے اسکے پورے بدن میں سنسناہٹ سی دوڑ گئی اور دل کی ' .. حالت عجیب سی ہو گئی

.. ایک الگ سا احساس جسکو وہ سمجھ نہیں پا رہی تھی "

چلو منت نیکسٹ کلاس کا وقت ہو گیا "جنت نے اس کا ہاتھ پکڑ کر اسے اٹھانا چاہا۔۔۔۔۔"

"نہیں جنت تم جاؤ میرا من نہیں"

جنت اسکے انکار پر تاسف سے سر ہلاتے ہوئے اپنی کلاس میں چلی گئی۔۔۔۔۔

وہ اپنا حواس قابو میں کرتی ہوئی بولی اور اسکی گرفت سے اپنا ہاتھ آزاد کروانا چاہا مگر مقابل کی پکڑ مضبوط تھی۔۔

اپنا خیال رکھا کرو میرے لیے میں تمہیں تکلیف میں نہیں دیکھ سکتا ---"

.. وہ اسکی آنکھوں میں دیکھتا ہوا بولا تھا

.. اس کے لہجے میں اک جنون تھا شدت تھی
.. پلیز میرا ہاتھ چھوڑ دو "

.. جبکہ اسکے لہجے سے خوفزدہ ہوئی تھی

... وہ اس وقت اتنی ڈری ہوئی تھی کہ اسکے الفاظ پر غور ہی نہیں کر پائی تھی

وہ لڑکا کچھ دیر تو اسکا ہاتھ تھامے کھڑا اسکو ڈر سے کانپتا ہوا دیکھتا رہا .. پھر ہلکا سا مسکرا کر اسکا ہاتھ اپنی پکڑ سے آزاد کیا تھا

وہ زیگن کی طرف جانچتی نظروں سے دیکھ کر بولی اس کو ایسا لگ رہا تھا کہ زیگن اس سے کچھ چھپا .. رہا ہے

میں شیر زمان کو لے کر پریشان ہوں بہت جلدی ہائیپر ہو جاتا ہے۔ اس کے لیے یہ سب "ٹھیک نہیں" زیگن کے لہجے میں اپنے بڑے بیٹے کے لیے فکر و تشویش بھری ہوئی تھی۔

ہو جائے گا ٹھیک --- آپ بھی تو اس کی عمر میں ایسے ہی تھے۔ "ذوناش نے لبوں پر ہلکی سی مسکراہٹ لائے کہا ----

شاہ من تو سٹڈیز کے لیے آکسفورڈ یونیورسٹی گیا ہوا ہے اسے لے کر مجھے کوئی پریشانی نہیں کیونکہ " وہ اپنی ماں پر گیا ہے اسی جیسا تحمل مزاج ہے۔ مگر شیر زمان کو لے کر پریشان ہوں۔ میں نے سوچا تھا اس کی شادی کروا دوں تاکہ اس کی زندگی میں بھی تم جیسی کوئی حسین پری آجائے اور وہ " بھی ہمیشہ خوش رہے میری طرح

وہ ذوناش کی تھوڑی کو اپنی پوروں سے چھو کر بولا ---

آپ تھکتے نہیں میری تعریفیں کر کہ اب تو اس چہرے پر جھریاں نمایاں ہونے لگیں ہیں۔ " وہ اپنے چہرے کی طرف اشارہ کرتے ہوئے بولی۔

...آپ بھی نا"

وہ شرماتے ہوئے اس کے شانے سے اپنا سر لگا گئی۔۔۔۔



"ہیلو فرینڈ کیسی ہو؟"

ضامن نے سکول کے گیٹ سے باہر نکلتی ہوئی ہیر سے پوچھا ----

"میں بالکل ٹھیک ہوں"

ضامن آپ یہاں اس وقت؟؟؟ ہیر نے نا سمجھی سے پوچھا۔"

ارے یار آج فری تھا تو سوچا کہ تمہاری پینڈنگ ٹریٹ تمہیں دے دوں اور ساتھ ساتھ بائیک کی "

"سیر بھی کروادوں

واؤ کتنا مزہ آئے گا "وہ خوشی سے چمک کر بولی۔"

میں نے پھپھو کو فون کر کہ بتا دیا ہے کہ میں تمہیں سکول سے اپنے ساتھ لے جا رہا ہوں پھر"
واپس گھر بھی چھوڑ دوں گا۔۔۔۔

"ضامن آپ واقعی میرے بہت اچھے دوست ہیں"
وہ کیا ہے نا کبھی غرور نہیں کیا" وہ فرضی کالر اچکا کر بولا۔۔۔۔"
چلیں؟؟؟

ضامن نے بائیک پر بیٹھ کر اس سے پوچھا۔۔۔
چلیں جلدی سے" وہ اچھل کر بائیک پر بیٹھتے ہوئے بولی۔"

دونوں سکول سے نزدیک ایک شاندار کیفے میں آئے۔۔۔۔
کیا کھاؤ گی؟؟؟

"جو بھی یہاں ملتا ہے سب کچھ"
اپنی صحت دیکھو اور اپنی فرمائشیں دیکھو۔۔۔۔"
وہ اسکے دبلے ہتے سراپے پر چوٹ کیے بولا۔
آپ کھلا رہے ہیں یا نہیں؟؟؟"
وہ غصے سے بولی۔۔۔

ہیر نے اپنے اس کزن کو دیکھا جو ہمیشہ ہی ایسے اول جلول حلیے میں رہتا تھا۔

میرے بغیر اب یہ کانٹریکٹ لے کر دکھاؤ "عمر آفندی دھمکی آمیز انداز میں بولا ---"

اور تم جیسوں کو تو میں اپنے گھر میں ملازم کی نوکری بھی نہ دوں۔ اور تم کانٹریکٹ کی بات کرتے
 !!! ہو۔۔۔۔۔ یو باسٹرڈ

شیر زمان نے گن نکال کر اسکی نال ضامن اور ہیر کی طرف کرتے انہیں یہاں سے باہر نکل جانے کا اشارہ کیا ----

"دو منٹ کے اندر دفعتاً ہو جا میری نظروں کے سامنے سے نہیں تو دھو ڈالوں گا شیر زمان حقارت بھری نظر سے اپنے سامنے کرسی پر بیٹھے عمر آفندی کو دیکھ کر بولا ---- ہیر اور ضامن ایک بھی لمحہ ضائع کیے بغیر وہاں سے باہر نکل گئے ----

شیر کا شکار کتے نہیں کر سکتے جتنا چاہے زور لگالیں "اب گن کا رخ عمر کی کنپیٹی کی جانب تھا" ----

تیری کیا بہن لگتی تھی سالے جو تجھے اتنا چُجھا "وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر تنفر زدہ آواز میں بولا -- "

کیفے میں موجود لوگ اب ان کی گفتگو سے فیضیاب ہو رہے تھے ---- قہقہوں نے جلتی پر تیل کا کام کیا تھا ----

شیر زمان نے اشتعال انگیزی میں ہاتھ کے ایک جھٹکے سے ٹیبل پر موجود لیپ ٹاپ، کافی اور سنیکس ساتھ موجود پلیٹیں، ساس، اور کولڈرنگ سے بھری ٹیبل عمر آفندی پر الٹ دیں ----

وہاں موجود سارے لوگ اپنی اپنی ٹیبل اور کرسیاں خالی کر کے دیوار کے ساتھ لگ گئے ----

شیر زمان کے باڈی گارڈ جو اسی کے حکم کے تحت کیفے کے باہر موجود تھے - اسے غصے میں آتا دیکھ اندر آئے ----

شیر زمان نے ہاتھ کے اشارے سے انہیں وہیں رکنے کا کہا ----
اور مڑ کر تنفر زدہ نظروں سے عمر آفندی کو دیکھا ----

"جب تجھ ذلیل جیسا مرد نامرد بن جائے گا تو پھر دنیا کی ہر لڑکی کو بہن کی نظروں سے دیکھے گا"

اس کی وحشت زدہ آواز سے وہاں موجود سب لوگ سہم کر رہ گئے ----

شیر زمان نے سامنے کھڑے ہوئے عمر آفندی کی حساس جگہ پر اپنے جوگرز والے پاؤں سے اتنی زور سے کیک ماری کہ عمر آفندی وہاں پر ہاتھ رکھ کر درد سے بلبلا تے ہوئے اچھل کر فرش پر دور جاگرا۔۔۔۔۔

"شیر کا ایک وار ہی کافی ہے تجھ جیسے کتوں کے لیے"

اس کی گھمبیر آواز نے ماحول میں چھائی ہوئی خاموشی کو توڑا۔۔۔۔۔

پھر اپنے سلکی بالوں کو جھٹکا دے کر پیچھے کرتے ہوئے۔۔۔۔۔ کیفے کے مینجر کی فرنٹ پاکٹ میں چیک ڈال کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

مینجر کی حالت بھی ایسی تھی کہ کاٹوں تو بدن میں لہو نہیں۔۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی سب لوگوں کے رکے ہوئے سانس بحال ہوئے۔۔۔۔۔

وہ بیڈ پہ بیٹھا اسے ہی دیکھ کر مسکرا رہا تھا۔۔

زیرار!!!!!!۔۔ لبوں نے بے آواز جنبش کی۔۔"

جی جان زریار!!!!!!-- ادھر آئیں میرے پاس-- پیار سے کہتے اس نے اپنا ہاتھ آگے کیا--

"جو تمہارے دل کی حالت ہے اس وقت میری بھی اس سے کچھ مختلف نہیں ہے"

بربرہ نے اپنی بیٹی کے مستقبل کے بارے میں سوچتے ہوئے زریار کے ساتھ لگی۔ کیونکہ اسے بھی تو اسکے سہارے کی ضرورت تھی اس وقت ۔



زائشہ بیٹا تم نے نکاح کا جوڑا خرید لیا ہے؟؟؟"

جی پھپھو کل ہی ماما کے ساتھ جا کر خریداری کی تھی "زائشہ نے مینی کو بتایا۔"

کون سے کلر کا لیا؟؟؟ میں بس اسی لیے پوچھ رہی ہوں کہ ریسپشن کے جوڑے کا رنگ زرا مختلف " ہو۔ یہ نا ہو کہ دونوں ایک ہی رنگ کے ڈریس ہو جائیں۔

میں نے ریڈ کلر کا ڈریس لیا ہے "ابتسام کو ریڈ کلر پسند ہے انہوں نے ہی کہا تھا "وہ دھیمی"

آواز میں بولی۔

یہی اس کی بات سن کر مسکرائی ---

چلو ٹھیک ہے۔ اچھا کیا۔ اب ریسپیشن کا ڈیس بتاؤ کس کمر کا لوں؟"

"پھپھو جو آپ کو پسند ہو وہی لے لیں۔ آپ کی چوائس بہت اچھی ہے"

"تم میرے ساتھ چلنا پھر لے لیں گے"

جی ٹھیک ہے جیسا آپ کہیں "اس نے تابعداری سے کہا۔"

اچانک آنے والی کال پر یمنی نے اپنے موبائل سے کال ریسپونڈ کی۔

میڈم جی میری وین خراب ہو گئی ہے۔ آج میں ہیر بیٹیا کو سکول سے لینے نہیں جا پاؤں گا۔"

معاف کیجیے گا میڈم جی۔"

اچھا ٹھیک ہے میں دیکھتی ہوں۔"

یمنی نے شہریار کو کال ملائی تو اس کا فون ان ریج ایبل آ رہا تھا۔

آفس میں کال کی توپتہ چلا کہ شہریار اور ابتسام میٹنگ روم میں ہے۔

اف اب کیا کروں حسام بھی اسلام آباد کی فلائٹ پر گیا ہوا ہے۔"

پھپھو ڈرائیور بھی گھر نہیں وہ زرشال چچی اور ذوناش چچی کے ساتھ مارکیٹ گیا ہے۔"

آپ ایسا کریں ضامن کو کال کر لیں وہ ہیرو سکول سے پک کر لے گا۔۔۔۔۔"

ہیلو ضامن کہاں ہو؟؟؟"

پھپھو میں کچھ دوستوں کے ساتھ آؤٹ آف سٹی ہوں۔ فشننگ کرنے آیا ہوں شام تک آجاؤں گا"

—

اچھا ٹھیک ہے بیٹا اپنا خیال رکھنا۔۔"

زائشہ ضامن بھی نہیں جاسکتا۔۔"

!!!! شیر بھائی "

وہ جو دوبئی واپس جانے کے تیار ہوئے نیچے اتر رہا تھا۔ زائشہ کے پکارنے پر اسی طرف آیا۔۔۔
!ہمممم

بھائی وہ دراصل ہیر کو سکول سے لانا ہے۔ آپ لے آئیں گے؟؟؟ زائشہ نے ڈرتے ہوئے کہا۔
اوکے "اس نے سادہ سے الفاظ میں کہا اور باہر نکل گیا۔۔۔۔"

ہیر تمہارے گھر سے ابھی تک کوئی بھی نہیں آیا۔"

اس کی سہیلیوں میں سے ایک نے کہا۔

"ابھی بھائی آجائیں گے"

اس نے لاپرواہی سے کہا۔۔۔ اور روڈ پر ادھر ادھر دیکھنے لگی۔

"وہ دیکھو گول گپے"

سامنے ہی گول گپے والا ٹھھیلا دیکھ کر ہیر کے منہ میں پانی آیا۔۔۔۔

آؤ گول گپے کھائیں "اس کی دوست نے اسے للچائی نظروں سے گول گپے کے ٹھیلے کو دیکھتے"
ہوئے دیکھ کر پیشکش کی۔

نہیں سکتی۔۔۔

ان میں سے ایک نے ہیر سے پوچھا ۔۔

ابھی وہ بات مکمل کر ہی رہی تھی کہ اس کے قریب ٹائرز کے چرچرانے کی آواز سنائی دی ---
ہیر بدک کر پیچھے ہوئی ---

ہمیں بدک کر پیچھے ہوئی ---

بلیک چمچاتی پراڈو میں سے شیر زمان کو نکلتے ہوئے دیکھ ہیر کا خون خشک ہوا۔۔۔۔

آؤ ہیر!!!! اس کی گھمبیر آواز سن کر ہیر کے گلے کی گلتی ابھر کر معدوم ہوئی۔"

وہ اپنے گاکلز لگائے گاڑی کے یاس پورے جاہ و جلال سے کھڑا تھا۔

"What a personality !!!

بہر کی دوستوں میں سے ایک نے شیر زمان کو دیکھ کر ہلکی آواز میں کہا۔۔۔۔

کیسی ہو؟ اس سناٹے کو شیر زمان کی آواز نے توڑا۔۔۔"

ج۔۔۔ جی۔۔۔ ٹھیک۔۔۔ بمشکل اسکے حلق سے یہ الفاظ برآمد ہوئے۔۔۔۔۔"

ہیر نے گھر جانے والے راستے کی بجائے کسی اور راستے پر گاڑی کو جاتا ہوا دیکھا تو خوفزدہ نظروں سے شیر زمان کو دیکھا۔۔ مگر اس سے پوچھنے کی ہمت نہیں تھی۔

وہ خود ہی ایک شاندار مال کے سامنے گاڑی روک چکا تھا۔۔۔۔

گاڑی کو باہر سے لاک کیے اندر گیا۔ ہیر سہمی ہوئی چڑیا کے مانند وہیں جامد بیٹھی رہی۔ پورے پانچ منٹ بعد اس کی واپسی ہوئی۔۔۔

وہ شلپنگ بیگ پچھلی سیٹ پر رکھ کر واپس اپنی جگہ بیٹھا۔۔۔

سارا راستہ خاموشی سے کٹ گیا۔۔

شیر زمان گا ہے بگا ہے ہیر پر نظر ڈالتا رہا۔ مگر فی الوقت خاموش رہنے کا ہی سوچا۔۔۔ کیونکہ ابھی وہ ہیر کے کچے زہن میں کچھ بھی ڈالنا نہیں چاہتا تھا۔۔۔۔

خان حویلی آتے ہی ہیر دروازہ کھول کر ایسے باہر بھاگی جیسے پرندہ پنجرے سے نکل کر ----

شیر زمان نے اسے یوں بھاگتے ہوئے دیکھا تو تاسف سے سر ہلایا۔۔۔ اور بیگ اٹھا کر اندر آیا۔۔۔

"اُس اوکے"

اگر ہیر کو اچھا لگے تو یہی ڈریس وہ ابتسام کی شادی پر پہنے تو مجھے اچھا لگے گا۔"

شیر زمان نے اس کے لیے اگر کچھ لیا تھا تو اسے چھپ کر دینا گوارا نہ کیا بلکہ ڈنکے کی چوٹ پر سب کے سامنے ایسے دے رہا تھا کہ ہیر وہ گفٹ وصول بھی کر لے اور استعمال میں بھی لائے

یمنی اور زائشہ نے اچنبھے سے ایک دوسرے کو دیکھا کہاں روکھا پھیکا سا شیر زمان اور کہاں یہ

ایمانک گفت ---

مگر کچھ دیر میں وہ یہی سوچ چکیں تھیں کہ شیر زمان جیسا بھی ہے دل کا برا نہیں۔

پسند کیوں نہیں آئے گا ہیر کو --- بھی ضرور پہنے گی ہیر یہ ڈیس شادی میں آخر پہلی بار اس "

کے بڑے بھائی نے اسے کوئی گفٹ دیا ہے۔

ہیر یاس بیٹھی پریشانی سے سر جھکائے ہوئے ناخن چبا رہی تھی ----

یعنی کی بات سن کر شیر زمان کے نارمل تاثرات پل بھر میں سیاٹ ہوئے۔۔۔۔

اسے ایسا لگا جیسے کوئی کڑوا بادام چبا لیا ہو ----

وہ اپنا بیگ لیے باہر کی طرف نکل گیا ----



آگئے لارڈ صاحب؟؟؟

"یس بابا"

"کتنی دفعہ کہوں مجھے بابا مت کیا کرو"

جی بھیا یہ کوئی بوڑھے تھوڑی نا لگتے ہیں آپ سے بس چار پانچ سال ہی بڑے لگتے ہیں۔ جیسے "

ہم انہیں پاپس کہتے ہیں ویسے ہی آپ بھی کہا کریں ---- منت اٹھلا کر بولی -

کیوں پاپس ٹھیک کہا نہ میں نے؟؟؟

کہہ تو تم ٹھیک رہی ہو مگر پہلے مجھے اس نکھٹو آوارہ سے پوچھ لینے دو کہ اسے سارا دن اپنے آوارہ "

"دوستوں کے ساتھ گھومنے کے علاوہ اور کوئی کام ہے بھی کے نہیں

ارے بابا جو کچھ نہیں کرتے اصل میں وہی سب کچھ کرتے ہیں --- "

شادی کی تیاریوں میں دن کیسے گزرے کچھ پتہ ہی نہیں چلا ----

ضامن آج مہندی کی رسم کے لیے کچھ سامان لے کر اپنی ہیوی بائیک پر سوار فل سپیڈ سے گھر واپس جا رہا تھا ----

عیش ڈار جو آج ایک اہم میٹنگ کے لیے تیار ہو کر آئی تھی ----
 گاڑی کا روازہ کھول کر باہر نکلی ہی تھی کہ کوئی تیز رفتار بائیک اس کے پاس سے گزری ----
 کل رات شہر میں بارش ہوئی تھی جسکی وجہ سے سڑک پر پانی ابھی تک جمع تھا ----
 تیز رفتار ہیوی بائیک کے قریب سے گزرنے پر گندے پانی کے چھینٹے اڑ کر عیش ڈار کے قیمتی
 ڈریس پینٹ کوٹ کا نقشہ بگاڑ گئے ----
 وہ اپنے اندر ابلتے ہوئے لاوے سے جھپٹا کر رہ گئی ----

"کل تک یہ دو کوڑی کا لڑکا مجھے اپنے فارم ہاؤس میں چاہیے"
اس کے زہر خند لہجے میں اژدھوں کی سی پھنکار تھی۔

وہ اپنے گارڈز سے مخاطب تھی۔ جو مؤدب انداز میں سر جھکائے ہوئے کھڑے تھے۔ جنہوں نے اس کی گاڑی کا دروازہ کھولا۔۔۔ تاکہ ان کی میڈم باہر آسکیں۔۔۔۔

!!! یہ ابھی جانتا نہیں کس پر کیچڑ اچھالا ہے اس نے "
" مرتے دم تک نہیں بھولے گا "عیش ڈار کا نام"

Meeting is cancelled.

اس کی بھوری آنکھوں میں شعلوں کی سی لپک تھی جو مقابل کو جلا کر بھسم کر دینے والی تھی۔
گاڑی میں واپس بیٹھ کر وہ اس کا دروازہ زور سے بند کر گئی۔۔۔۔



آج مہندی تھی ہر طرف گہما گہمی تھی قہقہے تھے ساری حویلی روشنیوں سے جگمگا رہی تھی۔ زیرار
زیگن اور زمارے تینوں مہمانوں کے ساتھ مصروف تھے۔۔۔۔

کیونکہ آج کا فنکشن اکٹھے خان حویلی میں ہی ہونا قرار پایا تھا اسی لیے سب کے سب وہاں موجود تھے۔ سوائے شیر زمان کے۔ اس نے نکاح کے روز آنے کا وعدہ کیا تھا۔۔۔۔

لڑکے لان میں بیٹھے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔۔

کہ اچانک زیان نے حسام کو مخاطب کیے پوچھا۔

"اور بھئی حسام صاحب کہاں غائب رہتے ہو آجکل۔۔۔۔؟

دکھائی ہی نہیں دیتے۔۔۔۔ کیا چکر ہے آخر۔۔۔۔؟؟؟

زیان نے کچھ مشکوک لہجے میں شرارت سے پوچھا۔

کہیں نہیں یار بس آجکل کام تھوڑا بڑھ گیا تھا تو مصروف تھا۔۔۔۔

حسام نے ایک نظر سب کو دیکھتے مختصر جواب دیا۔۔۔۔ دل تو نہیں تھا اس فنکشن میں آنے کا مگر

اس کے بھائی کی مہندی میں وہ ہی غائب ہوتا تو لوگ نجانے کیا سوچتے اور وہ کسی کو بھی بات

کرنے کا کوئی موقع نہیں دینا چاہتا تھا۔۔۔۔

میرے بارے میں تو پوچھ لیا اپنا بھی تو بتاؤ تم کہاں غائب رہنے لگے ہو آج کل حسام نے اسی"

کا سوال اسی کو لوٹایا تو وہ مسکرا اٹھا۔۔۔۔

ایسے کونسے کام ہیں جواب تم بھی دکھائی نہیں دیتے۔۔۔۔

!!!! ابتسام بھائی"

اس سے پہلے کہ وہ اپنی بات مکمل کرتی ابتسام فوراً پلٹا۔۔۔

منت جو ابھی ابھی اپنے دونوں ہاتھوں کو مہندی کے ڈیزائن سے بھروا کر آئی تھی ابتسام کو یہ بتانے کے اسے رسم کے لیے سلج پر بلا رہے ہیں۔

اسکے اچانک مڑ جانے پر منت کے دونوں مہندی والے ہاتھ اس کے سفید کرتے جو داغدار کر گئے۔۔۔۔

!!!! اوہ سوری بھائی"

وہ دو قدم پیچھے ہٹی اور شرمندگی سے بولی۔۔۔۔

سوری کی بچی اندھی ہو کیا؟؟؟"

"میرا سارا کرتا خراب کر دیا"

اللہ تعالیٰ نے اتنی بڑی آنکھیں کیا بند رکھنے کے لیے دیں ہیں۔؟؟؟ کبھی ان کا استعمال بھی کر

"لیا کرو۔ اب رسم میں کیا ایسے کپڑے پہن کر جاؤں گا

اس نے غصے میں آتے ہوئے منت کو بے نقد سنا ڈالیں۔۔۔۔

منت کی آنکھوں میں اپنی بیعتی کے باعث آنسو بھر گئے۔۔۔۔

!!! جس شادی کے چکر میں آپ نے مجھے اتنا ڈانٹا ہے اللہ کرے آپکی شادی ہی نا ہو"

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 86
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/002991756508)

کیا کر رہی ہے ہماری بیٹی؟؟۔۔۔ زیار نے محبت بھرے انداز میں اس کے سر پر ہاتھ رکھتے "ہوئے پوچھا

کچھ خاص نہیں بابا۔۔۔ بس ساری چیزیں اکٹھا کر رہی تھی جو پارلر لے کر جانی ہیں۔ آپ آئیں " نہ بیٹھیں یہاں۔۔۔ اس نے بیڈ پر ہی انہیں بیٹھنے کی جگہ دی تو وہ ادھر ہی بیٹھ گئے۔۔۔ آنکھیں یہ سوچ کر بار بار چھلک رہی تھیں کہ بہت جلد ان کی بیٹی کے نام کے آگے سے ان کا نام ہٹ کر کسی اور کا نام لگ جائے گا۔۔۔

بابا آپ روئے ہیں؟؟؟۔۔۔ اس نے ان کا منہ اپنی طرف کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔ زیار کی " آنکھیں بھینگنے لگیں۔۔۔۔۔ بریرہ نے اس کے شانے پر ہاتھ رکھا۔۔۔۔۔ اور آنکھوں ہی آنکھوں میں تنبیہ کی کہ زائشہ کو پریشان مت کریں اپنی وجہ سے۔۔۔۔۔

نہیں ہم دونوں تو بہت خوش ہیں کہ آج ہماری پیاری سی بیٹی کا نکاح ہے۔۔۔ انہوں نے " آنسوؤں کو آنکھوں میں ہی روکنا چاہا۔۔۔۔۔

بابا۔۔۔۔۔ وہ کہتے ہی زیار سے لپٹ کر پھوٹ پھوٹ کر رونے لگی تو وہ بھی ضبط نہیں رکھ " پائے۔۔۔۔۔ بار بار زہن میں یہی آ رہا تھا کہ آج ان کی بیٹی پرانی ہونے جا رہی ہے۔۔۔۔۔

بربرہ نے اپنی بیٹی کا گال پیار سے تھپتھپایا پھر وہ دونوں باہر نکل گئے۔۔۔



مما یہ ڈریس بہت ہیوی ہے۔۔۔ اور دیکھیں ناپاؤں سے بھی نیچے آ رہا ہے۔ ہیر کی جھنجھلائی۔
ہوئی آواز مینی کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔ تو وہ جو مشکل سے اپنی ساڑھی سیٹ کر رہی تھی۔ مڑ
کر ہیر کو دیکھا۔۔۔۔

"ہیر بیٹا یہ میکسی ہے۔ اور میکسی ایسے ہی ہوتی ہے"

اس نے سمجھنا چاہا۔

مما کیا کروں اب؟؟؟"

"مجھے کوفت ہو رہی ہے۔ اسے زمین پر لگتے ہوئے دیکھ کر"

ہیر ایسا کرو اس کے ساتھ اپنی ہیلز پہن لو پھر یہ زمین پر نہیں لگے گی۔"

مما ایک تو یہ اتنی بڑی ہے اور اوپر سے ہیلز پہن کر میں تو گر ہی جاؤں گی۔ اس نے ایک اور "پریشانی بتائی ----

ہیر بیٹا پلیز پہن لو جو بھی ہے۔ مجھے تنگ مت کرو ایک تو یہ حسام ابھی تک گھر نہیں آیا۔ اگر " شہیار کو پتہ چلا تو اور ناراض ہو جائیں گے اس سے --- کیا کروں اس لڑکے کا؟؟؟ وہ بڑبڑاتے ہوئے اپنا فون اٹھا کر اسے کال ملانے لگیں۔

مما میرے بال کون بنائے گا۔؟"

ہیر ہال پہنچنے کا وقت ہو گیا ہے اور ابھی تک تم نے بال نہیں بنائے۔؟ وہ بگڑ کر بولیں۔"

مما آپ کو تو پتہ ہے آپ ہی میرے بال بناتی ہیں۔ اتنے لمبے ہیں ان میں برش کر کہ میرے

ہاتھ درد ہونے لگتے ہیں۔ آپ کٹوانے بھی نہیں دیتی "اس نے منہ بسور کر شکوہ کیا۔

ایسا کرو برش کرو اور بالوں کو سکارف سے کور کر لو ابھی ہیر سٹائل بنانے کا وقت نہیں۔ ایک"

منٹ کی بھی اور دیری کی تو شہیار چلانے لگے گے۔ تمہیں تو پتہ ہے وہ وقت کے کتنے پابند ہیں

"

یعنی اب باہر آ بھی جاؤ کونسی تیاریاں ہیں جو ختم ہونے کا نام نہیں لے رہیں؟؟؟"

آگئی !!! اس نے آواز لگائی ----"

باہر سے شہیار کی آواز آئی تو وہ تیزی سے باہر کی طرف بڑھنے لگی۔۔۔

ہیر ایک ایکسٹرا سادہ سا ڈریس رکھ لو سامان میں وہاں چینج کر لینا ابھی وقت نہیں۔۔۔ کہتے " ہوئے باہر نکل گئی۔۔۔

شہیار نے ڈرائیونگ سیٹ سنبھالی اور ابتسام نے ساتھ والی جبکہ ہیر اور یمنی پچھلی سیٹ پر بیٹھ چکیں تھیں۔۔۔۔

"میرے سب دوست پہنچ چکے ہیں۔ یمنی جلدی باہر نکلو"

شہیار نے اپنی طرف کا دروازہ کھول کر گاڑی سے باہر نکلتے ہوئے کہا۔

شہیار اپنا کوٹ تو لیتے جائیں۔ یمنی نے اسے تیزی سے ہال کی طرف جاتے ہوئے دیکھا تو پیچھے سے ہانک لگائی۔۔۔۔

مگر ہال کے باہر رش اور شور کی وجہ سے سن نہیں پایا۔

ابتسام جس نے آف وائٹ شیروانی پہنے سر پر کلاہ رکھے اور پاؤں میں کھسہ پہنے بہت شاندار لگ رہا تھا۔ شہیار کے ہمقدم ہال کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

ایک تو یہ حسام کال نہیں اٹھا رہا "یمنی نے پھر سے اسے کال ملانے کی کوشش کی۔ اس"" امید سے کہ شاید اس بار وہ ریسو کر لے۔۔۔۔

"مما میرا ہاتھ پکڑیں مجھ سے چلا نہیں جا رہا ان ہیلز میں ہیر نے میکسی کو اٹھا کر یمنی سے کہا"

!!!! شیر زمان"

یمنی نے پراڈو میں سے شیر زمان کو نکلتے ہوئے دیکھا تو اسے آواز دی۔

!! جی"

اس نے قریب آکر سنجیگی سے استفسار کیا۔

"بیٹا ذرا ہیر کی مدد کرو اندر تک جانے میں"

ایک تو یہ شہریار کا کوٹ پکڑا ہوا ہے اوپر سے یہ ساڑھی مجھ سے سمنجھالی نہیں جا رہی "اور"

حسام میرا فون نہیں اٹھا رہا۔۔۔۔۔ یعنی پریشانی سے کہتے ہوئے اپنی ساڑھی کا پلو سمنجھال کر ہال کی طرف بڑھ گئی۔۔۔۔۔

ہاتھ دو !! شیر زمان کی بھاری آواز سن کر ہیر کی سانس رکنے لگی۔۔۔۔۔ وہ جو دونوں ہاتھوں سے اپنی میکسی اٹھائے ہوئے تھی۔ اپنی جگہ ساکت کھڑی ہوئی تھی۔ اس نے شیر زمان کے آگے کی ہوئی چوڑی ہتھیلی کو دیکھ کر گہرا سانس لیتے ہوئے ہمت مجتمع کی۔۔۔۔۔

پھر ڈرتے ہوئے اپنا کپکپاتا ہوا ہاتھ اس کے ہاتھ پر رکھ دیا۔۔۔۔۔

اس کا نازک سا ہاتھ اس کے ہاتھ میں چھپ سا گیا تھا۔

دوسرے ہاتھ سے ہیر نے میکسی اٹھائی ہوئی تھی۔

ہال تک پہنچنے میں کچھ قدموں کا فاصلہ طے کرتے ہی اس کا ہاتھ ڈر کے باعث پسینے سے

بھیک چکا تھا۔۔۔۔۔

شیر زمان نے اس کا ٹھنڈا پرتا بھیکا ہاتھ بخوبی محسوس کیا۔

ہیر اس کی بات پر منہ پھلا کر رہ گئی۔۔۔۔

مما کہاں ہیں؟؟؟ اس نے اپنے بابا سے پوچھا۔
ہیر وہ برائیڈل روم میں گئی ہیں "انہوں نے جواب کہا۔"

ہیر برائیڈل روم کی طرف اپنے دھیان جا رہی تھی جب اچانک اسے کسی نے بازو سے کھینچ کر " ایک روم میں بند کر لیا۔۔۔ اس سے پہلے کے وہ چیختی۔۔۔ مقابل موجود شخصیت نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اس کی چیخ کا گلہ اندر ہی گھونٹ دیا۔۔ اپنے چہرے پر کسی کی گرم سانسیں محسوس کرتے اس کا دل ایک سو بیس کی سپیڈ پی بھاگ رہا تھا اس وقت شام کا وقت تھا کمرہ مکمل اندھیرے میں ڈوبا ہوا تھا صرف کھڑکی سے آتی تھوڑی سی روشنی میں اسے اس شخص کی نیلی آنکھیں نظر آئیں تھیں

E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

"یہ مت پوچھو کہ میں کون ہوں ---- یہ پوچھو کہ تم کون ہو"

مقابل کی گھمبیر آواز سن کر اس کے دل کی دھڑکنوں میں انتشار برپا ہوا۔۔۔ وہ اسے کھوجتی ہوئی نگاہوں سے دیکھنے کی کوشش کر رہی تھی مگر اندھیرے میں کچھ دکھائی نہیں دے رہا تھا۔

"You are a princess of a Lion's Heart

وہ مخمور لہجے میں بولا۔

ہیر نے اپنی میکسی کو اپنی مٹھیوں میں بھینچا۔۔۔۔

وہ پہلی بار کسی شخص کو اپنے اتنے قریب دیکھ کر حواس باختہ ہو چکی تھی دماغ تو کچھ بھی سوچنے سمجھنے کی صلاحیت سے محروم ہو گیا ورنہ وہ اس کے الفاظ پر غور کرتی تو شاید اس شخص کو پہچان لیتی -

بات مانو گی نا؟؟؟ اسکا سوالیہ لہجہ ہیر کی دھڑکنوں کو مزید بڑھا گیا۔۔۔۔۔ وہ ابھی ابھی اس کے " بہت قریب تھا جب وہ بولتا تو ہیر کو اس کے لب اپنے کان کی لو کو چھوتے ہوئے محسوس ہوتے۔۔۔۔۔

وہ خاموش رہی۔۔۔۔۔

بتاؤ؟؟؟ اسکی سحر انگیز آواز پھر سے خاموشی میں ارتعاش پیدا کر گئی۔۔۔۔۔

ہیر نے جلدی سے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

اور ایسا کرتے ہوئے ہیر کے گال شیر زمان کے گال سے ہلکے سے مس ہوئے۔۔۔۔۔ اسے اپنے چہرے پر اسکی بیئرڈ محسوس ہوئی تو تھوڑا سا پیچھے کھسکی۔۔۔۔۔

ہیر کی آنکھ سے اسکی دہشت کے باعث آنسو ٹوٹ کر گال پر آرکا۔۔۔۔۔

"Don't

"Don't waste

"It's a precious pearl ...

وہ اس کے گال سے کرسٹل موتی چن کر اپنی پور پہ رکھتے ہوئے فسوں خیزی سے بولا۔۔۔۔۔

اس طرح کے میسجز کا سلسلہ کل سے جاری تھا اس کے موبائل پر ----
 اور اب تو ایسے بیہودہ میسجز آرہے تھے جو حد تجاوز کر چکے تھے کہ اس کے کان کی لووں کو بھی
 سرخ کر گئے تھے --- وہ اس وقت سخت پریشانی میں مبتلا رسموں میں بے دلی سے شریک تھی -
 کہ اچانک واٹس ایپ پر آیا ایک ایج دیکھ کر شاک رہ گئی ----
 اس طرح کے کئی ایسے میسجز آنے شروع ہو گئے ----
 اس موسم میں بھی اس کے پسینے چھوٹ گئے ماتھے پر شکن نمودار ہوئیں ----
 اپنی اور اسی لڑکے کی واہیات تصاویر دیکھ کر وہ حواس کھونے لگی ----
 ایسا کیسے ہو سکتا؟؟؟؟؟

"یہ جھوٹ ہے"

"..... میں نے ایسا کبھی بھی نہیں کیا"

میں کبھی بھی اس کے اتنے پاس نہیں ----

یہ میں نہیں ---- وہ تصاویر دیکھ کر شکستہ وجود لیے وہاں سے بھاگی ----

عروسی لباس میں ملبوس زائشہ داسن بنی پھولوں کی لگی باڑ کے اس پار بیٹھی تھی جبکہ دلہا
 دوسری طرف درمیان میں گلابوں کی لڑیاں لگی ہوئیں تھیں۔ جو نکاح کے بعد ہٹنے والی تھیں۔

ہیر بھی زائشہ کو دیکھنے کے لیے سیج^ط پر چڑھ گئی۔۔۔۔

پری تو تم لگ رہی ہو آج "زالشہ نے موقع کی مناسبت سے آہستہ آواز میں ہیر سے کہا۔"

"تھینک یو بھائی"

ہیر بیٹا آپ نیچے چلی جاؤ مولانا صاحب نے نکاح کی رسم ادا کرنی ہے "یعنی نے اسے کہا تو وہ سٹیج سے نیچے اترنے لگی ----

اس کی میکسی اسی کی ہیلز میں اٹک گئی۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ وہ دھڑام سے سیٹج سے نیچے کرتی سیٹج کے قریب کھڑے ہوئے ضامن نے دونوں بازوؤں سے تھام کر گرنے سے بچایا۔۔۔۔ اس منظر کو دیکھ کر شیر زمان کی نیلی آنکھوں میں شرارے پھوٹنے لگے۔۔۔۔

دھیان سے ہیر۔۔۔۔۔ ضامن نے اسے نیچے اترنے میں مدد دی۔۔۔۔۔"

کیا کبھی یوں بھی معجزے ہوتے ہیں؟؟؟

کیا کبھی یوں بھی دعائیں مستجاب ہوتیں ہیں؟؟؟
دل ان دیکھی خوشی سے جھوم اٹھا۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہے ہو؟؟؟ اور جا کہاں رہے ہو اس وقت؟؟؟ شہریار کی گھمبیر آواز نے اس کے
تیزی سے بڑھتے ہوئے قدم روکے۔۔۔۔

"ڈیڈ ابھی نہیں بتا سکتا"

وہاں موجود لوگوں کی آپس میں چہ میگوئیاں شروع ہو گئیں اس طرح اچانک دلے کے نکاح سے اٹھ
کر چلے جانے سے۔۔۔۔

زریار اور بریرہ دل تھام کر رہ گئے۔۔۔۔ سب مہمانوں کے سامنے ان کی بیٹی کی کیا عزت رہ گئی
تھی۔۔۔۔

زیگن ذوناش، ذمارے زرشال سب کی حالت بھی ان سے کچھ مختلف نا تھی۔۔۔۔

زائشہ نے قریب کھڑی مینی کی طرف بھگی شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھا۔۔۔۔

اس کی آنکھوں کا یہ حال تھا کہ ابھی چھلکی تو ابھی چھلکیں۔۔۔۔۔ وہ اپنی بے وقعتی پر بمشکل
آنسوؤں کو پیچھے دھکیلنے کی کوشش کر رہی تھی۔

تھوڑی دیر بعد ہی جب زریار اور بربرہ دونوں زائشہ کے کمرے میں آئے تو جنت اور منت سر جھکائے خاموش سے باہر نکل گئیں۔۔۔۔

بریرہ اس کے سر پہ ہاتھ رکھ کر اسے سمجھاتے ہوئے بولی۔۔۔

تو باہر سے آنے والے زیگن، ذوناش، زمارے اور زرشال سب پریشانی سے اسکی طرف لپکے ---

زیگن اس کو تسلی دیتے ہوئے بولا۔۔۔

تو زمارے اور باقی سب نے اس کی تائید میں سر ہلایا۔۔۔۔

"شاید یہ میرے کیے گئے کسی عمل کی ہی سزا ہے جو مجھے اس صورت میں ملی ---"

زریار نے نڈھال انداز میں کہا۔۔۔۔

بریرہ نے اس کی بات پہ افسردگی سے اسے دیکھا۔۔

زمارے نے اپنے بھائی کی حالت پر آنکھوں میں آئی نمی اپنے اندر اتاری۔۔۔

بھائی!!! کیا ہوا اگر شیر زمان نہیں --- ضامن تو ہے نا ---- مجھے بہت خوشی ہوگی زائشہ اگر "
اپنے گھر میں ہی رہے گی - زمارے نے زیگن سے کہا ----

آؤ زیار بھائی سے بات کرتے ہیں۔"

وہ دونوں زیار کے پاس گئے ----

بھائی اگر آپ کو مناسب لگے تو ہم چاہتے ہیں کہ ضامن اور ----

نہیں زمارے تم خاموش ہو جاؤ پلیز "یعنی بھاگ کر زیار کے پاس آئی اور اس کے گھٹنوں کے "
پاس بیٹھ گئی ----

مجھے معاف کر دیں زیار بھائی آج میرے بیٹے کی وجہ سے یہ سب ہوا - شاید میں ہی اس سب "
کی قصور وار ہوں - ہو سکے تو مجھے معاف کر دیں -

"یعنی پلیز تم جاؤ ابھی یہاں سے "

زیار نے اس کے دونوں ہاتھوں کو اپنے گھٹنوں سے پیچھے ہٹانا چاہا ----

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 111
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

اگر آپ مجھے دل سے اپنی بہن مانتے ہیں تو اپنی بہن کا دامن خوشیوں سے بھر دیں اس میں "زائشہ کو ڈال کر" وہ بھرائی ہوئی آواز میں بولی۔

زیر نے اس کا ہاتھ پکڑ کر ایسا کرنے سے روکا۔۔۔۔

پھر اس نے ایک نظر اپنے جگر گوشے اپنی بیٹی پر ڈالی جو سر جھکائے ہوئے کب سے گریہ و زاری میں مصروف تھی ----

زیرار نے بریرہ کی طرف دیکھا جیسے اس سے بھی اجازت لینا چاہتا ہو اپنے اگلے عمل کی ۔

بربرہ کیسے نا پہچان پاتی اپنے ہمسفر ایک نظر۔۔۔۔ اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔۔
 زائشہ!!!! زریار نے اسے مخاطب کیا۔۔۔۔۔"

اپنے بابا کی بات مانو گی؟؟؟"

جی بابا "آنسوؤں کا گولہ اس کے حلق میں اٹک کر رہ گیا۔۔۔"



"میں نے ایسا تو نہیں چاہا تھا۔۔۔ کہ یہ سب ہو میں نے تو سب یہ سوچ کر اس کے بارے"

"میں سوچنا چھوڑ دیا تھا کہ شاید وہ میرے نصیب میں نہیں-----"

بخدا میں نے کبھی نہیں چاہا تھا کہ اس کو یوں سب کے سامنے ذلت و پستی کا سامنا کرنے " پڑے ----

ہاں میں مانتا ہوں کہ میں نے تمہیں دل و جان سے چاہا ہے۔ میں دکھی بھی تھا۔ کہ تم آج "ہمیشہ ہمیشہ کے لیے میرے بھائی کے نام لکھ دی جاؤ گی --- تمہیں پتہ ہے یہ بہت مشکل

!!!! حسام"

اسے اپنے پیچھے سے شہیار کی آواز آئی تو اس نے پلٹ کر دیکھا۔۔۔۔۔

"جی بابا؟؟؟؟ کیا ہوا۔۔۔۔"

آج پہلی بار اسے اپنے والد کے چہرے پر پڑمردگی دکھائی دی۔

میں نے جس بیٹے پر ہمیشہ مان کیا۔ آج وہی میرا مان توڑ کر چلا گیا۔"

کیا تم مجھے وہ مان دو گے میری بات مان کر؟؟؟

"بابا آپ حکم کریں۔ آپ کے لیے کچھ بھی کر سکتا ہوں"

اس نے درمیانی فاصلہ کم کرتے ہوئے کہا۔

ہماری وجہ سے زائشہ کو ہزار باتیں سننی پڑیں۔ زیرار اور بریرہ کو جو صدمہ پہنچا ہے۔ ان حالات کو ہم ہی بہتر بنا سکتے ہیں۔

وہ کیسے بابا؟؟؟

"میں چاہتا ہوں۔ کہ تم زائشہ سے شادی کر لو"

مگر بابا ایسے کیسے؟؟؟؟ وہ پیشانی پر بل ڈال کر بولا۔۔۔

ابھی کچھ دیر پہلے ہی تو اس نے اپنے دل کو سمجھایا تھا کہ وہ اس کے مقدر میں نہیں۔۔۔۔

"بابا زائشہ کبھی نہیں مانے گی۔۔۔"

تمہاری ماں گئی ہے سب سے بات کرنے ہم دونوں نے مل کر ابھی کچھ دیر پہلے ہی یہ فیصلہ "لیا ہے۔ بس تمہاری رضامندی درکار ہے۔"

وہ دل میں سوچنے لگا کہ کیا دعائیں ایسے پوری ہوتی ہیں کیا اللہ اپنے بندوں کی اتنی جلدی سنتا ہے اس کا دل تو سجدہ شکر بجالانے کو کر رہا تھا۔۔۔۔

تو پھر کیا جواب ہے تمہارا؟؟؟ شہریار کی سنجیدہ آواز سنائی دی تو وہ ہوش کی دنیا میں لوٹ آیا۔۔۔۔

بابا مجھے آپ کا فیصلہ قبول ہے۔۔۔۔"

دل تو خوشی سے جھوم اٹھا۔ آج اسے اس بات پر یقین ہو گیا تھا کہ اللہ تعالیٰ کبھی بھی دل سے کی گئی دعاؤں کو رد نہیں فرماتا۔ یہ ہم ہی ہیں جو جلد باز اور ناشکرے ہو جاتے ہیں۔ بے شک وہ رب العالمین بہتر جانتا ہے کہ کس وقت کونسی دعا قبول ہونی ہے۔ اور سب کی بہتری میں ہے۔

تھوڑی ہی دیر میں جہاں سوگواریت چھا گئی تھی --- وہاں ایک بار پھر سے ماحول میں ہلچل مچ گئی ----

جنت زائشہ کے پاس آئی ---

چلیں آپنی اپنا میک درست کر لیں۔۔۔۔۔ پھر باہر بھی جانا ہے۔"

زائشہ تب سے خاموش بت بنی بیٹھی تھی۔۔۔۔۔ جنت اس کا رویا ہوا چہرہ اور بکھرا میک اپ
درست کرنے لگی۔۔۔۔۔۔۔ اس وقت اس کے دماغ نے کام کرنا چھوڑ دیا تھا۔ وہ کچھ سمجھ
نہیں پا رہی تھی کہ آخر قسمت نے اس کے ساتھ یہ کیا کھیل کھیلا ہے پل بھر میں اس کی
زندگی کا رخ ہی پلٹ دیا۔۔۔۔۔ بس یہ بات اس کے ذہن میں تھی کہ آج اس نے اپنے والدین

قبول ہے۔ "اس کے تیسری اور آخری بار اقرار کرنے پر حسام کا دل اپنی جگہ جم گیا تھا۔ بظاہر" وہ معمول کے مطابق دھڑک رہا تھا مگر درحقیقت وہ کام کرنا چھوڑ گیا تھا۔۔۔۔

وہ کس لیے؟؟؟"

وہ دونوں ہاتھوں کی انگلیوں کو چٹختے ہوئے مختلف قسم کے اوہام کا شکار ہوئی۔۔۔۔

.....

نہیں ہوں میں اچھی --- بہر بری ہوں میں --- اچھی ہوتی تو یہ سب نہیں ہوتا میرے ساتھ" جو آج ہوا ہے۔ میں بری ہوں بہت بری --- اور بہت مہربانی ہوگی --- تمہیں بھی میری طرف سے کسی بھی قسم کی خوش فہمیوں پہ پڑنے کی قطعی ضرورت نہیں تمہیں کیونکہ مجھے اس نام نہاد رشتے سے کوئی فرق نہیں پڑتا --- میں تم پر زبردستی تھوپی گئی ہوں اور ایسا ان چاہا رشتہ نا تو مجھے خوش رکھ پائے گا اور نا کبھی تمہیں ---

وہ اس کے وجود کی رعنائیوں سے مستفید ہوتا ہوا دلکشی سے مسکرایا۔۔۔۔۔

اور ہاں یاد رکھنا مجھ سے کسی قسم کی توقع مت رکھنا۔ میں جلد ہی اس بندھن سے آزاد ہو جاؤں گی " وہ اس کے چہرے کی نرمی دیکھ کر طیش میں آئی اور پھولوں سے سبزی سبج سے ایک سے لڑی کھینچ کر نیچے پھینکتے ہوئے بولی --- اس کے اندر کا ابال کسی بھی طرح نکل نہیں رہا تھا

اس کچھ دیر پہلے کا منظر یاد آیا جب وہ اپنی ماما کے کہنے پر ڈریس چینج کرنے آئی تھی وہ سادہ سا ڈریس پہنے اپنی میکسی کو طے کر کہ بیگ میں ڈال رہی تھی کہ اچانک پیچھے سے ایک بھاری ہاتھ آیا جس نے اس کے منہ پر اپنا تسلط جمایا۔۔۔ اس نے اپنے آپ کو چھڑوانے کی بہت کوشش کی مگر مقابل موجود شخصیت نے اسے سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر شاید اسے کلوروفارم کی مدد سے بے ہوش کر دیا تھا۔۔

اس کے بعد کیا ہوا اسے کچھ بھی یاد نہیں تھا۔۔۔ اور اب جب حواسوں میں لوٹی تو۔۔۔۔

اس کے قریب آنے پر ہیر نے جھٹکے سے سر اٹھا کر پاس آنے والے کو دیکھا۔۔۔۔
بے شک اس دیو ہیکل وجود کے چہرے پر ماسک چڑھا تھا مگر یہ نیلی آنکھیں تو وہ ہزاروں میں بھی پہچان سکتی تھی۔ یہی آنکھیں تو بچپن سے اس پر تسلط جمائے ہوئے تھیں۔ وہ کیسے نا پہنچاتی انہیں۔۔۔۔

ش۔۔۔۔ ش۔۔۔۔ شیر۔۔۔۔ شیزمان بھائی۔۔۔۔ آپ؟؟؟؟؟؟۔۔۔ سامنے موجود شخص کو دیکھتے "
اسکی آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے دوچند ہوئی تھیں۔۔۔۔۔ وہ اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔۔

کیا کہا تھا میں نے؟؟؟ وہ اس کی صراحی دار نازک سی گردن کو اپنے مضبوط ہاتھ میں دبوچ کر "اسے دیوار سے پن کر کہ اوپر اٹھا گیا۔۔۔"

اب وہ دیوار سے لگی زمین سے تھوڑا اوپر تھی
کی۔ کیا؟؟؟ اس کے سوکھے ہوئے حلق سے آواز نکلنے سے انکاری ہوئی۔۔۔۔۔"
ضامن سے دور رہنا "اس کی گھمبیر آواز خاموشی کو چیرتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔"

اب اپنے انجام کی ذمہ دار تم خود ہو "اس کی پراسرار آواز سے ہیر کے رونگھٹے کھڑے ہو"
گئے۔۔۔۔۔ وجود ڈر کے باعث کپکپانے لگا۔۔۔۔۔

وہ نفی میں سر ہلانا چاہتی تھی مگر اسکے ڈر سے ہل بھی نہیں پا رہی تھی۔

یہ۔۔۔۔۔ یہ کیا کر رہے ہیں؟؟؟"
وہ خوف زدہ گھٹی ہوئی آواز میں بولی۔

جب اس نے شیر زمان کے ہاتھ میں اپنا دوپٹہ دیکھا جو وہ اس کے وجود سے ہٹا چکا تھا۔۔۔ اگر
!!!!!! تم میری بات مانتی تو آج یہ آنچل جگنوؤں سے بھر دیتا مگر اب



ٹیپ ٹپ گرتے آنسو اس کے گلابی گال بھگونے لگے۔۔۔۔

ہا۔ہا۔ہا۔۔۔۔"

! مذاق کر رہا تھا یار"

"اب دوستوں میں اتنا تو چلتا ہے نا"

حسام اس کے اوپر سے اٹھ کر پیچھے ہوا۔۔

زائشہ اچانک اس کے لہجہ اور رنگ بدلنے پر فوق نگاہوں سے اسے دیکھنے لگی۔

"اپنے روم میں چل کر بات کرتے ہیں"

حسام کی بات پر وہ وہیں مجسمہ بنی کھڑی رہی۔ ابھی کچھ دیر پہلے کی گئی حسام کی باتیں اس کے
دماغ میں گھوم رہی تھیں۔

، میری بس ایک خواہش ہے اسے پورا کر دو"

I swear

اس کے بعد کچھ نہیں مانگوں گا۔

وہ اجازت طلب نگاہوں سے دیکھتے ہوئے بولا ۔

مگر ساکت کھڑی زائشہ نے جب کوئی جواب نہ دیا تو وہ اسے ہانپنے میں بھر کر باہر نکلا اور اسے لیے اپنے روم میں آیا۔۔۔۔

زائشہ تو صدمے کے زیر اثر ابھی بھی گنگ سی تھی۔

حسام نے اسے اپنے بستر پر بٹھایا۔

میری خواہش تھی کہ جب تم ہمارے کمرے میں پہلی بار آؤ تو میں تمہیں اپنی بانہوں میں بھر"

"کمر لاؤں

وہ دھیمے آنچ دیتے لہجے میں بولا۔

!!! زالشہ "

حسام کی آواز پر اس نے ٹھٹھک کر اسکی جانب دیکھا۔

تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تم سے زبردستی کروں گا؟؟؟"

مجھے پتہ ہے اسوقت تم بہت ہرٹ ہو۔ تمہیں مورل سپورٹ کی ضرورت ہے۔ دوستی کا رشتہ ہر " غرض سے ہر مفاد پاک ہوتا ہے

یہ زندگی ایک ریل کے سفر کی سی ہے۔ اس میں عمر مخصوص کر دی گئی ہے۔ زندگی کی یہ ریل "چلتی رہتی ہے۔ اگر ایک ڈبہ خراب ہو جائے تو اسے کاٹ کر الگ کر دیا جاتا ہے۔ مگر یہ سفر رکتا نہیں۔ جب تک وہ اوپر والا نا چاہے۔ اگر زندگی کا کچھ حصہ خراب ہو جائے تو اسے کاٹ کر پھینک دو۔ جیسے چلتی ریل کا ایک ڈبہ خراب ہو جائے تو اسے الگ کر دیا جاتا ہے ویسے ہی اور اگلے ڈبے میں سوار ہو جاؤ کیونکہ سفر تو کرنا ہی ہے ہر حال میں۔ اگر اسی خراب ڈبے میں بیٹھے رہو گے تو آگے کبھی بھی نہیں بڑھ پاؤ گے۔

وہ سانس روکے اس کی باتوں پر غور و خوض کر رہی تھی ----

میں شاید تمہیں یہ بات کبھی نا بتاتا مگر اب یہ بتانا ضروری ہے --- ہاں زائشہ مجھے یہ اقرار کرنے میں کوئی عار نہیں کہ حسام تم سے بے پناہ محبت کرتا ہے۔

سب باتوں کو بھلا دو "صرف اپنے بارے میں سوچو۔۔۔"

ان لوگوں کے بارے میں ہمیں جنہوں نے تمہیں اذیت دی -

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 134
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

اپنے والدین کے بارے میں سوچو جو تم پر اپنی جان نہچھوڑ کر تے ہیں۔"

اس کے بارے میں سوچو جس کے لیے تم خاص ہو۔

اس کی باتوں پر زائشہ کے کب سے رکے ہوئے آنسو پھر سے پلکوں کی بار تڑ کر باہر نکلے۔۔۔ کچھ

دیر پہلے چیخنے کی وجہ سے گلہ تو سوکھ چکا تھا۔۔۔۔۔

اگر ہو سکے تو تھوڑا سا اس ناچیز کے بارے میں بھی سوچ لینا "وہ اس کے آنسو اپنی پوروں سے"

پونچھے مسکرا کر بولا۔

زائشہ نے اس کے ہاتھ جھٹک دیئے۔۔۔

زائشہ ڈونٹ وری! ناراض تو مت ہو۔۔۔۔"

میں کبھی بھی تم پر اپنا حق نہیں جتاؤں گا۔ تب تک۔۔۔ جب تک تم خود ناچا ہو۔

زائشہ کو اسکی بات پر تھوڑا سا سکون ملا۔۔۔۔ تو اس نے اپنے تئے ہوئے اعصاب کو ڈھیلا چھوڑا

۔۔۔ اور تھوڑا ری لیکس ہوئی۔۔۔

میرے لیے بس اتنا ہی کافی ہے۔ کہ تم ہمیشہ کے لیے صرف میری بن چکی ہو۔ میرے نام"

لکھ دی گئی ہو۔ ہمیشہ میری نظروں کے سامنے رہو گی۔ دن رات تمہیں دیکھ سکوں گا۔ وہ جذب

سے بولا

!!!!!! حسام"

وہ اسے کہتے ہی باہر نکلا۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہو؟؟؟"

مما باہر لان میں دیکھا؟؟؟"

کہیں حویلی تو نہیں چلی گئی ان میں سے کسی کے ساتھ؟؟؟ یمنی نے پریشانی سے کہا۔"

شادی پر ضامن کے کچھ دوست بھی مدعو تھے رخصتی کے بعد وہ دوستوں کے ساتھ ہی باہر نکل گیا تھا گھر واپس آ رہا تھا کہ اچانک سنسان راستے پر کچھ لوگوں نے اس کی بائیک کا راستہ روکا

ضامن نے ابرو اچکا کر ان لوگوں کو دیکھا ---

کیا مسئلہ ہے تمہارے ساتھ؟؟؟ وہ سینے پر ہاتھ باندھ کر پورے اعتماد سے بولا -

تمہیں ساتھ لے جانے آئے ہیں "ان میں سے ایک نے کہا -

اوہ تو سیدھی طرح کہو مجھے ----"

"یعنی کے ضامن دی گریٹ کو کڈنیپ کرنے آئے ہو

وہ فرضی کالر اچکا کر طنزیہ انداز میں بولا

اتنی آسانی سے تو ضامن خان تمہارے ساتھ جانے والا نہیں --- "تو کیوں نا ہو جائیں دو دو"

ہاتھ؟؟؟؟

"جو جیتا وہ لے جائے دوسرے کو"

ٹھیک ہے منظور ہے ہمیں "وہ یہ کہتے ہوئے آپس میں ایک دوسرے کو دیکھ کر خباثت سے

ہنسے - اور طاقت کے نشے میں چور ایک ساتھ اس پر حملہ آور ہوئے ----

وہ سب زمین پر پڑے اب ادھ مرے سے اسے دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

جبکہ ضامن اب اپنی بائیک کے ساتھ ٹیک لگا کر سینے پر بازو باندھے تمسخرانہ انداز میں مسکرا رہا تھا۔۔۔۔۔

تم لوگوں سے کچھ نہیں ہوگا دیکھنا اب میں کیا کرتا ہوں۔ ان کا ایک ساتھی جو ایک طرف کھڑا تھا وہ نخوت سے بولا اور ضامن کے پاس آکر اس کے چہرے کا نشانہ لیا لیکن ضامن بھی پہلے سے اس کا ارداہ بھانپ چکا تھا اسی لیے اس کے وار کے لیے تیار تھا۔

وہ تھوڑا نیچے کی جانب جھکا تو اس آدمی کا بیچ خالی گیا۔

اس نے ایک بار پھر سے کوشش کی۔ ضامن کے سیدھے ہوتے ہی --- ضامن نے اس کا دوسرا مکا اپنی کلائی پر روکا جو اس کے پیٹ پر پڑنے والا تھا۔---

جی۔۔۔ جی جیسا آپ کہیں۔۔۔ ان میں سے ایک اس کے سامنے گر گڑا کر بولا۔۔۔۔

ٹھیک ہے۔ تو پھر چلو اپنی میڈم کے پاس لے چلو۔"

ایک منٹ پہلے اپنی حالت سدھار منہ ہاتھ دھو لو۔۔ اور وہاں جا کر اپنی میڈم کو بتانا کہ تم مجھے"

کڈنیپ کر کے لے آئے ہو۔ ان کے سامنے میرے بازو پکڑ لینا۔۔۔

ٹھیک ہے؟؟؟؟"

سب سمجھ میں آگیا؟؟؟"

ج۔ج۔ج۔ج۔ج۔ج۔جی۔۔۔"

"چلو پھر"

ویسے ایک بات ہے۔ "اس ایڈونچر کی بھی اپنی ہی چس ہے" وہ ایک آدمی کے شانے پر بازو"

رکتے ہوئے آنکھ ونگ کیے بولا۔۔۔۔



وہ اس وقت جنت کا ویٹ کر رہی تھی جو کہ چیلنج کرنے گئی تھی تاکہ اس کے آنے کے بعد وہ بھی چیلنج کر سکے تھوڑی دیر تک وہ باہر نہیں آئی تھی۔۔۔ کہ اسے نیند آنے لگی۔۔۔۔ ابھی جھپکی

ہی لی تھی کہ موبائل پر آنے والے میسج نوٹیفکیشن پر اس نے آنکھیں کھول کر دیکھا۔ مگر جب سکرین پر دیکھا تو نیند سے بوجھل آنکھیں پوری کھل گئیں۔۔۔۔

جنت چیلنج کیے میک اپ والا چہرہ دھو کے باہر آئی ہی تھی کہ منت کا فوق چہرہ دیکھ کر اس کی طرف بڑھی۔۔۔

کس کا میسج ہے رات کے اسوقت؟؟؟ جنت کے غصیلے انداز کو دیکھتی منت ڈر سی گئی۔
تھی۔ اس کے ہاتھ سے موبائل چھوٹ کر نیچے گرا۔۔۔

ک۔ کچھ نہیں ہے۔ تم اپنا کام کرو "وہ پل بھر میں خود کو سنبھال کر سپاٹ انداز میں بولی۔"
منت اگر کوئی پریشانی ہے تو تم مجھ سے شیئر کر سکتی ہو "جنت نے کھلے دل سے پیشکش کی۔"
نہیں جنت ایسی کوئی بات نہیں۔ "وہ اسے کہتے موبائل فون سائنٹ پر لگا کہ واش روم کی"
طرف بڑھ گئی اور دل میں مصمم ارادہ کیا کہ وہ صبح کالج جا کر اس لڑکے سے دو ٹوک بات
کرے گی کہ آخر وہ چاہتا کیا ہے "؟؟؟؟"



اس نے دونوں آنکھوں کو اپنے ہاتھوں سے مسلتے ہوئے کھولا تو پہلے ملگجے سے اندھیرے میں سب کچھ دھندلا سا دکھائی دیا۔۔۔ جیسے ہی آنکھیں کچھ دیکھنے کے قابل ہوئیں۔ اس نے اپنے ارد گرد نگاہ دوڑائی۔۔۔۔ سامنے ہی بڑی کھڑکی تھی۔ جس پر ڈارک بلیو پردہ تھا۔ فرش پر دبیز قالین سامنے ہی ڈیسر تھا جس پر بے شمار پراڈکٹس موجود تھے۔ جیسے ہی اس نے نظریں دوسری، طرف گھمائیں وہاں موجود ٹو سیٹر صوفے پر بیٹھا شیر زمان جو اسی کی طرف متوجہ تھا۔۔۔ اسے دیکھ کر ہیر کے اوسان خطا ہوئے۔۔۔

وہ ساکت آنکھوں سے اسے دیکھ رہی تھی کہ کیا واقعی وہ ابھی بھی اس کی قید میں ہے۔۔۔ شیر زمان بھی خاموش سا اسکی خوفزدہ آنکھوں میں دیکھ کر اس کی کیفیت کا جائزہ لے رہا تھا۔ ہیر اس کے وجود سے وحشت زدہ ہوئی۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ اسے اپنے سامنے دیکھ اپنا دل ڈوبتا ہوا محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔۔

وہ آہستگی سے اپنی جگہ سے اٹھی۔۔۔۔۔

اسے یاد پڑ رہا تھا کہ جب شیر زمان نے غصے میں اس کا دوپٹہ کھینچا تھا تو وہ وہیں کہیں زمین پر گر گیا تھا۔۔۔ اور ہیر اسکے خوف سے وہیں حوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی تھی۔ آگے کیا ہوا اسے خود بھی پتہ نہیں تھا۔ اور اب پھر سے وہ اس کے سامنے تھا۔۔۔

اس نے دل میں سوچا اور کھڑکی کی طرف دوڑ لگائی ---

آنسو روانی سے بہنے لگے ----- یہ سوچ ہی اسے بے حال کر دینے کو کافی تھی کہ وہ
اسے اپنے ملک سے دور لے آیا ہے۔ وہ واپس جائے گی بھی تو کیسے جائے گی ----
"آپ مجھے یہاں کیوں لائے ہیں؟ ----"
"تم سے شادی کرنے کے لیے"
مہمم ---- مگر میں ---- میں آپ سے شادی نہیں کروں گی ---- وہ فوراً بولی -
وہ کیوں؟ "شیر زمان نے تیوری چڑھائی ----"
"آپ میرے بھائی ہیں"

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 147
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/00291a38822222222222222222)

اس نے انکار کرنا چاہا۔۔۔۔

ہیر جسے ہمیشہ زیادہ بولنے کی عادت تھی ---- جھٹ خوش ہو کر بولی ۔

نہیں۔۔۔ نکاح کے دو تین سال بعد "شیر زمان نے گھمبیر آواز میں کہا۔۔۔"

توہیر کے مچلتے ارمانوں پر اوس پڑی ----

..... مجھے نہیں!"

ٹھاہ !!!!! اکی آواز گونجی "

کچھ دیر بعد جب اس نے اپنی آنکھیں کھولیں تو سامنے ایک واز چکنا چور ہوئے پڑا تھا۔۔۔۔۔

یہ ایک ٹریلر تھا تمہیں یاد دلانے کے لیے کہ جو میری بات نہیں مانتا اسکی کیا حالت ہوتی ہے "

وہ تو مزید خوف زدہ ہو رہی تھی ----- اس شخص کو اپنے سامنے پا کر جو بات ہی گن کے
 بغیر نہیں کرتا تھا ----- یہاں تو بچانے والا بھی کوئی نہیں نظر آ رہا تھا ----- جو اس
 کو بچائے شیر زمان کی گن سے -----

وہ ہلکا سا مسکرایا۔۔۔۔

ہیر کی خوفزدہ نظریں اس کے کچھ پل کے لیے نمودار ہونے والے ڈمپل پر پڑیں تو پسندیدگی میں ڈھل گئیں۔ مگر جو نہی وہ غائب ہوا۔ اس کی آنکھیں واپس خوفزدہ دکھائی دینے لگیں۔۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 151
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

یہ کس کو اٹھا لائے؟؟؟" وہ پہلی نظر میں ہی اس کو پہچان چکی تھی۔"

میڈم جی آپ نے اس بائیک والے کو پکڑنے کا حکم دیا۔ ہم نے اس کی بائیک کا نمبر نوٹ کر "لیا تھا۔ آپ پر کچھڑ اچھالنے والے یہی تھے جی

یہ کیا تمہارے والد صاحب لگتے ہیں جو اتنی عزت دے رہے ہو اسے "وہ تنفر زدہ آواز میں بولی۔"

میں نے تمہیں اسے فارم ہاؤس لے جا کر رکھنے کے لیے بولا تھا اور تم اسے سیدھا گھر ہی لے آئے "ایک بار وہ پھر ان سب کی بے وقوفی پر غرائی۔۔۔

اور ایک نظر سامنے خاموش کھڑے ہوئے ضامن پر ڈالی تو نظروں کا زاویہ بدل گئی۔۔۔۔

!!! او تیری"

"مجھے اب سمجھ میں آیا تم نے مجھے یہاں کیوں بلایا ہے"

کیا تکلیف ہے تم لوگوں کو پکڑو اسے کہیں بھاگ ہی نا جائے "وہ ان کے سر پہ چڑھ دوڑی"

او میڈم میں کہیں نہیں بھاگ رہا میری طرف سے بے فکر رہیں "وہ قریبی صوفے پر تن کے" بیٹھ گیا ----

عیش اس کے ٹشن دیکھے جل کر راکھ ہوئی ----

ایسا کیا کروں کہ اسے عمر بھر کے لیے اپنا غلام بنا لوں؟؟؟"

وہ وہیں لاونج میں ادھر سے ادھر چلتے ہوئے سوچنے لگی ----

سنو!!!!!!.....وہ لٹھ مار انداز میں بولی۔"

جی سنائیں "وہ اسی کے انداز میں بولا۔"

"میرے بابا کو بہت خواہش ہے میری شادی کی"

تو اس میں ضامن دی گریٹ کیا کر سکتا ہے؟"

تم مجھ سے شادی کرو گے؟؟؟ اس نے خودی اپنا پروزل پیش کیا۔۔۔"

! واؤ گینگسٹر گرل"

"I am impressed."

کہیں پہلی ہی بار میں ضامن دی گریٹ پر دل تو نہیں آگیا؟؟؟ جو مجھے دیکھتے ہی شادی کی آفر" کر دی۔۔۔

ہنہ۔۔۔ بڑا آیا۔۔۔۔۔"

شکل دیکھی ہے کبھی شیشے میں؟؟؟ وہ حقارت زدہ آواز میں بولی۔"

دیکھی ہے جی بالکل دیکھی ہے۔ جب جب آئیے میں خود کو دیکھتا ہوں۔۔۔ وہ چلا چلا کر"

"کہتا ہے۔ دور ہو جاؤ ضامن میں تمہاری وجاہت تاب نہیں لا سکتا

وہ ڈرامائی انداز میں بولا۔۔۔

.... اس شادی کی ایک کنڈیشن اور بھی ہے۔"

عیش نے دوبارہ اسے مخاطب کیا۔۔۔

"تمہیں اسی گھر میں رہنا ہوگا گھر داماد بن کہ"

آج تو دل ہی خوش کر دیا۔۔۔۔۔"

"قسم سے بچپن سے ہی بڑی خواہش تھی گھر داماد بننے کی"

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر کھڑا ہوا۔۔۔۔ اور مسکراتے ہوئے بولا۔

مجھے لگتا ہے کہ تم مجھے پہلے دن سے ہی پسند کرتے ہو ورنہ کوئی بھی لڑکا فرسٹ میٹنگ میں " کسی سے بھی اتنا فرینک نہیں ہوتا --- لگتا ہے تمہیں مجھ سے وہ کیا کہتے ہیں اسے ؟؟؟

ہاں یاد آیا ---- وہ سر پر ہاتھ مار کر بولی -

"Love at first sight"

وہ ہو گیا ہے مجھ سے اسی لیے شادی کی آفر دی - چاہا جانا کسے پسند نہیں ،،، وہ مغرورانہ انداز میں بولی ----

!!!! واہ رے صنف مخالف تیری خوشفہمیاں "

وہ تاسف سے سر ہلا کر بولا ----

" پھر اپنا جواب بتاؤ "

جواب جب پتہ ہے تو پوچھتی کیوں ہو ؟؟؟

"اب اتنے بھی تم غریب نہیں لگتے۔۔۔۔ جسکے پاس ہیوی بائیک ہو وہ غریب ہونا ممکن"
اس نے ماننے سے انکار کیا۔۔۔۔

سچ میں ہم بہت غریب ہیں۔ گھر میں کھانے کو دو وقت کی روٹی بھی نہیں۔ یہ بائیک تو میں نے دن رات محنت مزدوری کر کے خریدی ہے۔ کیونکہ مجھے بچپن سے ہی اس کا شوق تھا۔

ضامن نے بڑی مہارت سے بہانہ گھڑا۔۔۔۔۔
 "بہت ہی کوئی... چالو چیز ہو تم"

"آپ سے کم میڈم جی"

وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر دوہرو پولا۔

یاںچ لاکھ لکھ دیں "عیش نے مولانا صاحب سے کہا ---"

ہائے --- کچھ تو رحم کریں مجھ غریب پر --- اتنا روپیہ پیسہ لے کر کیا قبر میں جانا ہے؟؟؟"

مجھ سے کیوں نکلو رہی ہو؟"

اسی لیے کہ تم مجھے چھوڑنے کے بارے میں سوچو بھی نہیں۔ اور اگر ایسا کرنا چاہو تو تم مجھے "
"ان کی وجہ سے چھوڑ نہیں پاؤ جب تک میں نا چاہوں

"چلیں ٹھیک ہے۔ جیسے آپ خوش ویسے ہی یہ نا چیز بھی خوش"

آپ لوگوں کے سر پرست اور گواہوں کی ضرورت ہے۔ مولانا صاحب بولے ---"

"یہ سب کیا گھاس کھانے آئے ہیں۔ ان کی گواہی ڈال دو"
عیش ڈار نے ان غنڈوں کی طرف دیکھ کر کہا ---

ویسے بھی میرے پاپا پیر الائیڈ ہیں۔ وہ سائن نہیں کر سکتے۔"

آپ انکو ٹھا لگوا دیں ان کا۔"

"اوکے"

اس نے جواباً کہا۔

مولانا صاحب کے پوچھنے پر دونوں اطراف سے قبولیت کی سند ملی تو وہ دونوں ایک پاکیزہ بندھن میں بندھ گئے۔۔۔

مولوی صاحب چلے گئے اب تم لوگ بھی پھر ہو جاؤ۔۔۔

میاں بیوی راضی تو کیا کرے گا قاضی؟ ویسے بھی کباب میں تم جیسی ہڈیوں کا کیا کام؟؟؟
وہ کھڑے ہوتے ہوئے عیش ڈار کے پیچھے سے ہاتھ گزار کر اسکے شانے پر رکھتے ہوئے غنڈوں سے بولا۔۔۔۔

"کتنی چیپ لینگوئج یوز کرتے ہو تم"

وہ اس کا ہاتھ اپنے شانے سے جھٹک کر بولی۔۔۔

کیا کروں میری گینگسٹر بیوی جی آپ کو دیکھ کر ایسا بولنے کا دل کرتا ہے۔"

"میڈم جی آپ نے نکاح کیا ہے خریدا نہیں ہے مجھے"
"جو آپ کے ہر حکم کی تعمیل کروں گا۔"

میری ایک بات ذہن میں بٹھا لو ضامن دی گریٹ تو اپنے باپ کی بھی نہیں سنتا تو پھر تم کیا "

لڑکیوں کو کڈنیپ کر کہ ہزاروں لوگ شادی رچاتے ہوں گے مگر ایک لڑکے کو کڈنیپ کر کہ "شادی رچانے کا ثواب صرف آپ نے کمایا ہے وہ کاٹ دار نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولا

احسان مانو میرا جو تم جیسی چھچھوند سے شادی کر لی ۔

عیش کا سرخی مائل چہرہ دیکھ وہ زرا سا ڈھیلا پڑا۔۔۔"

ضامن خان اپنا وعدہ نہیں بھولتا۔۔۔۔۔

چلو تم بھی کیا یاد کرو گی جاتے جاتے تمہیں اپنے ہاتھوں کی چائے پلا کر جاتا ہوں ---"

جتنا تم نے دماغ کھایا ہے۔ چائے تو بنتی ہے "وہ اس کی باتوں سے متفق ہو کہ تھوڑا پرسکون"
انداز میں بولی ---

سب وہاں سے جا چکے تھے۔ عیش نے ضامن کو کچن کا بتایا اور خود اپنے کمرے کی طرف بڑھ گئی

ضامن کچن میں چائے بناتے ہوئے سوچوں کے نئے تانے بانے بن رہا تھا۔۔۔۔۔ پھر اسکے عنابی
لب مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔۔۔

تمہیں زرا بھی تمیز نہیں؟؟؟

"لڑکیوں کے روم میں بنانا کیسے نہیں آیا جاتا"

نا تو چائے کی پیشکش کی ناہی بیٹھنے کی دعوت دی ۔"

"بھئی پہلی بار شوہر روم میں آیا ہے اچھے سے استقبال کرو

گھٹیا ترین مشورے کا بہت شکریہ --- وہ سپاٹ انداز میں بولی ۔"

ضامن خود جا کر سامنے صوفے پر بیٹھ گیا۔

عیش ڈار نے چائے کا گھونٹ بھرا ---

کیسی ہے؟؟؟ ضامن نے پوچھا ۔"

ٹھیک ہے۔ وہ لٹھ مار انداز میں بولی ۔"

"اوکے میں چلتا ہوں"

وہ اپنی جگہ سے اٹھا ---

ٹھیک ہے "وہ فقط اتنا ہی بولی اسے اپنا سر بھاری ہوتا ہوا لگا --- اور آنکھیں نیند کے خمار سے"

بوجھل ہوتی محسوس ہوئیں --- وہ اپنی پیشانی کو مسلنے لگی ----

لیٹ جاؤ "ضامن کی آواز قریب سے آئی تو وہ لیٹ گئی ضامن نے اس پر کمفرٹر درست کیا"

دو منٹ وہیں کھڑا ادھر ادھر نظریں دوڑائیں تو سامنے ہی ایک رائٹنگ پیڈ اور پین نظر آیا تو اسکے دماغ میں ایک آئیڈیا آیا ---- اور اس نے اس پر عمل درآمد کرنے کا سوچا ----

میں تم ---- سے برتن دھلواؤں گی "وہ نیند میں ضامن سے مخاطب ہوئے اپنے دل کی بات" بتانے لگی -

اور کیا کروائیں گی؟؟؟ ضامن نے مسکرا کر پوچھا ----

"تم سے پاؤں دہلواؤں گی

اور؟؟؟

تم سے جوتے پالش کرواؤں گی -

اور؟؟؟

"تم سے کھانا بنواؤں گی"

وہ کیوں؟؟؟"

"تم نے میرے ساتھ جو کیا اس کا بدلہ لوں گی"

وہ نیند میں سارے راز اُگل رہی تھی ----

کیونکہ ضامن نے اسکی چائے میں نیند کی گولی جو ملا دی تھی ----

"یہ سارے کام میں نے تم سے نہ کروائے تو میرا نام بدل دینا گینگسٹر وائف"

"میڈم جی اس فائل پر آپ کے سائن چاہیے"
ضامن نے آواز بدل کر کہا۔۔۔

کونسی فائل ہے یہ؟؟؟"

وہ نیند میں بھی آفس کے کام میں ہوشیاری دکھا رہی تھی۔

اچھا ہماری کمپنی کے ساتھ وہ کمپنی مرج ہونے کے لیے مان گئی؟؟؟"

اس نے بند آنکھیں کھولنے کی کوشش کی مگر سب دھندھلا سا دکھائی دے رہا تھا۔ وہ اس کاغذ پر سائن کیے پھر سے بستر پر گر گئی۔۔۔۔۔

وہ اس پر جھکا۔۔۔۔

اور اپنے لب اس کے لبوں سے الجھائے تو عیش جو نیند میں ڈوب چکی تھی ----

نہند میں بھی اس سے اپنا آپ چھڑوانے کی بھرپور کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

اب شادی کے بعد اتنا حق تو بنتا ہے "شوہر کا پہلا تحفہ سمجھ کر قبول کرو۔۔۔۔"

وہ اسے چھوڑے اسکا گال تھپتھپا کر کر شرارت سے بولا۔۔۔۔

تم۔۔۔۔ وہ نیم واہ آنکھوں اور بھگی آواز میں اتنا ہی بول پائی۔۔۔۔ اس کی طرف اٹھی ہوئی انگلی "

نیچے گر گئی۔۔۔۔ وہ پھر سے آنکھیں موند گئی۔۔۔۔

ضامن مسکرا کر باہر نکل گیا۔۔۔۔



اسلام و علیکم شہریار بھائی آپ یہاں؟؟؟؟

بریرہ نے شہریار اور حسام کو اندر آتے دیکھ سلام کرتے ہی حیرت سے پوچھا۔

ابھی ہم کچھ دیر میں آپ کے ہاں آنے ہی والے تھے حسام اور زائشہ کا ناشتہ لے کر۔۔۔۔۔"

نہیں اس سب کی ضرورت نہیں "شہیار نے سادہ سے انداز میں کہا۔۔۔۔۔"

سب ناشتے کی رسم پر جانے کے لیے تیار ہو کر اپنے روم سے باہر نکلے تو شہیار اور حسام کو اس وقت وہاں دیکھ کر چونکے۔۔۔۔۔

سب ٹھیک تو ہے "؟ زیگن نے شہیار کے چہرے پر شکنوں کا جال بچھا دیکھا تو پوچھا۔۔۔۔۔"

"زیگن کل رات سے ہیر نہیں مل رہی"

سب ان کی بات سن کر حیران رہ گئے۔۔۔۔۔

کہاں ہے ہیر؟؟؟ کہاں گئی۔۔۔۔۔؟"

ذوناش پریشانی سے بولی۔

اگر کسی نے کدنیپ کیا ہے تو ابھی تک تو پیسوں کی ڈیمانڈ اجانی چاہیے تھی زیگن نے کچھ یاد کرتے ہوئے کہا۔۔۔۔

نہیں زیگن !!! شہر ہار نے ہارے ہوئے جواری کی طرح کہا ----"

کل رات سے نا تو ابتسام کا فون لگ رہا ہے نجانے وہ کہاں چلا گیا۔۔۔۔ اور اب ہیر کی گمشدگی "۔۔۔۔ میرا تو گھر ہی بکھر کر رہ گیا۔۔۔۔ وہ شکستہ لہجے میں بولا۔۔۔۔

توصلہ رکھو سب ٹھیک ہو جائے گا۔ اللہ کے گھر دیر ہے مگر اندھیر نہیں "زیار نے کہا۔"

"حسام تم نے اور کہاں چیک کیا ----؟"

بابا آپ جا کر ماما کو سنبھالیے مجھ سے انہیں دیکھا نہیں جائے گا۔۔۔۔۔ حسام نے شہریار سے " کہا تو وہ اندر چلے گئے۔۔۔ لان کی کیاری میں صبح کی ٹھنڈی ہوا کے دوش پر لہراتے ہوئے پھولوں نے حسام کی توجہ اپنی جانب مبذول کروائی۔۔۔۔۔ یہ پھول زائشہ کو بہت پسند تھے اسی لیے حسام نے اسے اپنے گھر کے گارڈن میں لگا رکھا تھا۔۔۔۔۔

اس نے ان پھولوں کے قریب جا کر انہیں نرمی سے توڑا اور ایک خوبصورت سا بو کے بنایا۔۔۔۔۔ پھر اپنے روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔

دروازہ کھولا تو وہ ابھی تک عروسی لباس میں ملبوس اس کے بستر پر خواب خرگوش کے مزے لوٹ رہی تھی۔

حسام نے اس کے چہرے کے بالکل قریب وہ پھولوں کا گلدستہ رکھ دیا۔۔۔۔۔ اور خود فریش ہونے واش روم میں چلا گیا۔۔۔۔۔

پھولوں کی بھینی بھینی مہک کمرے میں پھیلی تو اس کے نتھنوں سے بھی ٹکرائی۔۔۔۔۔ زائشہ نے اپنی آنکھیں کھولیں اور اس کی نظر اپنے پسندیدہ پھولوں پہ پڑی تو انہیں ہاتھوں میں لیے اپنی ناک

Visit For More Novels : www.urduovelbank.com Page 186
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

وہ شرمندہ ہوئی ---- وہ بھی تو اس کا بھائی تھا --- آخر وہ کیسے لاپرواہی برت سکتا تھا اس نے
دل میں سوچا ---

ہیر کا کچھ پتہ چلا؟؟؟

"نہیں"

تمہارے کپڑے لے آیا ہوں یہ سامنے رکھا ہے بیگ - کپڑے تبدیل کرلو پھر ماما کے پاس چلی "
جاؤ انہیں سپورٹ کی ضرورت ہے -

مجھے پتہ ہے کہ مجھے کیا کرنا ہے تمہارے مشورے کی ضرورت نہیں "وہ اپنا رویہ زیادہ بہتر نہیں "
رکھ پارہی تھی ابھی بھی شاید کچھ تلخی باقی تھی اندر ----

زائشہ نے بیگ کھول کر اس میں سے ایک ہلکے سے کام والا قدرے سادہ سا جوڑا نکالا اور واش
روم کی طرف بڑھ گئی ----

کچھ دیر بعد ہاتھ لیے واپس آئی تو وہ وہیں موجود تھا ----

زائشہ نے اپنے بالوں کو ٹاول سے جھٹک کر ان میں برش پھیرا اور انہیں کھلا چھوڑ دیا کیونکہ ابھی
وہ گیلے تھے ----

حسام کو شیشے میں اپنی طرف بڑھتا دیکھ اس کے اوسان خطا ہوئے ----

اس نے زائشہ کے پاس آکر اس کے بھگیے بالوں کو جن میں سے پانی کی بوندیں ٹپک کر اس کی پشت کو بھگو رہی تھیں انہیں اکٹھا کیے شانے کی ایک طرف رکھا۔۔۔۔

زائشہ نے زور سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔۔۔ اسے اپنی گردن پر حسام کی گرم سانسوں کی تپش سہارنا دو بھر لگا۔۔۔۔

چند لمحوں بعد اسے اپنی گردن پر کچھ ٹھنڈک کا احساس ہوا تو اس نے اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔ اور شیشے میں خود کو دیکھا جس کی خالی گردن پر اب گولڈ کی چین جگمگا رہی تھی جس پر زیڈ اور ایچ دونوں کو جوڑے الفابیٹ کا پینڈٹ بنا تھا۔۔۔۔

وہ انتہائی خوبصورتی سے بنایا گیا تھا۔۔۔۔۔

زائشہ !!! حسام کی فسون خیز آواز اس کی سماعتوں سے ٹکرائی۔۔۔۔۔ تو زائشہ نے آئیے میں ہی " اپنی پشت پر کھڑے حسام کو دیکھا۔۔۔۔۔

میں اسی لیے مینی کو آج یہاں لایا ہوں تاکہ آپ لوگ اسے سمجھائیں کہ ہیر مل جائے گی۔ کل" سے نا تو اس نے کچھ کھایا نا کچھ پیا۔۔۔ بس روئے چلی جا رہی ہے "شہیار نے کہا۔۔۔

مینی پلیز رو کو خود کی طبیعت خراب مت کرو سب ڈھونڈ رہے ہیں اسے جلد ہی مل جائے گی"۔ بریرہ نے مینی کو تسلی دی۔۔۔۔

زائشہ اور حسام بھی ساتھ آئے تھے ان کے وہ بھی وہیں موجود تھے۔ زمارے نے ٹی وی آن کیا۔۔۔

یہ دیکھیں نیوز ہیر جس سکول وین میں روازنہ سکول جاتی تھی آج صبح اس وین کو اغوا کر لیا گیا ہے۔۔۔۔

پولیس انہیں ڈھونڈ رہی ہے۔ اگر آج ہیر ہوتی تو شاید وہ بھی اسی وین میں۔۔۔۔ آگے اس سے بولا ہی نا گیا۔۔۔۔۔

خدا خیر کرے ان بچیوں پر انہیں صحیح سلامت رکھے ان کی عزت کی حفاظت فرمائے اور میری بیٹی کی بھی وہ جہاں بھی ہے۔ یعنی نے روتے ہوئے اونچی آواز میں ہاتھ اٹھا کر دعا مانگی۔۔۔۔

تو سب نے اس پر آمین کہا۔۔۔

یمنی بس کرو اسلام پاک سب بہتر کرے گا۔ تم یہ تھوڑا سا جو س پیو سب ٹھیک ہو جائے گا۔
 --- زرشال نے اس کے آگے گلاس بڑھایا۔---

زبان تمہیں اس بارے میں کیا خبر تھی؟؟؟"

نہیں ڈیڈ اس معاملے میں تھی تو نہیں مگر شاید اب انوالو ہونا پڑے گا۔۔۔۔"

وہ اپنی جگہ سے اٹھ کر باہر کی طرف نکل گیا۔۔۔۔۔

ضامن تمہیں کچھ پتہ چلا؟؟؟ زیگن نے اس سے پوچھا۔۔۔۔۔"

مجھے تو یہ سمجھ نہیں آتا میری بہن کو زمین نکل گئی یا آسمان کھا گیا۔۔۔ کہیں سے بھی کچھ پتہ " نہیں چل پا رہا۔۔۔۔

آج صبح دوبارہ سے پولیس اسٹیشن گیا تھا مگر وہاں سے بھی کوئی پیش رفت ہوتی نظر نہیں آرہی تھی۔۔۔

سارا شہر چھان مارا مگر کہیں بھی ہیر کا کچھ پتہ نہیں چلا کیا کروں کچھ سمجھ نہیں آرہی -؟؟؟

حسام پریشانی سے ماتھے پر شکنوں کا جال بچھائے بولا ۔



ہیر کو یہاں آئے دوسرا دن تھا اتنے وقت میں بس اتنا ہی ہوا تھا کہ شیر زمان اس سے نکاح کر چکا تھا۔۔۔ اس کے بعد اسے فلیٹ میں چھوڑے خود نجانے کدھر نکل گیا کہ ابھی تک واپس نہیں آیا تھا۔

شیر زمان نے اسے اونچی آواز میں دھمکایا ----

ہیر نے بیڈ سے بیڈ شیٹ کھینچ کر اپنے وجود پر لپیٹ لی ----

اور دروازہ کھولا ---

واقعی اس کی دھمکی کام کر گئی اور دروازہ کھلا ----

دروازہ کیوں لکڑ کیا تھا؟؟؟"

وہ ابرو اچکا کر سپاٹ انداز میں بولا ----

ہیر کانپتے ہوئے وجود کے ساتھ دیوار سے چمکی رہی ---

... تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں"

"اور یہ بیڈ شیٹ کیوں لپیٹ رکھی ہے --- اتارو اسے"

شیر زمان نے اسے اتارنے کے لیے ہاتھ آگے بڑھایا ----

"نہیں پلیز"

اس نے نفی میں سر ہلایا ----

"کیوں؟؟؟"

شیر زمان نے اس کی فضول کی ضد کی پرواہ کیے بنا اس پر سے بیڈ شیٹ کھینچی ----

.... پہلے تو اس کی حالت دیکھ کر حیران ہوا"

پھر معاملہ سمجھ میں آتے

..... پریشان ہوا"

پھر آخر میں شرمندگی سے

.... پشیمان ہوا"

ہیر کی لرزتی ہوئی پلکوں کو دیکھا جو گالوں کو چھو رہی تھیں --- شرم اور خجالت سے دہکتے ہوئے

گال جو سرخ قندھاری انار کی مانند ہو چکے تھے ----

مگر اس کی آنکھوں سے آنسو رواں ہو چکے تھے ----

شیر زمان نے واپس اس پر وہی بیڈ شیٹ لپیٹ دی ----

"بیٹھ جاؤ"

وہ اس کی طرف سے رخ موڑ کر بولا ----

بستر خراب ہو جائے گا "ہیر کی کپکپاتی ہوئی آواز آئی ---"

"بستر نیا لگ جائے گا"

تم رو کیوں رہی ہو؟؟؟"

"میں نے ایسا تو کچھ بھی نہیں کہا"

"مجھے درد ہو رہی ہے"

وہ سر جھکائے ہوئے بولی۔

"میں ڈاکٹر کو بلاتا ہوں"

وہ سپاٹ انداز میں کہتے ہوئے کمرے کا دروازہ بند کیے باہر نکلا۔۔۔۔

آج پہلی بار اسے نجات کا سامنا کرنا پڑا۔۔۔۔

"اور لڑاؤ بچی سے عشق"

"یہ سب تو بھگتنا ہی پڑے گا"

جانتا تھا لٹل پرسنسنز کی دیکھ بھال میں مشکلات کا سامنا کرنے پڑے گا۔۔۔ مگر پہلی بار میں"

ہی اس قسم کی مشکل کا سامنا ہو جائے گا یہ تو میرے وہم و گمان میں بھی نہ تھا۔۔۔ اس نے

اپنے سلکی بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے خود کلامی کی۔۔۔۔

!!! ہیلو زاہد

جی سر!! اس نے مؤدب انداز میں کہا۔"

"گھر سے کسی کو ساتھ لاؤ میرے فلیٹ میں"

"جی سر ابھی لاتا ہوں"

"ہیلو ڈاکٹر"

"پلیز اپنے ہاسپٹل سے کسی لیڈی ڈاکٹر کو بھیج دیں میں ایڈریس سینڈ کر رہا ہوں"

اس نے پریشانی سے وہیں کھڑے کھڑے فون ملائے اب وہ لاونج میں بے چینی سے چکر کاٹ رہا تھا ----

ارے اماں جان آپ نے کیوں تکلیف کی؟؟؟"
اس نے نہایت دھیمے لہجے میں کہا اور اماں جان کا ہاتھ پکڑ کر انہیں بیٹھنے میں مدد دی ۔

"اس نالائق کو میں نے آپ کو لانے کے لیے تو نہیں کہا تھا"

نہیں۔۔ نہیں زاہد تو صائمہ کو ہی اپنے ساتھ لا رہا تھا میں نے ہی اسے کہا کہ مجھے بھی ساتھ"
"لے چلو کتنے دن ہو گئے ہیں تمہیں دیکھے ہوئے
کیا ایک ماں اپنے بیٹے کو ملنے نہیں آ سکتی؟؟؟"

بالکل۔۔۔ ضرور آپ کا جب دل چاہے تب آ سکتی ہیں ۔"

جی سر آپ نے کس کام سے بلایا تھا۔۔۔؟"

اندر میری وائف ہے۔ صائمہ سسٹر کو ان کے پاس بھیج دو۔۔۔ اسے کچھ مدد کی ضرورت ہے۔
"یہ کچھ پیسے ہیں یہ رکھ لیں وہ جو بھی بتائے اسے لاد دیجیئے گا"

یہ کہتے ہوئے شیر زمان نے اپنے والٹ سے کچھ نوٹ نکال کر اس کے ہاتھ پر رکھے۔۔۔۔

میرے بیٹے کی شادی بھی ہو گئی۔۔۔ مجھے تو دکھاؤ اپنی دلہن۔۔۔۔ اماں جان نے پر مسرت لہجے
میں کہا۔۔۔۔

"آئیں اماں جان میں آپ کو لے جاتی ہوں"
صائمہ ان کا ہاتھ پکڑ کر اندر کمرے میں چلی گئی۔۔۔۔

! اسلام و علیکم بی بی جی"
صائمہ نے اسے سلام کیا۔۔۔

مگر اماں جان نے ایک کمن لڑکی کو دیکھا تو حیران ہوئیں پھر مسکرانے لگیں ----

ماشائے !! اکتنی پیاری دلہن ہے ---- "

.... صدقے جاؤں اپنے بیٹے کی پسند پر بالکل پریوں جیسی ہے

تمہیں پتہ جب میری شادی ہوئی تو میں بھی تمہاری عمر کی ہی تھی ---- اماں جان اس کے " پاس آتے ہی اپنائیت سے بولنے لگیں ----

ہیر نے پریشانی سے انہیں دیکھا ---- کہ نا جان نا پہچان اور وہ ہیں کون جو اس کے ساتھ پہلی ملاقات میں اتنی اپنائیت دکھا رہی ہیں ----

اس نے دماغ پر زور ڈالا تو ان کی طرف دیکھ کر اسے کچھ یاد آیا ----

بی بی جی آپ کو کیا چاہیے؟؟؟ صاحب نے مجھے بھیجا ہے - آپ کو جو چاہیے میں لا دوں گی " آپ بتائیے مجھے ----

ہیر نے شرمندگی سے سر جھکایا ----

اب وہ ایک انجان لڑکی کو کیسے بتاتی ----

پھر ہمت کیے اس کے کان میں بتایا ----
جی ٹھیک ہے بی بی جی میں ابھی آتی ہوں "وہ سنجیگی سے کہتے ہوئے باہر نکل گئی ---"

"میں نے ---- آپ کو ---- کہیں دیکھا ہے"

وہ سوچتے ہوئے بولی ---
ہاں یاد آیا میں نے آپ کو سڑک پر دیکھا تھا"

---- شیر زمان

بھا ---- بھائی کہتے کہتے اسکی زبان کو ایک دم بریکس لگے --- کیونکہ آج صبح ہی تو تازہ تازہ ان کا نکاح ہوا تھا --- اور شیر زمان نے اسے اب اپنے نام کے ساتھ یہ "بھائی" کا دم چھلا لگانے سے سختی سے منع کیا تھا ---

اچھا تم نے بھی وہ دیکھا تھا جب شیر بیٹا نے زاہد کو مارا تھا ----
وہ یاد کرتے ہوئے بولیں -

وہ دن کیسے بھول سکتی تھی جب ہیر نے روڈ پر شیر زمان کو کسی لڑکے کے منہ پر پیچ مارتے ہوئے دیکھا اور اس کے ناک سے خون بہنے لگا تھا۔۔۔۔
وہ سب پھر سے یاد آتے ہی ہیر نے جھرجھری لی۔۔۔۔

انہوں نے آپ کے بیٹے کو مارا تھا؟؟؟"

ہاں میرے ہی بیٹے کو مارا تھا "انہوں نے اقرار کیا۔

تمہیں پتہ ہے تمہارا شوہر بہت ہی نیک دل انسان ہے۔ ہماری زندگی میں تو وہ ایک فرشتہ بن " کر آیا۔۔۔۔ وہ اس کی تعریف میں رطب اللسان ہوئی۔۔۔۔

جو انسان گن سے نیچے بات نہیں کرتا وہ اچھا کیسے ہو سکتا ہے؟؟؟ ہیر نے دل میں سوچا۔۔۔۔

اگر انہوں نے آپکے بیٹے کو مارا تھا تو آپ انہیں اچھا کیوں کہہ رہی ہیں؟؟؟"

ہیر نے دماغ میں آیا سوال پوچھا ڈالا۔

بس کیا بتاؤں دلہن؟؟؟"

اچھا ٹھیک ہے چلتے ہیں "وہ دونوں باہر نکل گئیں ----"
 ہیر نے دیکھا وہ شیر زمان کا ٹراؤزر اور ہائی نیک تھا ---
 ٹراؤزر کو پائچوں سے فولڈ کیا پھر ہائی نیک پہنا جو اس کے گھٹنوں کو چھو رہا تھا ---

واپس آکر بستر پر لیٹ گئی ---
 "ڈاکٹر آپ نے ٹھیک سے چیک اپ کیا ہے نا؟؟؟"

لیڈی ڈاکٹر کے ہیر کے چیک اپ کرنے کے بعد کمرے سے باہر نکلتے ہی شیر زمان نے بے
 چینی سے پوچھا۔

سب ٹھیک ہے سر ایسے دنوں میں درد ہونا عام سی بات ہے "
 آپ کے لیے ہوگی عام سی بات اگر اسے زرا سی بھی درد ہوئی تو میں ---- وہ دھمکی آمیز انداز "
 میں بولا ---

ڈاکٹر اس کے جنونی انداز سے ڈر کر دو قدم پیچھے ہوئی ---

میں نے پین کمر دے دی ہے آپ انہیں دودھ گرم کر کہ پلائیں جلد ہی ٹھیک ہو جائیں گی"

وہ تیزی سے کہتے ہوئے اپنی جان چھڑوا کر وہاں سے بھاگی۔ جیسے جیل سے چھوٹ کر قیدی"

بھاگتا ----

سب کے چلے جانے کے بعد وہ کچن میں گیا اور دودھ گرم کیے گلاس میں انڈیلا پھر ہیر کے روم

میں آیا ----

ہیر اسے کمرے میں داخل ہوتا دیکھ جھٹ سے آنکھیں موند گئی ---

شیر زمان اسے سوتا بنا دیکھ ہلکے سے مسکرایا ----

وہ اسکی لرزتی ہوئی پلکوں سے جان گیا تھا کہ وہ ابھی جاگ رہی ہے

ہیر اٹھو دودھ پی لو "شیر زمان کی گھمبیر آواز نے کمرے کی خاموشی میں خلل ڈالا۔"

!!! اٹھو ہیر"

اس بار اس کی آواز قریب سے آئی ----

میرے واپس آنے تک یہ دودھ ختم ہونا چاہیے ورنہ خود پلاؤں گا "وہ سائیڈ ٹیبل پر دودھ کا"
گلاس رکھے خود کمرے سے باہر نکل گیا --- وہ جانتا تھا کہ اس کے سامنے وہ دودھ نہیں پیئے گی
اسی لیے

ہیر نے دروازہ بند ہونے کی آواز سنی تو فوراً اٹھ کر بیٹھی اور غٹا غٹ دودھ اندر انڈیلا ---
پھر واپس تکیے پر سر رکھے لیٹ گئی ---
شیر زمان اپنا لیپ ٹاپ لیے واپس روم میں آیا ---
اور آکر اس کے ساتھ بستر پر بیٹھ گیا ---

لیپ ٹاپ آن کیے وہ اپنا کام کرنے لگا ---
اس کی انگلیاں کی پیڈ پر تیزی سے ماہرانہ انداز میں حرکت کر رہی تھیں۔ لیپ ٹاپ کی سکرین سے
نکلتی روشنی سے اس کی نیلی آنکھوں کا رنگ مزید نمایاں ہو رہا تھا ---

ہیر ایک آنکھ تھوڑی سی کھول کر اسے دیکھ رہی تھی ---

سرخ و سفید چہرہ گھنی مونچھوں تلے عنابی لب بھینچے ہوئے --- کھڑی ستواں مغرور ناک جس پر
چوبیس گھنٹے بس غصہ سوار رہتا۔ سیاہ سلکی شانوں تک آتے بالوں کو اس نے کوفت سے دیکھا
--- جیسے ہی شیر زمان کا ڈمپل نمایاں ہوا تو وہ چونکی اور واپس ادھ کھلی آنکھ بند کر گئی ---

"میرا معائنہ اچھے سے ہو گیا ہو تو بتاؤ کیا چاہیے؟؟"

وہ لیپ ٹاپ پر نظریں جمائے اس سے مخاطب ہوا ---

جو میں کہوں وہ پورا کریں گے؟"

ہیر نے آنکھیں کھولے بغیر کہا ---

"میری پرنسز کہے اور پورا ناکروں ایسا ہو ہی نہیں سکتا"

وہ لیپ ٹاپ ایک طرف رکھے اب پوری طرح اسکی طرف متوجہ ہوا۔

"مجھے ماما بابا اور باقی سب کے پاس جانا ہے"

"ایسا ممکن نہیں"

وہ سپاٹ انداز میں کہتے ہوئے واپس اپنا لیپ ٹاپ گود میں رکھے بولا ---
ہیر اس کے صاف جواب پر رونے لگی ----

"ہیر روؤ مت" تمہارے یہ آنسو مجھے تکلیف دیتے ہیں"
اچھا رکو اگر سب کی تصویر دکھاؤں تو ٹھیک ہے؟"

کچھ نہ ہونے سے کچھ ہونا تو بہتر تھا --- اسے کتنی یاد آ رہی تھی اپنے گھر والوں کی یہ کوئی اس
سے پوچھتا ---

"ٹھیک ہے دکھا دیں"
وہ آہستہ آواز میں بولی ----

"Send me family pic"

شیر زمان نے کسی کو میسج کیا ----
کچھ ہی دیر میں میسج نوٹیفکیشن موصول ہو گئی ---

یہ لو "شیر زمان نے اپنا موبائل اس کی طرف بڑھایا ---"

ہیر کی بند آنکھیں فوراً کھل گئیں ---- اس نے دیکھا حویلی کے لاونج میں سب گھر والے بیٹھے
ہوئے تھے --- اس کی ماما بابا - حسام جنت - منت باقی سب بھی ---- اس کی آنکھیں پھر سے
آنسوؤں سے بھر گئیں -

"تم نے رونا نہیں تھا اسی لیے تمہاری بات مانی ہے"
وہ اس کی طرف دیکھ کر بولا تو ہیر نے جلدی سے اپنے آنسو پونچھ لیے اور کتنی دیر اس تصویر کو
دیکھتی رہی ---

شیر زمان لیپ ٹاپ پر اپنا کام کرتا رہا ---
"اب سو جاؤ آرام کرو بہت رات ہو گئی ہے"

تم نہیں جانتی میں نے یہ سب کیوں کیا؟؟؟ بس مجھے کبھی غلط مت سمجھنا۔۔۔"

دل چاہتا ہے ہمیشہ ہمیشہ کے لیے تمہیں اس دنیا سے چھپالوں کسی کی بھی گندی نظر تمہیں نا چھوپائے ----

تمہارے معصوم زہن میں کوئی بھی ایسی بات نہیں ڈالنا چاہتا جو تمہاری معصومیت چھین لے "۔۔۔۔۔ جیسے میری چھین لی گئی تھی

وہ کرب زدہ آواز میں آہستگی سے بولا ----

نہیں بھول پاتا آج بھی وہ رات -----"

کچھ یاد آتے ہی اس کے چہرے کے تاثرات یکلخت درشتگی میں بدلے۔۔۔۔ پیشانی اور کنپٹی کے رگیں ابھرنے لگیں۔۔ نیلی آنکھوں میں سرخ ڈورے نمایاں ہوئے اور پل بھر میں ان سے شرارے پھوٹنے لگے۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھتے ہوئے باہر نکل گیا۔۔۔۔



خدا کا واسطہ ہے چھوڑ دو ہمیں "وہ ان سے اپنی اور اپنے ساتھیوں کی زندگی کی بھیک مانگ رہا" تھا ----- پھر روتے ہوئے اس کے سامنے گر گرنے لگا۔۔۔۔۔

سٹریٹ لائٹس میں ان دونوں کی آنکھیں چمک رہیں تھیں۔ دونوں کے چہروں پر سیاہ ماسک تھا۔
فرق اتنا تھا بس کہ ایک کی آنکھیں بے تاثر تھیں۔۔۔ جبکہ دوسرے کی آنکھوں میں وحشت نے
ڈیرہ جما رکھا تھا۔۔۔۔۔

وہ اس سے دو قدم کا فاصلہ بنائے کھڑا تھا۔۔۔۔۔

کتنے واسطے دیتی رہی ہیں تم لوگوں کو وہ معصوم بچیاں ؟؟؟؟
ان کا واسطہ دینا یاد نہیں آ رہا ؟؟؟؟ شاید موت کو سر پہ دیکھ کر تم لوگوں کی میموری شارٹ ہو
"گئی ہے۔۔۔۔"

وہ ہاتھ کی انگلی میں تیز دھار چمکتا ہوا بلیڈ ان کی آنکھوں کے سامنے لہراتا ہوا دھاڑا۔۔۔۔

اس نظروں میں کیا کچھ نہ تھا ان سب کو اسی پل موت کے گھاٹ اتار دینے کا جنوں ، سب کچھ فناہ کر دینے کا جوش وہ اپنی شعلہ برساتی آنکھیں ان پر گاڑے ہوئے تھا ---

اس کے لہجے میں وحشت ناک تاثرات تھے جو سامنے والے کو خوف سے کانپنے پر مجبور کر رہے تھے۔۔۔۔۔

، اس نے یکے بعد دیگرے بلیڈ سے ان سب کے گلے کاٹ دیئے۔ پھر ان کی کلائیوں کی کلائیوں پر

S.K

کے نشانات تھے ان پر بے رحمی سے بلیڈ پھر کر انہیں بھی وجود سے جدا کر دیا۔۔۔۔۔ ایک
کے بعد ایک کا یہی انجام ہوا۔۔۔۔۔ ان کی شہ رگ اور کلائیوں سے بہتے ہوئے خون سے اب
آہستہ آہستہ زمین بھی رنگین ہونے لگی۔۔۔۔۔

ان کی دردناک چیخیں گونج گونج کر اب وحشت ناک خاموشی میں بدل چکیں تھیں۔۔۔۔



سر یہیں قریبی ٹیلی فون بوتھ سے کال آئی تھی۔"

اس کے ماتحت نے زیان خان بتایا۔۔۔۔

سر صبح جو کالج کی بچوں کی وین اغواء ہوئی تھی۔ وہ سب بچیاں مل گئیں ہیں۔ کسی نے یہ "

"ہمیں یہاں بلایا تھا کہ آکر یہاں سے بچوں کو بحفاظت لے جائیں۔

سر مگر جن لوگوں نے یہ سب کیا ان کی حالت تو پہچانی ہی نہیں جا رہی بچوں نے ان کمبختوں

کے چہرے دیکھ کر شناخت کر دی ہے کہ یہ وہی لوگ ہیں جنہوں نے انہیں اغوا کیا تھا۔ مگر

جن دو لوگوں نے ان سب کا یہ حال کیا ہے بچیاں انہیں نہیں پہچانتی۔

سر ان لوگوں کا بہت درنگی سے قتل کیا گیا ہے۔ پہچانا نہیں جا رہا کہ کون سا دھڑ کس چہرے کا

"ہے گردنیں دھڑ سے جدا کر دیں گئیں ہیں

اور یہی کہ یہ سب جس نے بھی کیا ہے۔۔۔۔ اس پتہ بھی میں جلد ہی لگا لوں گا

زیان خان اس کی بات کاٹتے بولا۔۔۔ شاید اب وہ ان سب باتوں کو جان گیا تھا اور اس کے منہ

اسے آئے دن ایسی ورداتوں کی خبر دیتے رہتے تھے۔۔۔۔

انہوں نے کبھی کسی معصوم کی جان نہیں لی۔۔۔ ہمیشہ مجرموں کی ہی درگت بنائی ہے جو کام پولیس نہیں کر سکتی وہ لوگ باآسانی کر لیتے ہیں۔
ہمم۔۔۔ وہ فقط اتنا ہی بولا۔

چلو دیکھتے ہیں ابھی پوسٹ مارٹم رپورٹ کے بعد کیا ہوتا ہے۔ اس جگہ چلتے ہیں جہاں یہ سب ہوا ہے۔۔۔ شاید ان لوگوں کا کوئی ثبوت مل جائے وہاں۔۔۔۔۔
وہ دونوں حادثے کی جگہ پر آئے۔۔۔۔۔



زرشال نے دروازے کی طرف دیکھا تو سامنے منت کھڑی تھی۔۔۔۔۔

منت آج کالج سے واپس آنے میں اتنی دیر کیوں ہوئی؟

وہ اس کے ساتھ اندر چلتی ہوئی پریشانی سے اس کے دیر سے آنے کی وجہ دریافت کرنے لگی۔۔۔۔۔

بیٹا اتنا لیٹ ہو گئی سب ٹھیک تھا نہ۔۔۔۔؟"

پہلے ہی سب ہیر کی گمشدگی کو لے کر پریشان ہیں۔ اللہ ناکرے تمہارے ساتھ ایسا مسئلہ ہو گیا تو میں تو جیتے جی مر جاؤں گی۔ یمینی کا ہی حوصلہ ہے۔ جانے کیسے بچی کی جدائی برداشت کر رہی ہے اپنا خیال رکھا کرو۔ جنت کی طبیعت اب ٹھیک ہے۔ کل سے دونوں ساتھ جانا اور ساتھ واپس آنا

جی ماما بس ایک ٹیسٹ تھا اسی لیے دیر ہو گئی۔۔۔"

وہ اپنا لہجہ نارمل بنانے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔

جس میں وہ کافی حد تک کامیاب بھی ہو گئی تھی۔۔۔۔۔

بیٹا کال کر کے بتا دیتی یا میسج کر دیتی۔۔۔۔۔ اب وہ کمرے میں داخل ہو گئی تھیں۔۔۔۔۔

ہاں ماما فون کی بیڑی لو تھی --- اس لیے کال نہیں کر سکی

ڈریسنگ کے سامنے کھڑی اس نے چادر اتاری پھر اس چادر کو تہہ کر کے ایک طرف رکھ دیا۔۔۔

اچھا بیٹا آئندہ دھیان رکھنا میں پریشان ہو جاتی ہوں۔۔۔۔۔"

وہ بول کر کمرے کے ساتھ ہی بنے کچن میں چلی گئیں۔۔۔۔

منت ہاتھ منہ دھونے واش روم میں بنے بیسن کے پاس کھڑی ہو گئی شیشے میں اس نے اپنا عکس دیکھا --- تو آج کا سارا واقعہ اس کے آنکھوں کے سامنے گردش کرنے لگا۔۔۔۔۔ دو موتی اس کی آنکھوں سے ٹوٹ کر گلابی گال پر گرے۔۔۔۔۔

میں تم سے ملنا چاہتا ہوں اکیلے میں پھر تمہاری ساری تصاویر تمہیں دے دوں گا۔ اس لڑکے " نے کالج میں ایک طرف لے جا کر کہا۔۔۔

مگر وہ جھوٹی تصویریں ہیں میں نے تمہارے ساتھ ویسی تصویریں کبھی بھی نہیں کھنچوائی۔۔۔۔۔"

کون یقین کرے گا؟؟؟ وہ چہرے پر خباثت سجائے بولا۔"

مجھے تم سے کوئی بات نہیں کرنی وہ وہاں سے نکلنے لگی۔۔۔"

"ٹھیک ہے مت مانو جاؤ جہاں جانا ہے"

کل کالج کی ہر دیوار پر یہ تصاویر چسپاں ہوگی اور سارا کالج دیکھے گا ہمارے پیار کے افسانے " اس کے چہرے سے کمینگی جھلکتی دکھائی دے رہی تھی۔ "

منت نے چہرہ پھیر لیا۔۔۔

"اگر تم چاہو تو مجھ سے آکر ملو..... میں یہ سب ختم کردوں گا"

شام میں کال کر کہ اڈریس بتاؤں گا کہ کہاں آنا ہے "وہ کہہ کر تیز قدموں سے چلتے ہوئے وہاں " سے نکل گیا ----

اور منت وہیں ساکت کھڑی رہ گئی --- جانے کتنی دیر وہ وہیں کھڑی رہتی کہ اس کی ایک دوست نے اسے چھٹی ہو جانے کا بتایا تو وہ ہوش کی دنیا میں واپس آئی ---

منت بیٹا آ جاو کھانا لگا دیا ہے میں نے --- صبح بھی تم ناشتے کے بغیر کالج چلی گئی تھی --- " اس کے کانوں میں اس کی ماما کی آواز پڑی تو منت سر جھٹک کر ہاتھ منہ دھونے لگی --- اور دل میں اس شیطان صفت انسان کی طرف سے کال یا میسج نہ آنے کی شدت سے دعا کی ---



کچن میں کھڑی وہ تیزی سے ہاتھ چلاتے ہوئے ناشتہ بنا رہی تھی - دو دن سے یمنی نے ٹھیک سے کچھ کھایا پیا نہیں تھا تو زائشہ نے سوچا کہ کیوں نا وہ اپنے ہاتھوں سے کچھ بنا کر لے جائے پھر وہ ضرور کھالیں گی ---- کچن میں داخل ہوئی یمنی اسے دیکھ کر ایک پل کو چونکی تھی انکے وہم و گمان میں بھی یہ بات نہیں آئی تھی کہ آج ان کی ملازمہ چھٹی پر ہوگی کیونکہ آج چھٹی کی بدولت شہیار اور حسام گھر پہ ہی تھے -----

"تم؟ تم یہاں کیا کر رہی ہو؟"

"ابھی دن ہی کتنے ہوئے ہیں شادی کو اور تم کچن میں آگئی"

یمنی نے حیرانگی کی کیفیت میں سوال کیا۔

ماما جان یہ میرا گھر ہے اب تو اپنے گھر میں کام کرنے کے لیے وقت نہیں دیکھا جاتا۔ آپ کو برا لگا کیا؟

زائشہ نے شیریں لہجے میں سوال کیا تھا۔

جبکہ یہی تو کچھ بولنے کے ہی قابل نہیں رہی تھی اس کے پیار بھرے انداز پر -----

مُجھے کیوں برا لگے گا بھلا۔۔۔ بلکہ مجھے تو بہت خوشی ہوئی تمہیں اس گھر کو اپنا مانتے دیکھ یہاں " حق سے کام کرتے دیکھ کر۔۔۔۔۔ بس ہیر کی وجہ سے پریشانی ہوں۔۔۔ ایک ماں پر کیا بیتتی ہے جب اس کی جوان بیٹی گمشدہ ہو جائے تو۔۔۔۔۔ اپنے دکھوں میں تمہاری خوشیاں بھی بھول گئی۔۔۔ " ہو سکے تو مجھے معاف

وہ رندھے لہجے میں بولیں تو زائشہ نے ان کے منہ پر ہاتھ رکھ کر انہیں مزید بولنے سے روکا۔

سکرین پر ضامن کا نام اور نمبر دیکھ کر اب تو عیش کو بھی تشویش لاحق ہو گئی تھی۔

یا اللہ خیر اس شخص کو کیا ہوا اب؟ "وہ بڑبڑاتے ہوئے اسے کال بیک کرنے لگی۔۔۔۔"

لو لو کیا تکلیف ہے؟؟؟

تمہاری ساری تکلیفوں کو دور کرنے کا ارادہ ہے بھلا ضامن دی گریٹ کو کیا تکلیف ہو سکتی ہے "؟؟؟

کوئی کام کی بات ہے تو کرو ورنہ کال کاٹ دوں گی میرے پاس فالتو وقت نہیں فالتو کی بکواس"

سننے کا ----

گینگسٹر تمیز سے بات کرو آخر کا مابدولت کو تمہارے شوہر ہونے کی حیثیت حاصل ہے۔۔۔۔۔"

"عالم پناہ فرمائیے کنیز آپکی خدمت کے لیے کیا کرے۔۔۔۔۔؟"

ہائے عالم پناہ فدا ہوا اپنی کنیز کی اس دلربا ادا پر ----"

اسی خوشی میں آج تیار رہنا، پک کرنے آ رہا ہوں تمہیں لچ پر چلے گے "ضامن نے بات کیے فوراً
کال کاٹی تھی۔

اسے پتہ تھا آگے سے کوئی بھڑکتا ہوا کراہ سا جواب سننے کو ملے گا اسی لیے اس نے فوراً سے
بیشتر کال کاٹ دی ----

موبائل کان سے ہٹائے اس نے حیرانگی سے موبائل کو دیکھا تھا ---- پھر تلملاتے ہوئے فون
ایک طرف رکھا اور سر جھٹک کر کچھ امپورٹینٹ فائلز ریڈ کرنے لگی ---- جو کل وہ آفس سے گھر
لے کر آئی تھی ----



کمرے کی کھڑکی کھلی جس سے ہلکی ہلکی سورج کی کرنیں اندر کمرے کو روشن کر رہی تھی سامنے
کنگ سائز بیڈ پر پندرہ سالہ ہیر دنیا بھلائے خواب خرگوش کر مزے لوٹ رہی تھی ----
ہیر اٹھ جاو اب مجھے آفس بھی جانا ہے "شیر زمان کی گھمبیر آواز اس کے کانوں میں سنائی دی"
تو اس نے جھٹ سے آنکھیں کھولیں ----
مجھے بھوک لگی ہے "اس نے نیند کی خماری لیے بوجھل آواز میں کہا ----"
"تم فریش ہو جاو پھر بریک فاسٹ کرتے ہیں"

بھوک "یک لفظی جواب آیا۔"

آءِ۔۔۔۔۔"

کیا کھاؤ گی ؟؟؟؟"

"پڑاٹھا اور انڈہ"

وہ اپنے تئیں اسے مشکل ٹاسک دے رہی تھی۔۔۔۔ کیونکہ کل رات کی شیر زمان کی بات اس کے کانوں میں گونج رہی تھی کہ "میری پرنسز کے اور میں ناکروں ایسا تو ہو ہی نہیں سکتا" ٹھیک ہے "مگر پھر تمہیں بھی میرے لیے کچھ بنانا ہوگا"

وہ کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر نظر ڈال کر بولا۔

.... مجھے تو کچھ بھی بنانا نہیں آتا"

لیکن اگر آپ نے مجھے پراٹھا اور انڈہ بنا کر کھلایا تو میں بھی ضرور آپ کے لیے کچھ بناؤں گی

پرامس ---"

اسے یقین تھا کہ گن والے ہاتھ پراٹھا کیسے بنائیں گے اس کے لیے ----

شیر زمان کچن کی طرف بڑھ گیا۔ اور ہیر باہر ڈائننگ ٹیبل کی کرسی پر بیٹھ گئی۔

شیر زمان نے فریج سے فروزن پراٹھا نکال کر اسے سینک لگایا اور گھی ڈال کر فرائی کرتے ہوئے دوسری طرف پین میں انڈہ فرائی کیا جو کہ زیادہ مشکل کام نہیں تھا۔۔۔۔

Hurry up....

ہمیر نے لقمہ توڑ کر منہ میں ڈالا۔۔۔۔۔"

رات کو دکھاؤں گا ابھی میں آفس سے لیٹ ہو رہا ہوں۔"

"کسی بھی چیز کی ضرورت ہو تو بتاؤ"

ہیر نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔۔

اوکے اپنا خیال رکھنا "وہ اس کا گال تھپتھپا کر کر پیار بھرے انداز میں بولا۔"

آج شام کو واپسی پر تمہارے لیے ڈریسز لے آؤں گا۔۔۔"

اگر تم چاہو تو میرے ساتھ شام میں باہر چل کر اپنی پسند کی شاپنگ کر سکتی ہو "اس نے" پیشکش کی۔۔۔

آپ کے پاس گاڑی ہے؟؟؟"

"ہاں"

مجھ سے گاڑی میں سفر نہیں ہوتا۔۔۔۔۔"

پھر؟؟؟"

مجھے گاڑی میں ووٹنگ ہوتی ہے۔ دل گھبرانے لگتا ہے۔ اسی لیے میں بائیک پر"

ضام۔۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ ضامن کا نام لیتی وہیں رک گئی۔۔۔۔۔ اب تو وہ شیر زمان کو کچھ کچھ جاننے لگی تھی کہ وہ ضامن سے کتنی کھار کھاتا ہے۔

آپ جو مرضی لے آئیں۔۔۔۔۔"

وہ بے دلی سے بولی ---

ہیر نے دروازہ کھلتے اور بند ہوتے دیکھا پھر واپس ناشتہ کرنے لگی ----



چوم لوں ہونٹ تیرے"

دل کی یہی خواہش ہے

بات یہ میری نہیں -

،،،،، پیار کی فرمائش ہے

"!!! ضامن"

بند کرو یہ گانا سنانا----"!!! بہت ہی کوئی دو نمبر قسم کے گھٹیا سنگر ہو تم گانا ابھی ٹھیک"

سے ضامن نے شروع بھی نہیں کیا تھا کہ وہ چلا اٹھی----

ایسا لوفر شوہر تو خدا کسی کو بھی نادے جو دن دیہاڑے اپنی بیوی سے کس کی ڈیمانڈ کر رہا ہے " ---- "!!! جواب حاضر تھا۔----

”!!! تمہارے جیسی بیوی ہو تو مسلمان بھی کافر بن جائے۔۔۔۔۔“

”سمجھو ہم پاکستان میں نہیں امریکہ میں ہیں وہاں تو یہ سب دن دیہاڑے چلتا ہے“

مزاحیہ انداز میں کہتے وہ اسے تپا گیا۔

”!!! گھٹیا انسان۔۔۔۔“

جیسا بھی ہوں گینگسٹر بس اب تمہارا ہی ہوں۔۔۔۔۔“ !!! ہلکی بڑبڑاہٹ بھی وہ سن چکا تھا۔۔۔۔۔

”ڈرائیونگ پر دھیان دو۔۔۔۔“!!! عیش ڈار کے کاٹ کھانے والا انداز پر ضامن جی جان سے
فدا ہو گیا۔۔۔۔

”!!! دل نہیں لگ رہا جان تمہارے بغیر۔۔۔۔“

دل کرتا ہے آج ہی لوٹ آؤں تمہارے پاس مگر ہائے رے یہ مجبوریاں۔۔۔۔ وہ عیش کے گال

کو اپنی پوروں سے کھینچ کر بولا۔۔۔۔

اس نے جواباً گھوری سے نوازا جسے وہ نظر انداز کرتا اسکی آنکھوں میں دیکھنے لگا جیسے کہہ رہا ہو ہے
ہمت تو مقابلہ کرو۔۔۔۔

اس کو اسکی بے باکی دیکھ نئے سرے سے غصہ آیا وہ کیوں اسکے ساتھ آئی۔۔۔۔ وہ اسے باتوں میں لگا کر سنسنان جگہ لے آیا جہاں کوئی نہ تھا ایک پرندہ تک نہیں اور گاڑی ہلکی ہلکی چل کر اب تقریباً رک چکی تھی ویرانہ دیکھ کر اسکا پارہ ہائی ہو گیا۔۔۔۔

جان من ---- کیا ہوا ڈر گئی؟؟؟ ”

"ڈرتی ہے تم سے میری جوتی"

تو چلو پھر اس ویرانے کا فائدہ اٹھا لیتے ہیں۔"

ضامن اس بار کچھ گھٹیا کیا تو یاد رکھنا بہت بری پیش آؤں گی ----"

"بس پیش آجاؤ --- چاہے بری طرح یا اچھی طرح وہ تمہاری مرضی"

ضامن اس کے کوٹ کے کالر سے اسے کھینچ کر اپنے قریب کر چکا تھا۔۔۔۔

ضامن میں مذاق کے موڈ میں بالکل نہیں "وہ گھور کر بولی۔"

تو میں کون سا مذاق کے موڈ میں ہوں ---"

"گینگسٹر میرا رومینٹک موڈ آن ہے"

تمہارا رومینٹک موڈ کس وقت آن نہیں ہوتا۔۔۔۔ وہ جل کر بولی۔۔۔۔"

جب تم سامنے نہیں ہوتی جھٹ جواب آیا ضامن کی طرف سے ---"

اب لنچ کرواؤ گے یا یونہی لائے ہو وہ اس کی باتوں کو گھمانے کے لیے اپنا سوال داغ گئی ---"

چلو لچ کروا دیتا ہوں مگر پھر مجھے کیا ملے گا۔۔۔۔۔"

وہ عیش کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں

لے بولا ---

ضامن نے قہقہہ لگایا۔۔۔۔



"یہاں رکھ دو"

ہیر جو کمرے میں لیٹی ہوئی تھی باہر کچھ ہلچل محسوس کیے اپنے کمرے سے باہر آئی تو

لاونج میں ڈھیروں ڈھیر شاپنگ بیگز دیکھ کر حیران ہوئی تقریباً آدھا لاونج شاپنگ بیگز سے بھرا ہوا تھا

شیر زمان دوسرے روم میں فریش ہونے جا چکا تھا۔۔۔۔

ہیر نے باری باری سب شاپنگ بیگز کو کھولا ----

اور ایک ایک ڈریس کو دیکھ کر شاکڈ ہوئی ----

کیا کیا نا تھا ان میں ---- لہنگا، ساڑھیاں، میکسی - لانگ فرائ، شارٹ فرائ، سکرٹ - جینز - شرٹس - کرتے غرض ہر طرح کے ڈریسز کی ورائٹی تھی - ایسا لگ رہا تھا جیسے وہ پورا شاپنگ مال - خرید کر گھر لے آیا ہو

وہ سب کچھ نکال کر دیکھتے ہوئے صوفے پر الٹ چکی تھی ----

پسند آیا؟؟؟

بیچھے سے شیر زمان کی آواز سنائی دی تو اس نے پلٹ کر دیکھا ----

اتنا سب کچھ؟؟؟ وہ بے یقینی سے بولی -

میں چاہتا ہوں تمہاری کوئی بھی خواہش ادھوری نہ رہ جائے جو تمہارا دل کرے وہی پہنو - ویسے

بھی میں چاہتا ہوں روز تم ایک نیا ڈریس پہنو روز ہر نئے رنگ و روپ میں میرے سامنے آؤ

ہیر نے اس کی بات پر نا سمجھی سے اسے دیکھا ----

"اور تمہاری بکس بھی لے آیا ہوں"

اس نے سامنے پڑے بیگ کی طرف اشارہ کرتے بتایا ----

اچھا چلو چھوڑو یہ سب اب اپنا صبح والا پرامس پورا کرو۔"

وہ کون سا؟؟؟ ہیر نے آہستگی سے پوچھا۔

تم نے کہا تھا کہ میں تمہیں تمہاری پسند کا ناشتہ کرواؤں گا تو تم بھی میرے لیے کچھ بناؤ گی،"
- تو جاؤ اچھی بیویوں کی طرح اپنے شوہر کے لیے اپنے ہاتھوں سے کچھ بنا کر لاؤ۔

ہیر سوچ میں پڑ گئی کہ کیا بنائے۔۔۔۔

مجھے ایک بوائے کرنا آتا ہے آپ وہ کھائیں گے؟؟؟ وہ معصومیت سے بولی۔"

ٹھیک ہے "اور ہاں جلدی آنا مجھے تمہیں کچھ دکھانا ہے۔۔۔ کہتے ہی شیر زمان لیپ ٹاپ لیے"
صوفے پر بیٹھا۔۔۔

ہیر نے کچن میں آکر دو انڈے ابلنے کے لیے رکھ دیئے مگر دھیان ابھی بھی باہر موجود ان پیارے
پیارے ڈریسز میں الجھا ہوا تھا۔۔۔۔

وہ باہر آئی اور ان میں سے ایک گرے سکرت اور ریڈ شرٹ لیے روم میں چلی گئی پھر ڈریس پہنے
خود کو شیشے میں دیکھا۔۔۔

سرخ و سفید رنگت، ہونٹ پر بھورا تل، لہراتے ہوئے سنہری بال۔ متناسب سراپے پر یہ ڈریس کتنا پیارا لگ رہا تھا۔۔۔ وہ خوش ہوئی خود کو دیکھ کر پھر خیال اپنے ماما بابا کی طرف چلا گیا تو ان کے بارے میں سوچنے لگی۔۔۔ پتہ نہیں سب کیسے ہوں گے؟؟؟ کیا کر رہے ہوں گے؟؟؟ انہیں خیالوں میں کھوئے ہوئے تھی کہ اچانک کوئی آواز سن کر باہر بھاگی اور جب تک کچن میں آئی تو اپنے سر کو تھام کر رہ گئی۔۔۔ پین میں پانی خشک ہو چکا تھا، ایک انڈہ تو جل کر راکھ بن چکا تھا جبکہ دوسرا پھٹ کر زمین کو سلامی پیش کر چکا تھا۔۔۔

اس نے جلدی سے چولہا بند کیا اور پین کو سنک میں رکھ کر نل کھولا اور اس میں پانی ڈالا۔۔۔ کیا ہوا؟؟؟ شیر زمان نے پیچھے سے آکر پوچھا۔۔۔

ہیر مجرموں کی طرح سر جھکائے کھڑی تھی۔ نجانے اب شیر زمان کیا کرنے والا تھا۔۔۔۔



کچن کی حالت دیکھ کر شیر زمان کے بھیچے ہوئے لب ہلکی سی مسکراہٹ میں ڈھلے۔۔۔

مگر وہ فوراً اپنے تاثرات چھپا گیا۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 237
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

"میری پرنسز کی صحت دیکھ کر تو نہیں لگتا کہ اتنا کھاتی ہوگی"

دل میں تو مسکرا رہا تھا مگر چہرے پر ہنوز سنجیگی بنائے رکھی معا کہیں وہ ناراض ہی نا ہو جائے۔

پتہ ہے ابتسام بھائی بھی یہی کہتے ہیں کہ میں بہت کھاتی ہوں۔ وہ مسکرا کر بولی اور آخری فاش "فلے بھی اٹھا کر منہ کی طرف بڑھانے ہی لگی تھی کہ اسے شیر زمان کا خیال آیا۔

آپ نے بنایا تھا تھوڑا سا آپ بھی کھالیں "اس نے وہ شیر زمان کی طرف بڑھایا ---"

"پاس آکر کھلا دو"

مجھے ناپیاس لگی ہے میں ابھی پانی پی کر آتی ہوں وہ پلیٹ اس کے پاس رکھتے ہوئے خود کچن " کی طرف بھاگ گئی ----

آپ نے مجھے آج والی پکس نہیں دکھائی۔ آپ نے صبح وعدہ کیا تھا۔"
تھوڑی دیر بعد وہ واپس آئی تو اس نے پوچھا۔

ابھی روم میں چلتے ہیں پھر دکھاؤں گا۔"

"ابھی ادھر آؤ

وہ ہیر کی کلائی تھام کر اسے اپنی جانب کھینچ گیا۔۔۔۔

وہ اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکی اور لہراتی ہوئی اس کے سینے پر گری۔۔۔

ہیر کو اپنی اتھل پتھل ہوئی سانسوں پر قابو پانا ناممکن لگا۔۔۔۔ شیر زمان کی گرم سانسوں سے اسے اپنا چہرہ جھلستا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔

"یہاں بیٹھو"

اس نے ہیر کی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسے اپنی تھائی پر بٹھایا۔۔۔۔

"یہ دیکھو"

اب وہ لیپ ٹاپ آن کیے اسے آن لائن کلاسز لینے کے بارے میں بتا رہا تھا۔

صبح سے آن لائن کلاسز شروع ہو جائیں گی۔"

صبح وقت سے اٹھ کر بریک فاسٹ کرنا ہے۔ پھر کلاسز اٹینڈ کرنی ہیں۔ میں یہیں رہوں گا جب " تک تم کلاس اٹینڈ نہیں کر لو گی۔ کیونکہ آن لائن بہت سے ایسے ایڈز آتے ہیں جو اچھی لڑکیوں کے دیکھنے والے نہیں ہوتے لیپ ٹاپ کو میں خود آپریٹ کروں گا۔ تم بس سڈی پر فوکس کرنا شیر زمان نے اسے سادہ لب و لہجے میں سمجھایا۔ "

اور اگر مجھے کچھ سمجھ نہیں آئی؟؟؟ الفاظ بمشکل اسکے لبوں سے ادا ہوئے۔۔۔ کیونکہ اس وقت " وہ جس پوزیشن میں شیر زمان کی تمھائی پر بیٹھی تھی۔ عنقریب تمھاکہ وہ اس کی اتنی قربت پر بے ہوش ہو جاتی۔

" میں ہوں نا میں سمجھا دوں گا جس بات کی سمجھ نہیں آئے گی "

" پھر تو جو آتا ہوگا وہ بھی ذہن سے نکل جائے گا " وہ حسب عادت منہ میں آہستگی سے بڑبڑائی۔
!!ہیر"

شیر زمان نے اس پر خفگی بھری نگاہ ڈالی۔۔۔
" آؤ روم میں چلیں وقت سے سونا ہے "

وہ چیزوں کو سمیٹ کر اندر آیا تو ہیر پہلے ہی سے اپنی جگہ پر لیٹ چکی تھی ----
"تصویر"

شیر زمان نے روم کی لائٹ آف کی تو ہیر کی باریک سی آواز آئی ----
یہ لو "شیر زمان نے اسے موبائل فون پکڑا یا ----"

جہاں شہریار، یعنی حسام اور زائشہ چاروں ڈائننگ ٹیبل پر موجود کھانا کھا رہے تھے ----
انہیں ایک ساتھ دیکھ کر ہیر کی آنکھیں آنسوؤں سے بھرنے لگیں ----

Heer..... Don't.

رونا نہیں "شیر زمان کی سپاٹ آواز سن کر وہ اپنی آنکھیں بچوں کی طرح اپنے بازو سے پونچھ گئی

یہ ناکھاؤ ---- وہ ناکرو ---- ہنسو مت ---- روو مت ہر وقت بس ----"

وہ منہ پھلا کر سوں سوں کرتے ہوئے ناراضگی سے رخ موڑ گئی ----

میں نے ہنسنے سے کب منع کیا؟؟؟ شیر زمان کی آواز آئی مگر وہ بنا جواب دیئے اکڑ کر لیٹی رہی"

سائیڈ لیمپ آف کیے شیر زمان نے اس کے بالوں میں انگلیاں پھیریں تو ہیر کو سکون ملنے لگا

جانے کیوں اسے عادت ہو رہی تھی شیر زمان کی اس عادت کی جب تک وہ اس کے بالوں میں اپنی نرم انگلیوں سے نہیں سہلاتا اسے نیند نہیں آتی ----

اور جب تک شیر زمان کے مخصوص کلون کی مہک اس کے آس پاس نہیں پھیلتی اسے ٹھیک سے سانس نہیں آتا ----

ہیر اسکی پوروں کے نرم احساس سے کچھ ہی دیر میں نیند کی وادیوں میں اتر گئی -----
اس کے سوتے ہی شیر زمان کچھ یاد آنے پر آہستگی سے دروازہ کھول کر روم سے باہر نکل گیا



آج شام مجھے گرینڈ ہوٹل کی بیک سائیڈ پر ملو وہیں ساری تصویریں تمہارے سامنے ڈیلیٹ کردوں"
گا "اس لڑکے کا میسج موصول ہوا ----

جنت نے منت کا زرد چہرہ دیکھا تو اس کے شانے پر ہاتھ رکھا ---

کیا ہوا منت سب ٹھیک ہے نا؟؟؟

کہیں سٹڈیز میں تو کوئی مسئلہ نہیں؟؟؟؟

کافی دنوں سے میں دیکھ رہی ہوں تمہارا دھیان کہیں اور ہے "اس نے تشویش بھرے انداز"
میں پوچھا -

جنت !!! آخر کار اس کے صبر کا پیمانہ لبریز ہو گیا تو اس نے جنت کے گلے لگتے ہوئے

دھاڑیں مار کر رونا شروع کر دیا ----

..... جنت اس لڑکے نے "

منت چپ کر جاؤ اور مجھے بتاؤ کہ بات کیا ہے؟؟؟

جنت بابا یا ماما کو پتہ چلا تو وہ میرے بارے میں کیا سوچیں گے؟؟؟

قسم لے لو جنت میں نے کچھ غلط نہیں کیا ---

منت تم مجھے شروع سے بتاؤ کہ آخر بات کیا ہے؟؟؟

اور سب سے پہلے یہ لو پانی پیو "اس نے پانی کا گلاس اس کی طرف بڑھایا -

جنت وہ لڑکا جو کالج میں مجھے دیکھتا رہتا تھا۔"

اس نے جانے کہاں سے میرا نمبر حاصل کر لیا پہلے وہ مجھ سے پیار کا اظہار کر رہا تھا مگر میں نے اسے کوئی جواب نہیں دیا۔ پھر اس نے گندے گندے میسجز کرنا شروع کر دیئے۔ اور اب جانے اس نے کیسے میری تصویریں لیں میں نہیں جانتی۔۔ یہ دیکھو یہ میری تصویروں کے ساتھ اسکی تصویریں مرج ہیں۔ یہ سب اس کی چال ہے مجھے پھنسانے کی۔ منت نے اسے اپنے موبائل کی گیلری میں سے ایچ نکال کر دکھائے جو اس لڑکے نے اسے سینڈ کیے تھے۔

جنت بھی شکوہ ہوئی سب دیکھ کر۔۔

اب کیا کرنا ہے؟؟؟ جنت نے پریشانی سے پوچھا۔"

"اس نے آج شام کو بلایا ہے"

پھر جانا ہے؟؟؟"

"منت جانا مناسب نہیں"

"گھر میں کسی کو بتا دیتے ہیں"

نہیں جنت کسی کو بھی مت بتانا ورنہ۔۔۔۔۔ منت نے ڈرتے ہوئے کہا۔"

میں اکیلی جاؤں گی۔ اگر کچھ بھی برا ہوا تو تم سنبھال لینا منت نے اسے کہا۔۔۔۔۔"

اس سے آج مل کر ساری بات ختم کر لیتی ہوں "اس نے اٹل انداز میں کہا۔"

نہیں منت تم پہلے ہی بے وقوفی کر چکی ہو میں جانتی ہوں۔ اس سے بات کرنے "جنت نے" اسے کہا۔

جنت دھیان سے مجھے ڈر لگ رہا ہے۔

منت ڈر تو مجھے بھی لگ رہا ہے۔ مگر اس بات کو یہیں ختم کر دینا ہی بہتر ہے۔
لیکن کیا کہیں گے گھر پہ "؟"

ایسا کرتے ہیں میں کہہ دیتی ہوں کہ صبح ٹیسٹ ہے اور ایک کی بک چاہیے وہی لینے نزدیکی،
بک سٹال پر جا رہی ہوں "جنت نے اسے بہانہ بتایا۔
ٹھیک ہے "منت نے کہا۔"

میرے لیے دعا کرنا "جنت نے خوفزدہ نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا۔۔۔۔"

"I am sorry Jannat.

منت روتے ہوئے بولی۔

پاگل سو رہی کس بات کی۔ تمہاری پریشانی میری پریشانی ہے۔ اگر تم مجھے پہلے بتا دیتی تو نوبت "
یہاں تک پہنچتی ہی نہیں ہم کالج میں ہی اسے سبق سکھا دیتے یا پرنسپل کو اس کی شکایت لگا
دیتے۔ خیر اب کیا ہو سکتا ہے۔؟

آؤ باہر دیکھیں کون کون ہے ۔ راستہ صاف دیکھ کر نکلتی ہوں ۔ جنت نے اسے کہا ۔۔۔۔"



عیش ڈار نے اپنے موبائل پر وقت دیکھا دو بج چکے تھے ۔

آج اس کی ایک اہم میٹنگ متوقع تھی ۔۔۔۔

وہ کیفے میں موجود ٹیبل پر اپنا موبائل اور بیگ رکھے بیٹھی تھی کسی کے انتظار میں ۔۔۔۔ اتنے میں ہی ایک سوئڈ بوٹڈ شخص اندر داخل ہوا ۔۔۔ جس نے گرے تھری پیس سوٹ پہن کر گرے

ٹائی لگا رکھی تھی ۔ چہرے پر ملائمت تھی ۔

وہ چلتے ہوئے اس کے قریب آیا ۔

"Hye Sir I am Aysh Dar .

اس نے ہاتھ آگے کیا ۔

"Hello I am Zaryar Khan .

زریار نے اپنا تعارف کروایا ----

آپ کیا لیں گے چائے یا کافی ؟؟؟ اس نے آداب مہمان نوازی ادا کئے ----

"Nothing Thanks.

آپ کو شاید کسی اور کا بھی انتظار ہے ؟؟؟ زریار نے اس کی نظریں باہر سے اندر آنے والے " راستے پر مرکوز دیکھیں تو پوچھا ---

"جی"

ابھی اس نے اتنا ہی کہا تھا کہ دروازے سے ایک شاندار پرسنالٹی والا شخص جس نے ڈارک بلیو پینٹ پر سکائی بلیو شرٹ اور ڈارک بلیو ٹائی لگا رکھی تھی کوٹ اور کوٹ اپنی ایک بازو پر منتقل کر رکھا تھا - بے نیازی سے شاہانہ چال چلتے ہوئے اسی کی طرف آ رہا تھا ----

اف اس عمر میں اتنے وجیہ ہیں تو جوانی میں کیسے ہوں گے ؟؟؟

عیش نے آنے والے کی پرسنالٹی سے متاثر ہو کر دل میں سوچا ---

میں خان کنسٹرکشن کمپنی کا ہیڈ ہوں زیار نے اس سے کہا ۔"

"اور میں خان گروپس اینڈ انڈسٹریز کا"

زیگن نے سپاٹ انداز میں بتایا۔

دراصل میں چاہتی تھی کہ ہماری کمپنیز مرج ہو جائے اور اکٹھا کام کریں ۔ اس سے ہم دونوں کو"

فائدہ ہوگا برابر پرافٹ ملے گی ۔۔۔۔

"So sorry

اس سلسلے میں آپکی میں کوئی مدد نہیں کر سکتا ۔ دراصل میں اپنی کمپنی کو بھی سنبھال رہا ہوں اور میرے قریبی دوست ہیں شہیار صاحب آج کل ان کی طبیعت ٹھیک نہیں اسی لیے ان کی کمپنی کو بھی دیکھ رہا ہوں ۔ تو میری طرف سے تو معذرت سمجھیں ۔ کیونکہ میں ایک ہی وقت میں اتنی ذمہ داریاں نہیں نبھا سکتا ۔۔۔۔ زیار نے کہا

"Sir

آپ بتائیں ؟؟؟ وہ زیار کی بات سن کر اب زیگن کی طرف متوجہ ہوئی ۔۔۔۔

"Really...?"

وہ بے یقینی سے دونوں کو دیکھ کر ہولی -----

ایک مشرق تھا تو دوسرا مغرب --- ایک نرم مزاج - اور دوسرا سخت گیر ----

"Nice to meet both of you"

وہ بھی ہلکے سے مسکرا کر بولی ---

"مجھے آپکی تمام شرائط منظور ہیں"

اس نے زیگن کی طرف کانٹریکٹ پیپرز بڑھائے تو اس نے اس کو ریڈ کیے ان پر اپنے سائن
کردیئے ----

پھر عیش ڈار نے بھی اپنے دستخط کیے تو پیپرز ایک طرف رکھے وہ آگے کی پلاننگ کرنے لگے جبکہ
زریار اب وہاں سے اٹھ کر باہر نکل گیا --- اسے آج شہیار سے ملنے بھی جانا تھا اس کے آفس
کے کام کو لے کر کچھ بات کرنا تھی ساتھ ساتھ زائشہ سے ملنے کا بھی سوچ رکھا تھا ----



جنت کافی دیر سے گرینڈ ہوٹل کی بیک سائیڈ پر کھڑی تھی - اور موبائل پر وقت دیکھ رہی تھی
--- وہ نقاب میں تھی -

ایکسیوز می !! پیچھے سے اسے آواز آئی تو اس نے پلٹ کر دیکھا ----



وہ تھوڑی سی کسمپائی اور آہستہ آہستہ آنکھیں کھولی تو خود کو اندھیرے میں پایا جیسے جیسے اس کے دماغ کے پردے پر پچھلا سین لہرایا اسے اپنا ذہن مفلوج ہوتا نظر آیا۔
خوف کے باعث ادھر ادھر نظریں دوڑائیں پر اندھیرے کے باعث کچھ نظر نہیں آیا۔
دروازے کی طرف بھاگی تو کسی کے وجود سے ٹکرائی مانو کسی چٹان سے ٹکرائی ہو
خوف کے مارے الفاظ زبان کا ساتھ نہیں دے رہے تھے مگر پھر بھی کچھ الفاظ زبان سے ادا ہوئے

ک۔ک۔ کون ہو تم وہ بامشکل بول پائی۔۔۔۔

تمہاری بہن کو اپنا کام نمٹانے کے بعد ان ساری لڑکیوں کے ساتھ سمگل کروانے والا تھا۔ مگر "تم بھی اچھی آپشن ہو۔ کچھ پل کی دلگی کے لیے! کسی کی مردانہ آواز اس کے کانوں سے ٹکرائی۔ اس کی کمینگی اسکی آواز سے صاف جھلک رہی تھی۔۔۔ جنت کے جسم میں سنسنی سی دوڑنے لگی۔۔۔۔۔

اس کے باقی ساتھی بھی ہنسنے لگے۔۔۔۔

کا آڈر ہے آج رات ہی سارا مال جلد از جلد سمگل کر دیا جائے " اس کے ساتھی نے آکر اسکے کان میں کہا ----

جنت اپنی ہمت مجتمع کرتے ہوئے بولی

دیکھو پلیز مجھے جانے دو میں نے تمہارا ک۔ک۔کیا بگاڑا ہے خدا کے واسطے مجھے جانے دو میرے

مما۔ بابا میرا انتظار کر رہے ہوں گے گھر پہ "جنت گر گڑا کر بولی ----

لیکن سامنے کھڑے شخص کو اس سے رتی برابر بھی ہمدردی بھی محسوس نہیں ہو رہی تھی، کیونکہ یہ تو ان لوگوں کے معمول کا کام تھا یونہی لڑکیوں کو بلیک میل کرکہ بلانا اور بعد میں سمگل کر دینا۔ ان کا رونا دھونا دیکھنا انکے لیے روز مرہ کا معمول تھا۔۔۔۔

S.k. اس کام میں ان کا باس

ماہر تھا۔۔۔۔

وہ جو کب سے ان سب لڑکوں کے قریب کھڑی تھی ایکدم ان سے دور ہوئی اور موقع دیکھتے ہی دروازے کی طرف بھاگی۔۔۔۔ اسے ایسا کرتے دیکھ وہ سب زور زور سے ہنسنے لگی۔۔۔ ان کی ہنسی عجیب تھی انکی ہنسی سے اسے خوف آنے لگا۔۔۔ وہی لڑکا آہستہ آہستہ قدم بڑھاتے ہوئے اس تک پہنچا اور وہ آہستہ آہستہ پیچھے کی طرف قدم لینے لگی ایسا کرتے ہوئے وہ بالکل دروازے سے جا لگی

لڑکا بولا تو ہر احساس سے عاری تھا۔۔

"تم جیسی تتلیوں کے پر کاٹنے ہی تو لائے ہیں"

اس لڑکے نے جنت کا دوپٹہ کھینچ کر اتارا۔۔۔۔۔

"نہیں پلیز تمہیں خدا کا واسطہ مجھے جانے دو"

اس نے پھر سے انکے آگے فریاد کی۔۔۔۔۔ پھر اپنے دونوں ہاتھ اپنے سینے پر باندھ لیے۔۔۔۔

جنت تو حیرت سے اس لڑکے کی طرف دیکھ رہی تھی۔ کچھ دیر پہلے وہ جس لڑکے سے عزت کی بھیک مانگ رہی تھی اب وہ خود تڑپ تڑپ کر جان دے رہا تھا۔۔۔۔۔

زیان خان جو چند لمحوں پہلے ہی یہاں پہنچا تھا اس نقاب پوش کو لڑکے پر بلیڈ چلاتے دیکھ چکا

۔۔۔۔۔

زیان کی حیرت کی انتہا نہ رہی جب اس نے اس نقاب پوش کے ہاتھ میں موجود ایک نشانی دیکھی

۔۔۔۔۔

اس سے پہلے کہ زیان خان اس نقاب پوش تک پہنچ پاتا ایک دم وہاں اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔۔

اور کچھ لمحوں بعد جب دوبارہ وہ جگہ روشن ہوئی تو وہاں موجود سب لڑکوں کے گلے کٹ چکے تھے

لکھا ہوا تھا۔۔۔۔۔ S.K۔ اور ہاتھ کی کلائیوں بھی جن پر

S.K. پچھلی بار بھی

مطلب سکا پین کنگ جو پچھلے تیس سالوں سے اس دھندے کا کنگ تھا۔ اس کے ہاں کام

مطلب سکا پین کنگ کا نشان تھا۔ S.k کرنے والے تمام آدمیوں کی کلائیوں پر

آج پھر کسی کے ہاتھوں سکا پین کنگ کے آدمیوں کا بری طرح مرڈ ہوا تھا۔ اور ایک بار پھر

لڑکیوں کی عزت و عصمت محفوظ رہی۔۔۔۔۔

جنت نے جب زیان کو سامنے دیکھا تو بھاگتی ہوئی زیان کی طرف آئی ---- گھر میں سے کسی اپنے کو سامنے پا کر وہ ٹوٹ کر بکھری ----

آج اگر زیان مسیحا بن کر سامنے نہیں آتا تو وہ اپنی عزت کھو دیتی ----

حالانکہ وہ یہ نہیں جانتی تھی کہ اسے بچانے والے ہاتھ تو کسی اور کے تھے ----

مگر وہ زیان کو اپنا مسیحا مان بیٹھی اور بھاگتے ہوئے اس کے سینے سے لگی ----

جنت کو اس حالت میں دیکھ اسکے ماتھے پر شکنوں کا جال بچھا ----

اس نے اپنی شرٹ اتار کر جنت کے شانوں پر ڈالی ---- اور اسے اپنی پشت پر کیا ----

ان سب کی لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دو اور ساری لڑکیوں کو محفوظ مقام پر پہنچا دو

- ان سے انویسٹیگیشن کے بعد انہیں ان کے اصل مقام پر پہنچا دیں گے - زیان خان نے اپنی ٹیم کو آرڈر جاری کیا ----

کسی نے اس نقاب پوش کے شانے سے اپنا شانہ ٹکرایا اور اس کی توجہ زیان خان کی طرف دلاوائی ----

زیان اب صرف ویسٹ میں موجود جنت کو اپنے ساتھ لیے جا رہا تھا ---

جوابا مقابل نے اسے گھور کر دیکھا ----



رات کافی بیت چکی تھی اور جنت کی ابھی تک واپسی نہیں ہوئی تھی منت کی حالت تو یوں تھی گویا کاٹوں تو بدن میں لہو نہیں۔۔۔۔

شدید قسم کے ڈیپریشن میں وہ لاونج میں ٹہلتے ہوئے بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔۔
منت کیا ہوا؟؟؟؟

زرشال نے اسے لہرا کر دھڑام سے صوفے پر گرتے ہوئے دیکھ کر پوچھا۔۔۔۔
مگر وہ ہوش و حواس سے بیگانہ ہو چکی تھی۔۔۔۔

اس کی تیز آواز سن کر سب لاونج میں اکٹھا ہو چکے تھے۔۔۔۔
زیان تو سمجھا تھا کہ گھر میں سب سو چکے ہوں گے اس لیے وہ جنت کو ساتھ لیے اندر آیا۔۔۔۔۔۔
اسوقت زیان اور جنت کو اکٹھے عجیب و غریب حالت میں ایک ساتھ اندر آتے دیکھا تو سب کے رنگ فق ہوئے۔۔۔۔

زیان تم دونوں اس وقت کہاں سے آرہے ہو؟؟؟؟
بریرہ نے سب سے پہلے آگے بڑھ کر اس کو زخمی نگاہوں سے دیکھ کر پوچھا۔

زمارے اور زرشال تو اپنی بیٹی کی لٹی ہوئی حالت دیکھ کر دل تھام کر رہ گئے۔۔۔۔"

اس کو تو جیسے کچھ دیر پہلے ہوئے تمام واقعات کی وجہ سے زبان پر قفل لگ گیا تھا۔۔۔۔۔ کانوں میں مختلف آوازیں سنائی دے رہیں تھیں مگر کون کیا کہہ رہا تھا کچھ بھی سمجھ نہیں آ رہا تھا

زیان کو سب کی چھٹی ہوئی نظریں برداشت کرنا دو بھر لگا۔۔۔۔۔ اپنے اوپر الزام لگاتے دیکھ وہ اندر ہی اندر خوب تلملایا۔۔۔۔۔ اسے اپنے ضبط کی طنابیں ٹوٹی ہوئی محسوس ہوئی جب اس نے گھر والوں کو اپنے بارے میں غلط فہمی کا شکار ہوتے دیکھا۔۔۔۔۔

صرف اور صرف اس لڑکی کی وجہ سے ---- زیان نے تنفر زدہ نگاہ جنت پر ڈالی جو اس کے کردار کو سب کے سامنے کیا سے کیا بنا گئی تھی -----

آپی میری بیٹی ؟؟؟؟"

کل شام سادگی سے زیان اور جنت کا نکاح ہوگا "زریار خان نے گویا اپنا حکم سنا کر ساری بات "ہی ختم کر دی ----

زبان کو اپنے بابا کا فیصلہ سن کر گویا جیسے سانپ سونگھ گیا ہو۔۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ ساکت رہ گیا۔۔۔۔ اور پھر مٹھیاں بھینچ کر خود پر قابو پانا چاہا مگر نہ رکھ سکا۔۔۔۔ اس سے پہلے کہ وہ سب اُگل دیتا وہ لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہے اپنے کمرے میں چلا گیا۔۔ اور دھاڑ کی آواز سے دروازہ بند ہوا جس کی آواز پورے گھر میں گونجی۔۔۔۔۔

ذوناش نے منت کے منہ پر پانی کے چھینٹے مار کر اسے ہوش دلایا۔۔۔۔۔
 "ہوش میں آنے کے بعد کا منظر اسے ایک بار پھر سے دہلا گیا۔۔۔۔۔
 زمارے مجھے معاف کر دو "زریار نے شرمندگی سے زمارے کے شانے پر ہاتھ رکھے کہا۔
 آج پہلی بار زمارے کی آنکھیں نم ہوئیں اپنی بیٹی کی حالت پر۔۔۔۔۔
 وہ سر جھکائے بنا بولے جنت کو اپنے ساتھ روم میں لے گیا۔۔۔۔۔
 جنت بالکل خاموش تھی۔۔۔۔۔ کچھ دیر چھت کو گھورتی رہی پھر آنکھیں موند گئی۔۔۔۔۔
 زرشال اور منت اس کی حالت پر تڑپ کر رہ گئیں۔۔۔۔۔
 جنت میں کبھی بھی خود کو معاف نہیں کر پاؤں گی اس سب کی ذمہ دار صرف میں ہوں"
 نجانے تمہارے ساتھ کیا ہوا ہوگا؟؟؟؟ منت نے اس کا ہاتھ پکڑ کر بھیکے ہوئے لہجے میں کہا

۔۔۔۔۔

آج رات حویلی میں ایسی خاموش رات تھی جیسے اس گھر میں کوئی زی روح موجود نہ ہو ہر کوئی
 اپنی اپنی جگہ گم سم ساتھ۔۔۔۔۔ اور اپنی اپنی سوچوں میں ڈوبا ہوا۔۔۔۔۔ نجانے آنے والا کل اور
 کونسی قیامت ڈھانے والا تھا ان حویلی کے مکینوں پر۔۔۔۔۔؟؟؟



ہیر کہاں ڈھونڈھوں تمہیں؟"

حسام آنکھوں پر ہاتھ رکھے ہیر کے بارے میں سوچ رہا تھا۔ بیڈ پر آڑھا ترچھا اسطرح سے لیٹا ہوا تھا کہ اسکی ٹانگیں نیچے لٹک رہی تھیں۔

وہ اپنی سوچوں میں اتنا گم تھا کہ اسے دروازہ کھلنے کی آواز بھی سنائی نہیں دی۔
زائشہ دروازہ کھول کر جب اندر آئی تو حسام کو بے سکونی سے لیٹے دیکھ اسکے پاس آئی اور اسکے پاؤں شوز سے آزاد کیے اب اس کی جرابیں اتارنے لگی تھی کہ حسام نے اپنے پاؤں پر کچھ محسوس کیا تو فوراً آنکھوں سے ہاتھ اٹھایا۔

زائشہ یہ کیا کر رہی ہو؟"
اس نے فوراً اپنے پاؤں پیچھے کھینچے۔

وہ منحصرے کا شکار ہوئی۔ کہ اسے کیسے مخاطب کرتے پہلے تو وہ اسے تم کہتی تھی۔ مگر اب رشتہ بدل چکا تھا۔ اس لیے آپ کہنے کی کوشش کر رہی تھی۔ اپنے دوپٹے کے کنارے کو انگلیوں کے گرد لپیٹتے ہوئے بولی ---

تمہیں جو بھی کمفرٹیل لگے تم وہی کہہ سکتی ہو مجھے برا نہیں لگے گا۔۔۔"

وہ اسے مشکل سے نکال کر اپنے آرام دہ سوٹ لیے واش روم کی طرف بڑھ گیا جو زائشہ نے پہلے سے ہی اس کے لیے نکال کر رکھا تھا۔۔۔۔

واپس آیا تو زائشہ اپنی طرف کروٹ کے بل لیٹ چکی تھی۔ وہ بھی اپنی جگہ پر دراز ہو گیا۔۔۔۔۔ دونوں کی آنکھیں بند تھیں مگر دونوں جاگ رہے تھے۔ کمرے میں ہنوز خاموشی کا پہرہ تھا۔ دو نفوس کی سانسوں کی مدھم آواز تو تھی مگر زبان کہیں کھو گئی تھی۔ آخر کو بات بھی کیا کرتے کہنے کے لیے دونوں کے پاس کچھ نہیں تھا۔ وہ دونوں پہلے دن کی طرح آج بھی اتنے ہی دور تھے جیسے ندی کے دو کنارے۔۔۔۔۔ جو شاید ہی کبھی مل پائیں۔۔۔

زائشہ اس کے سب کام خود کرتی۔ اور باقی کا گھر بھی سنبھال چکی تھی۔ حسام نے اپنی ڈیوٹی کے ساتھ ساتھ ہیر کو ڈھونڈنا بھی ترک نہیں کیا تھا۔۔۔۔۔ وہ پہلے دن کی طرح روز زائشہ کے اٹھنے سے پہلے اس کے من پسند پھولوں کا گلدستہ اس کے سرہانے رکھتا تھا۔۔۔۔۔

جسے محسوس کیے زائشہ ہر صبح بیدار ہوتی تھی۔ اک ان چاہا بندھن آہستہ آہستہ من چاہے بندھن میں بندھتا ہوا محسوس ہو رہا تھا مگر فی الحال وہ اپنی کیفیت سمجھنے سے قاصر تھی اسی لیے خاموش تھی۔

حسام اس کی چپ لٹنے کے انتظار میں تھا۔ اور یہ انتظار اگر صدیوں پر بھی محیط ہوتا تو وہ کرنے کو تیار تھا۔۔۔۔۔



"آج صائمہ اور اماں جان یہاں رکیں گی تمہارے پاس"

شیر زمان تیار ہو کر باہر نکلا تو ہیر سے کہا۔

مجھے بھی جانا ہے "وہ خوشی سے بھاگتی ہوئی شیر زمان کے قریب آئی اور اس کے بازو سے" لپٹ کر فرمائی انداز میں بولی ----

کوئی اور موقع ہوتا تو وہ خوشی کے مارے نہال ہو جاتا کہ اسکی پرنسز آج خود اسکے پاس آئی ہے۔ مگر اسکا ساتھ جانا مناسب نہیں تھا۔ اسی لیے زرا سا کرخت آواز میں بولا۔

تم کہیں نہیں جا رہی۔ گھر رہ کر میرا انتظار کرو رات کو آ جاؤں گا۔ کھانا کھا کر وقت سے سو جانا"۔ صائمہ سسر کھانا بنا دے گی۔ "وہ اسکا گال تھپتھپا کر کر بولا ----

ہیر ناراض ہو کر بھاگتے ہوئے کمرے میں چلی گئی۔ اور اندر سے دروازہ بند کر دیا۔ ---- شیر زمان تاسف سے سر ہلاتے ہوئے باہر نکل گیا۔ ----



حویلی سے جب زیگن کی کال شہیار کو آئی تھی کہ آج زیان اور جنت کا سادگی سے نکاح کر رہے ہیں اور آپ سب بھی آجائیے --- یہ بات سن کر شہیار کو بہت برا لگا ---- زیگن نے اس سے معذرت کی ---

شہیار نے زیگن سے اتنی جلدی نکاح کی وجہ نہیں پوچھی اور نا ہی زیگن نے اسے تفصیل بتائی

تو شہریار نے بھی کریدنا مناسب نہیں سمجھا۔ اور گھر میں سب کو شام نکاح میں جانے کے لیے کہہ دیا۔۔۔۔۔



بریرہ کے دل میں شروع سے ہی جنت کو لے کچھ ارمان تھے وہ اسے اپنے زیان کی دلسن بنانا چاہتی تھیں مگر یہ سب اسطرح سے ہوگا یہ کبھی بھی اس نے سوچا نہیں تھا۔۔۔۔۔

منت تم سوچ بھی نہیں سکتی اگر زیان وہاں نہیں آتے تو کیا ہوتا؟؟؟

جنت مجھ پر آئی مصیبت تم نے اپنے سر لے لی اور بدلے میں ایک لفظ بھی نہیں کہا
 ---- تمہارا یہ احسان میں کبھی چکانا چاہوں بھی تو نہیں چکا سکتی ----

منت کیسی باتیں کرتی ہو بہنوں میں احسان نہیں ہوتا۔

اصل احسان تو میرے مسیحا میرے زیان کا ہے جنہوں نے سب کے سامنے میری عزت رکھی
 وہ ممنون انداز میں بولی۔ اور آنکھیں بھیگنے لگیں کل کے واقعے کو یاد کر کہ ---

اچھا جی --- اب میرے زیان کب سے ہو گئے؟؟؟ منت نے اسے چھیڑا۔ ---

منت مجھے تمہاری بدعالم گئی --- میری شادی زیان سے سڑو سے ہو رہی ہے۔ وہ روتے
 ہوئے ہنسی تو آنکھیں بھیگ رہی تھیں مگر چہرہ خوش دکھائی دے رہا تھا --- ہنسی اور غمی کا ملن
 بھی خوشنما تھا ----

چلو باقی باتیں بعد میں کریں گے جلدی سے تیار ہو جاؤ بڑی ممانے یہ ڈریس دیا ہے تمہارے"
 لیے دیکھو کتنا پیارا ہے ---
 منت بھی اپنی آنکھیں پونچھ کر بولی ----
 بے شک گھر کا ماحول سازگار نہ تھا --- مگر انہیں غموں میں سے خوشیاں کیسے چُنی جاتی ہیں یہ
 اچھے سے آتا تھا ----

زبان کہاں ہے نکاح کا وقت ہو گیا ہے؟"

زریار نے بریرہ سے پوچھا۔

ابھی کال کر کہ یو چھتی ہوں"

"اگر یہ لڑکا ٹھیک وقت پر گھر نہیں پہنچا تو آج اس کی خیر نہیں میرے ہاتھوں"

"آجائے گا... کہاں جانا ہے اس نے؟"

"زیان کہاں ہو جلدی گھر آؤ"

مما بابا کو بتا دیں کہ انہوں نے یہ جو زبردستی کا فیصلہ میرے سر پہ تھوپا ہے اس کا انجام "

بہت برا ہوگا، "وہ فون ریسو کرتے ہی بھڑک اٹھا۔

زبان یہ تم کیسے بات کر رہے ہو مجھ سے ساری شرم لحاظ بھلائے بیٹھے ہو۔ کوئی مینیز نہیں تم۔"

میں؟؟؟؟

یہ تمیز سکھائی ہے میں نے تمہیں؟؟؟ بریرہ نے اس کے لب و لہجے میں درشتگی محسوس کی تو " غصے میں کہا ----

جلدی گھر پہنچو " کہتے ہی بریرہ نے کال بند کر دی۔۔۔۔۔"

آ رہا ہے آپ چلیں باہر سب انتظار کر رہے ہوں گے۔۔۔۔۔"

کچھ دیر بعد زیان عام سے حلیے میں چیکس والی شرٹ اور جینز پہنے گھر میں داخل ہوا تو سب وہیں موجود تھے ----

حسام، ضامن اور شیر زمان تھری سیٹر صوفے کے پیچھے کھڑے تھے۔ جبکہ اس صوفے پر زمارے زرشال اور عروسی لباس میں ملبوس گھونگھٹ اوڑھے جنت بیٹھی تھی۔ دوسرے صوفے پر بریرہ، زریار اور ساتھ منت بیٹھی تھی۔۔۔۔

زیگن ذوناش ٹو سیٹر صوفہ پر بیٹھے تھے۔ ون سیٹر پر مولانا صاحب براجمان تھے۔۔۔ منت فوراً اٹھ کر پیچھے ہوئی اور زبان کو بیٹھنے کی جگہ دی۔۔۔۔

وہ اس کمرے کا جائزہ لینے لگی تھی۔ آج یہ کمرہ کہیں سے بھی نئے شادی شدہ جوڑے کا کمرہ نہیں لگ رہا تھا کسی قسم کی کوئی سجاوٹ نہیں کی گئی تھی دیکھنے میں بہت ہی خوبصورت اور عالیشان ہر طرح کی آسائش کا سامان موجود تھا شاہانہ فرنیچر اور دیوار لگے پردے اسکی خوبصورتی کو بڑھا رہے تھے ہر طرف سفید رنگ کا کنٹراسٹ جس میں ہر ایک چیز بڑے ہی ڈیسٹنڈ انداز میں سیٹ کی گئی تھی۔۔ زیان جیسے روکھے پھیکے سنجیدہ مزاج انسان کا ٹیسٹ بھی سادہ تھا ہر جگہ سفید اور سادہ مگر ترتیب وار چیزیں موجود تھیں۔۔۔ بک شیلف بھی ترتیب وار سجائی گئی تھی۔۔۔ کمرے میں اسکی انلارج تصویر تھی جس میں وہ ہلکے سے مسکرا رہا تھا۔۔۔۔ اس کی تصویر دیکھ کر جنت کے چہرے پر ایک خوش نما مسکراہٹ آٹھری۔۔۔۔

آپ میرے مسیحا ہیں۔ آپ نے مجھے بچایا میری عزت بچائی مجھ پر آنے والے تمام الزامات کو" اپنے سر لے لیا نجانے کیسے میں آپ کے یہ احسانات چکا پاؤں گی۔۔۔۔

زیان دروازہ کھول کر اندر آیا۔۔۔
جنت سر جھکائے وہیں کھڑی تھی۔۔۔۔

وہ جس کر بستر پر بیٹھا اور بیلٹ اتار کر دور اچھالی پھر شوز اور سوکس اتار کر بے ترتیبی سے پھینکی۔۔۔۔ وہ تو ہمیشہ چیزوں کو اپنی جگہ پر رکھتا تھا۔ مگر آج ان چیزوں کی طرح اس کا دماغ بھی انتشار کا شکار تھا۔۔۔۔۔

؟؟؟ اب وہیں کھڑے رہو گی یا آگے قدم بڑھانے کی زحمت کرو گی "

کنگ سائز بیڈ پے بڑے سکون کے ساتھ لیٹے اپنی بازو سر کے پیچھے باندھے ہوئے نیم دراز زیاں ... نے سرد لہجے میں اسے حکم دیا

جنت اسکے حکم کی تعمیل کرتے ہوئے چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے آگے بڑھ رہی تھی دل تیزی سے دھڑک رہا تھا قدم دگمگا رہے تھے لیکن لڑکھڑاتی ہوئی وہ اس کے پاس پہنچی۔۔۔

"بیٹھو یہاں"

اس کی کلائی کھینچ کر اسے بیڈ پر گراتے ہوئے بولا کم دھاڑا زیادہ۔۔۔۔۔

وہ اپنی شرٹ کے بٹن کھولتے ہوئے ---- اسے سر سے لیکر پاؤں تک گھور رہا تھا نہ جانے اسکے من میں کیا چل رہا تھا اسکی نظروں کی تپش سے اسکا جسم کانپ رہا تھا جنت خود میں سمٹ ... رہی تھی اسکے دونوں ہاتھ کانپ رہے تھے

اس راستے پر جاتے ہوئے ہاتھ پاؤں نہیں کانپے؟؟؟ اس نے پہلا طنز کا نشتر چلایا ---- " جنت نے اسکی بات پر نظر اٹھا کر اسے دیکھا ----

یہ ایسے کیوں کانپ رہے ہیں؟؟؟ میرے چھونے سے؟؟؟ اسکے ہاتھوں کو اپنے دونوں " ... ہاتھوں میں لیکر اب وہ سیدھا ہو کر بیٹھا جو ہلکا سا نیم دراز تھا جنت کے ہاتھوں پر تازہ مہندی سے زیان کے ہاتھ بھی رنگ گئے ----

زیان نے اپنے ہاتھ سفید بیڈ شیٹ سے بے دردی سے رگڑ کر صاف کیے ----

وہاں یہی سب تو کرنے گئی تھی --- آج میں تمہیں بتاتا ہوں وہاں کیا ہونے والا تھا تمہارے " ساتھ

وہ زیان کے ہاتھ جھٹک کر فوراً پیچھے ہوئی ---
 زیان نے اس کا سیفی پنز سے سیٹ کیا گیا دوپٹہ کھینچ کر فرش پر پھینکا ----

جنت کا چہرہ پسینے سے بھگ چکا تھا موسم تو ٹھنڈ کا تھا لیکن زیان کی نظروں تپش اور آواز کی
 سرد مہری تھی جو اسے پسینے سے شرابور کئے ہوئے تھی ---

جنت کے بندھے ہوئے بالوں کے ہائی بن کو اس نے جھٹکے سے اپنی مٹھی میں بھرا ----
 جنت کے منہ سے سسکی نکلی ----

بس اتنے میں ہی ؟؟؟ وہ استہزایہ انداز سے ہنسا ---- "

جو نہی اسنے اس ہائی بن کو کھولا اسکے ریشمی گھنے بالوں کی لٹیں سرک کر آگے کی طرف آگئی تھی
 ...

جسے زیان نے انگلی پھیرتے ہوئے بڑے پیار سے انگلی پر لپیٹا۔۔۔
اب وہ آہستہ آہستہ اسکے بالوں کو سہلا رہا تھا جنت کی آنکھیں بند تھیں۔

پورا ہاتھ اب جنت کے بالوں میں تھا جہاں ایک ہی جھٹکے سے اسنے کھینچا اچانک اس عمل
... سے جنت کی بے ساختہ چیخ نکلی

آہ... آہ

... مجھے درد ہو رہی ہے

اسکی گرفت اب بالوں پر مضبوط ہونے لگی تھی جسے سہنا مشکل ہو رہا تھا۔۔۔

یہی تو میں چاہتا ہوں تمہیں تکلیف ہو تم ترپو تمہیں اپنے وجود سے گھن آئے... جیسے مجھے اپنے
وجود سے ہو رہی ہے۔۔۔۔

تمہیں کیا لگتا ہے میں تمہیں اپنے سامنے بیٹھا کر تمہارے حسن کے قصیدے پڑھوں گا۔۔؟؟؟"
تمہیں عزت و مان دوں گا؟؟؟؟
اپنی زندگی میں جگہ دوں؟؟؟"

تم جیسی لڑکی سے یہ سچ سجاؤں گا۔۔۔۔"

... اگر واقعی میں تم ایسا سوچ رہی ہو تو لعنت ہے تمہاری سوچ پر
کیا نا تمہا اسکے لہجے میں شدید نفرت طنز اور اڑدھوں کی سی پھنکار تھی۔۔۔

تم نے میرے ہی ماں باپ میرے گھر والوں کی نظر میں میرا کردار مشکوک کر دیا۔۔۔۔"
تمہاری عزت عزت؟؟؟؟ اور میری عزت خاک۔۔۔۔؟؟؟؟"

زیان کی عزت کردار جائے بھاڑ میں میری عزت تو بچ گئی "ہے نا یہی سوچا تھا۔۔۔۔؟؟؟؟"

وہ اسے گردن سے دبوچ کر غرایا۔۔۔۔۔

پھر اسے دھکا دے کر بستر پر گرا گیا۔۔۔

اپنی شرٹ سے اس کے دونوں ہاتھ بیڈ کے اوپر باندھے۔۔۔۔

غصہ انسان کی عقل کو کھا جاتا ہے۔ سوچنے سمجھنے کی صلاحیت مفقود ہو جاتی ہے۔ اور یہی زیان

کے ساتھ بھی ہوا۔ وہ غصے میں صحیح غلط کی تمیز بھول گیا تھا۔

... چھوڑو مجھے یہ کیا کر رہے ہو"

۱۰۰۰ اسکی آواز حلق میں اٹک رہی تھی وہ خود کو چھڑانے میں ناکام ہو چکی تھی

.. مجھے چھوڑ دو پلینز"

اسنے لرزتی ہوئی آواز میں کہا۔

کل خاموشی سے میرا تماشا دیکھتی رہی یہ زبان نہیں کھلی نا تو اب کیوں؟؟؟"

... وہ اسے زور سے بستر پہ پٹختے ہوئے پھنکارا تھا

اب بھی اس زبان کو بند رہنے دو۔۔۔۔۔"

زبان پلیز مجھے جانے دو "وہ اس کے خوف سے کانپتے ہوئے بولی مگر وہ اس کی ایک ناسنتے"

ہوئے فرش پر نیچے گرا اس کے زرتار آنچل کا ایک گولہ سا بنا کر اس کے پاس آیا اور اس کے

جبرے کو اپنی مٹھی میں بھر کر کھولتے ہوئے اس میں جنت کا دوپٹہ ٹھونسے لگا۔۔۔۔

زبان نہیں میں سب کو سب سچ بتادوں گی ----"

شٹ اپ --- جسٹ شٹ اپ "وہ دھاڑا ----"

جنت کو منہ بند ہونے سے سانس لینے میں دشواری ہوئی ---- وہ ناک سے اونچی اونچی سانس
کھینچنے کی کوشش کر رہی تھی ---- کہ اگلے جھٹکے نے اس کی آنکھیں پوری پوری کھول دیں -
وہ نفی میں سر ہلانے لگی ----

روند دیا تم نے میرے جذبات کو ----
اور تم کیا سمجھی تھی --- میرے جذبات کو کچلنے کے بعد میں تمہیں ایسے ہی جانے دوں گا
"----؟؟؟؟

میں تمہارا وہ حال کروں گا کہ تم زندگی میں اس قابل نہیں رہو گی کہ پھر کسی ایسی جگہ جاؤ
"---- جہاں تم کسی اور کے کردار کو مشکوک بنا کر خود سرخرو ہو جاؤ

پلیز مجھے جانے دو۔۔۔۔۔" وہ لبوں سے تو کہنے کے قابل نا تھی مگر آنکھوں میں یہی فریاد تھی "

۔۔۔۔۔

وہ اس وقت ہوش میں کہاں تھا اس وقت تو وہ ڈنگ کھایا ہوا زہریلا سانپ بن چکا تھا۔ جو"

بھوک میں اپنے ہی بچوں کو نگل جاتا ہے۔ جیسے وہ آج اپنے گھر کی عزت کو روندنے چلا تھا

۔۔۔۔۔"

تم ان غنڈوں کی رکھیل بننے گئی تھی نا وہاں۔۔۔۔۔؟؟؟ اب تم رکھیل بنو گی میری۔۔۔۔۔ سنا تم"

!!!!!! نے۔۔۔۔۔ میری

زبان نے تکیے سے لگا جنت کا آنسووں سے تر چہرہ اپنی طرف کھینچا تھا۔۔۔۔۔"

جو تم بننا چاہتی تھی وہی بناؤں گا تمہیں۔ آخر تمہاری خواہش بھی تو پوری کرنی مجھ پر فرض ہے۔ وہ

استزایہ انداز سے ہنسا۔۔۔۔۔

یہ لو میری طرف سے منہ دکھائی۔۔۔۔۔"

تمہیں میں بھی عزت سے نہیں رہنے دوں گا۔۔۔ تمہاری عزت بھی داغدار کردوں گا جیسے تم "

نے کل میری کی

ایک ہی دن میں اس نے زیان کے حوالے سے کتنے خواب سجا لیے تھے کیا پتہ تھا وہ ایک پل میں اسکے تمام خوابوں کو چکنا چور کر دے گا۔۔۔۔۔

تمہاری ہمت بھی کیسے ہوئی میرے ہی کردار کو مشکوک کر کی مجھی سے شادی رچانے کی "؟ زیان
"نے اس کے گال پر زوردار تھپڑ مارا تھا ----

"ایک ہی جھٹکے سے اس نے جنت کا عروسی لباس تن سے جدا کیا تھا۔۔۔۔"

اپنا آپ بچنے گئی تھی نا وہاں اب میں بتاؤں گا کہ جسم فروشوں کے ساتھ کیا سلوک کیا جاتا"
"ہے؟؟؟۔۔۔۔"

"وہ تڑپ رہی تھی اپنا آپ چھڑوانے پر اپنی تذلیل پر۔۔۔۔"

زیان خان آج اسے سچ میں اپنی بیوی کی بجائے ایک رکھیل کی طرح استعمال کر رہا
تھا۔۔۔۔۔۔۔۔ اسکی گردن اور جبروں پر بے رحمی سے لگے اس کے دانتوں کے نشان اس بات کا
ثبوت تھے

"جیسے جیسے رات گزرتی جا رہی تھی۔۔۔ درد اور ذلت سے اسکی آنکھیں بند ہوتی جا رہی تھیں"

"ہوش میں آؤ اور دیکھو اپنی آنکھوں سے اپنی بربادی"

کچھ گھنٹے اپنی بیوی کی پاکیزہ روح کو پامال کر کہ اسکے بدن کی تذلیل کرنے کے بعد وہ وہاں سے "اٹھ گیا۔۔۔۔"

وہ اٹھ کے دروازے تک گیا تھا اور پیچھے مڑ کے دیکھنا بھی گوارا نہیں کیا ---- کہ وہ جس " کے وجود کو مردہ بنا کر جا رہا ہے وہ زندہ بھی ہے یا مر گئی ----

جنت کے ہاتھ شرٹ سے کھول کر وہ شرٹ پہن کر جا چکا تھا۔۔۔۔ بیڈ شیٹ پر مہندی کا "رنگ بکھر چکا تھا اور لٹنی ہوئی چوڑیوں کے کانچ جانجا بکھرے ہوئے تھے۔۔۔۔ گردن اور ہونٹوں کے کناروں پر بائس کی وجہ سے خون نکل رہا تھا۔۔۔۔۔

چہرے پر تمپڑوں کے نشان تھے جس کی وجہ سے اس کے گال سوج گئے تھے۔

اور اسکی آنکھیں کتنی دیر تک چھلکتی ہوئیں تکیہ بھگوتی رہیں ---- کنپٹی سے نکلتا ہوا خون بھی
"سوکنے لگا تھا ----"

درد کو سہتے سہتے وہ آہستہ آہستہ دنیا و جہاں سے بیگانہ ہو گئی ----
بیہوشی کی حالت میں بھی اس کے کیئے گئے مظالم ابھی تک جسم پر محسوس ہو رہے تھے ----



"تم ابھی تک سوئی نہیں؟"
شیر زمان واپس آیا تو ہیر کو لاونج میں بیٹھے ہوئے دیکھ کر پوچھا ---

"میں ناراض ہوں"
اس نے خودی بتا دیا مگر منہ ہنوز پھولا ہوا تھا۔
پھر ناراضگی کیسے دور ہوگی؟؟؟ "شیر زمان نے اس کے ساتھ بیٹھتے ہوئے پوچھا۔"
"آئس کریم کھلائیں گے تو سوچوں گی"
"گلہ خراب ہو جائے گا"

ہیر ناراضگی میں وہاں سے اٹھ کر روم میں آگئی۔۔۔۔۔

شیر زمان اس کے پیچھے روم میں آیا وہ روم میں ادھر سے ادھر چکر کاٹ رہی تھی۔ شیر زمان ٹراؤزر اور شرٹ لیے چلیج کرنے چلا گیا واپس آیا تو باہر کچن میں گیا جہاں فریج تھا۔ اس نے فریج کے اوپری حصے میں نیچے والی سائیڈ پر آئس کیوبز والی ٹرے کے نیچے آئس کریم چھپا رکھی تھی۔ اسے پتہ تھا کہ ہیر کو آئس کریم بہت پسند ہے اور یہ اسے کبھی نا کبھی منانے کے کام ضرور آئے گی۔ وہ آئس کریم لیے اندر آیا اور ہیر کو آئس کریم پکڑائی۔۔۔ تو وہ خوش ہو گئی اور جلدی سے کھانے لگی۔

آپ کو ایک بات بتاؤں؟؟؟،

وہ اجازت طلب نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔

ہمممم "وہ آہستہ آواز میں بولا۔"

آپ کو پتہ ہے؟؟؟ میری سہیلیاں مجھ سے آپکی پسند پوچھتی تھیں کہ تمہارے کزن کو کیا پسند ہے کیا ناپسند۔۔۔ اب مجھے کیا پتہ تھا یہ کھڑوس غنڈہ میرے ہی پلے پڑ جائے گا "وہ سر پر ہاتھ مار کر لا پرواہی سے بولی۔۔۔

اور جب نظریں بستر پر موجود شیر زنان پر پڑیں۔ جسکے ہاتھ میں گن تھی۔۔۔ فوراً سے بیشتر نچلے ہونٹ کو دانتوں تلے دبایا۔۔۔۔۔ جیسے اس سے بہت بڑی خطا سرزد ہو گئی ہو۔۔۔۔۔ پھر دونوں ہاتھ اپنے منہ پر رکھے۔۔۔۔۔ جیسے کبوتر بچنے کے لیے آنکھیں میچ لیتا ہے۔۔۔۔۔ ادھر آؤ۔۔۔ وہ گھمبیر لہجے میں بولا تو اس کی آواز کا سرد پن محسوس کیے وہ جی جان سے لرز اٹھی۔۔۔۔۔

جھکا سر مزید جھک گیا۔۔۔ وہ پڑمردگی سے چلتی ہوئی ہوئی اس کے پاس آئی۔۔۔۔۔ چال میں لڑکھڑاہٹ نمایاں تھی۔۔۔۔۔

شیر زنان نے اس پر تفصیلی نگاہ دوڑائی۔۔۔ جس کا اتنی سی دیر میں مرمریں نازک بدن پسینے سے شرابور ہو کر تھر تھر کانپنے لگا تھا۔ وہ ڈوبتے دل کے ساتھ قدم اٹھا رہی تھی۔۔۔ یا قوتی لب باہم پیوست کیے گئے تھے۔۔۔ کہیں پھر سے منہ سے کچھ غلط نکل جانے کا خدشہ ہو۔ گھنی پلکوں کی چلمن کا رقص دلکش لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

"میری طرف دیکھو"

اس کے سینے کے نزدیک اپنا کان کیے وہ اس کی دھڑکن سننے لگا۔۔۔۔۔ جو نہایت دھیمی رفتار سے دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔

شیر نے ایک گرمی سانس کھینچ کر خود کو نارمل کیا۔۔۔۔۔

دل تو چاہتا ہے ایک ہی بار میں اپنا سارا جنون تم میں انڈیل دوں "وہ جنونیت آمیز انداز میں" اسکے نو خیز وجود کو نگاہوں میں بھر کر بولا۔۔۔۔۔

!!!! مگر"

اس نے گن کو زور سے دیوار پر دے مارا۔۔۔۔۔

اور اسے اٹھا کر ٹھیک طریقے سے بستر پر ڈالا۔۔۔۔۔

اسکی ہتھیلیاں اور پاؤں کی تلیاں مسلنے لگا۔۔۔۔۔ جو ٹھنڈی پڑ چکیں تھیں۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد شیر زمان نے اس کی رنگت میں فرق دیکھا جو اب نارمل ہو گیا تو اس کی سانس میں سانس آیا۔

تم ٹھیک ہو؟؟؟ اس نے ہیر کی آنکھیں کھلیں دیکھیں تو پوچھا۔"

ہیر نے بنا جواب دیئے اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے بالوں پر رکھا اور پھر سے آنکھیں موند لیں۔۔۔۔۔

شیر زمان ہلکا سے مسکرایا اور اس کی بات سمجھ میں آتے ہی اسکے بالوں کو اپنی پوروں سے
سہلانے لگا۔۔ شیر زمان کے کلون کی مہک اسکے قریب پھیلی تو کچھ دیر میں ہی وہ نیند کی وادیوں
میں اتر گئی۔۔۔۔

شیر زمان بھی آج کام کی بجائے ریسٹ کرنا چاہتا تھا اسی لیے تکیہ درست کیے اپنی جگہ پر لیٹ گیا
۔۔۔ ہیر کا معصوم چہرہ اپنی آنکھوں میں بسائے ہوئے جانے کب سو گیا اسے خود بھی پتہ نہیں
چلا۔۔۔۔



حسام بیٹا واپسی کب ہوگی؟؟؟

"مام امریکہ کی فلائٹ ہے کچھ کہہ نہیں سکتا ایک یا دو دن بعد واپسی ہو"

حسام جانے کیوں میرا دل بہت گھبرا رہا ہے؟؟؟

میں نے پہلے تمہیں کبھی نہیں روکا مگر اس بار جانے کیوں دل نہیں مان رہا کہ تم جاؤ "یعنی" نے رندھے لہجے میں کہا۔

مام پریشان مت ہوں۔ پہلے بھی تو جاتا ہوں۔"

پہلے کی بات اور تھی۔ حسام۔۔۔"

"ابتسام اور ہیر کا کچھ پتہ نہیں اور اب تم بھی چلے جاؤ گے تو میں اکیلی رہ جاؤں گی نا"

مام یہ زائشہ ہے نا آپ کے پاس آپ کا خیال رکھے گی۔ یہ بھی تو آپکی بیٹی ہے۔ میں جلد ہی آ", جاؤں گا

اس نے زائشہ کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔

"جی ماما یہ ٹھیک کہہ رہے ہیں میں ہوں نا آپکے پاس"

ہاں بیٹا تم بھی میری بیٹی ہو مگر جانے کیوں دل گھبرا رہا ہے۔"

مما پلیز پریشان مت ہوں اللہ تعالیٰ سب بہتر کریں گے "اس نے تسلی آمیز انداز میں کہا۔"

اچھا جاؤ بیٹا حسام روم میں گیا ہے تیار ہونے دیکھو اسے کسی چیز کی ضرورت نا ہو "انہوں نے"
زائشہ کو کمرے میں بھیجا ----

زائشہ کمرے میں آئی تو حسام یونیفارم پہنے تیار ہو چکا تھا سر پر کیپ پہن رہا تھا ----
زائشہ نے اس کے چہرے پر نظر ڈالی جو معمول سے زیادہ سرخ لگا ----
یہی باتیں سن کر زائشہ بھی اندر ہی اندر گھبرا چکی تھی ----
وہ ڈریسنگ ٹیبل کے پاس کھڑی اسکے چہرے پر نظریں جمائے ہوئے تھی۔ جو یونیفارم میں ملبوس
بہت وجیہ لگ رہا تھا ----
وہ اس کو والٹ پکڑانے اسکی طرف آرہی تھی کہ صوفے کے کنارے سے ٹکرا کر گرنے ہی لگی تھی
کہ حسام نے اسے بازو سے پکڑ کر سہارا دیا ورنہ ابھی تک وہ گر چکی ہوتی -
دھیان سے "وہ نرمی سے بولا۔"

جو محبت انسان کو تھکا دے درد دے اسے چھوڑ دینا چاہیے "وہ افسردہ سی مسکراہٹ لائے"
سیدھے کھڑے ہوتے ہوئے بولی -
، محبت کبھی بھی نہیں تھکاتی بلکہ ، جسے چاہا جائے اس کی بے حسی اور بے رخی تھکا دیتی ہے "

کیا میں اس بار مل کر جانے کا حق رکھتا ہوں؟؟؟"

جانے کیسے وہ زائشہ کے دل کی بات جان چکا تھا۔۔۔۔

گلے لگا کہ مجھے پوچھ مسئلہ کیا ہے ؟

میں ڈر رہا ہوں تجھے حال دل سنانے سے

انا کا پرچم بلند کرنے کی بجائے اسے کچل کر حسام نے پہل کی۔۔۔۔

زائشہ اپنی حالت پر خود حیران تھی۔۔۔۔ آج کل کیوں حسام کو دیکھ کر اس کے دل میں میٹھے

میٹھے جذبات پنپنے لگے تھے۔ "کیا یہ پیار کا جذبہ تھا؟؟؟ جو نکاح جیسے پاکیزہ بندھن بندھ جانے

سے اس کے دل میں پیدا ہوا تھا۔؟

تو وہ کیا تھا جو ابتسام کے ساتھ تھا؟؟؟؟

کیا وہ اس کے ساتھ جڑے رشتے کو لے کر وقتی اٹرکشن تھی۔؟؟؟؟ وہ انہیں سوچوں میں"

غرق تھی۔

جانے کیوں زائشہ کا دل بھی ہمک ہمک کر اس سے ملنے کو مچل رہا تھا۔ مگر وہ اسے بار بار ڈپٹ کر چپ کروا رہی تھی۔۔۔۔

وہ اس کے سوال پر ہمہ تن گوش ہوئی۔۔۔۔ اور انگلیاں چٹھانے لگی۔۔۔۔
حسام نے اس کے پاس آکر اسے خود میں زور سے بھینچا۔۔۔۔

زائشہ کو اس کے سینے سے حرارت محسوس ہو رہی تھی۔ اسکا ایک ہاتھ زائشہ کی کمر کے گرد بندھا ہوا تھا۔ اور دوسرا ہاتھ اپنی گردن پر رکھا ہوا لگا۔۔۔۔
زائشہ نے اس کا گرم ہاتھ ہٹانا چاہا۔۔۔۔

شکایتیں ساری جوڑ جوڑ کر رکھی تھیں میں نے
گلے لگا کر اس نے اپنے سارا حساب بگاڑ دیا۔ وہ فسوں خیزی سے بولا۔۔۔۔

زائشہ نے اس سے الگ ہوتے ہی فوراً اپنا ہاتھ اسکے پیشانی پر رکھا۔ ہاتھ اس کی پیشانی پر رکھا ہی تھا کہ اسے لگے لمحے اپنا ہاتھ بے ساختہ واپس کھینچنا پڑا تھا۔ کیونکہ حسام کی پیشانی ایسے تپ رہی تھی جیسے گرم کوئلہ۔ اس کا تیز بخار دیکھ کر زائشہ کو اپنی سانسیں رکتی معلوم ہو رہی تھی۔

آپ کو تو بخار ہے۔ آپ کو آرام کی ضرورت ہے "وہ تشویش بھرے انداز میں بولی۔"

جانا ضروری ہے۔ حسام نے اپنی انگلی سے اس کے چہرے پر آئی بالوں کی لٹ کان کے پیچھے "اڑسی ----

میں دوائی لے لوں گا، "تم اپنا خیال رکھنا۔ وہ کہتے ہی جانا لگا کہ زائشہ نے اس کا پر حدت ہاتھ" اپنے ہاتھ میں لیے اسے جانے سے روکا ----

جانے کس احساس کے تحت وہ ایریوں کے بل تھوڑا سا اوپر اٹھی اور حسام کی جلتی ہوئی پیشانی پر اپنے لب رکھ گئی ----

حسام تو خوشی سے جھوم اٹھا ---- اس پیش رفت کی امید کہاں تھی اسے زائشہ سے ----

حسام نے اپنی پوروں سے

اسکا چہرہ اوپر اٹھایا۔۔۔ بند آنکھیں ان پہ سایہ فگن پلکیں، سرخی مائل دہکتے ہوئے رخسار، اونچی کھڑی ناک، اس میں چمکتی لونگ اسکی نگاہ اسکے کپکپاتے ہلکے گلابی ہونٹوں تک گئی، اسکا حسن کسی کا بھی ایمان دگمگا سکتا تھا وہ تو ویسے بھی اسکی محبت تھی کیسے خود پر ضبط کے پھرے لگاتا۔۔۔ وہ خود پہ ضبط کھوپکا تھا اسے اپنے قریب دیکھ کر۔۔۔ اس کی پیش رفت اسکے حوصلے کا باعث بنی وہ اسکے ہونٹوں کو فوکس کرتا اس پہ جھکا۔۔۔

وہ جو آنکھیں موندھے اسکی شدتوں سے بھری نظروں سے بچ رہی تھی اپنے ہونٹوں پہ اسکی گرم سانسیں محسوس کر کے آنکھیں کھولنے کی کوشش میں تھی اس کے اگلے عمل سے واپس آنکھیں میچ گئی۔۔۔۔

اس نے تو تھوڑی سی توجہ دی تھی اُسے۔۔۔۔ اسکی بیماری کو مد نظر رکھتے ہوئے مگر اسکے شوہر نادار تو پورے کے پورے پھیل چکے تھے اور اپنی من مانیاں کر رہے تھے۔۔۔۔

زائشہ نے اس کی شدت کی تاب نہ لاتے ہوئے حسام کے شرٹ کے کالر کو اپنی مٹھیوں میں دبوچا۔۔۔۔

تم نے بہت غلط وقت پر اپنی رضامندی ظاہر کی۔ کاش میں رک سکتا۔۔۔ کاش یہ وقت یہیں " رک سکتا۔۔۔!! وہ اسے چھوڑے ٹھنڈی آہ بھر کر بولا۔۔۔

"میرا انتظار کرنا زائشہ واپس آکر ابھی تمہیں اپنے بیتے سالوں کی شدتیں بھی سنانی ہیں" وہ کہتے ہوئے باہر نکل گیا۔۔۔

جبکہ زائشہ کو اپنے سانس بحال کرنے میں کچھ وقت لگا۔۔۔ جب خود کی نظر سامنے ڈریسنگ ٹیبل کے شیشے پر پڑی تو اپنے لبوں کو چھو کر وہ شرما سی گئی

مگر کون جانے خوشیوں کی عمر کتنی لمبی ہوتی ہے۔؟؟؟



!!! حسام"

جنت بیٹا تیار ہو گئے ہو؟؟؟

. بریرہ نے انکے دروازے کے باہر ناک کرتے ہوئے آواز لگائی

مگر کوئی جواب نابلنے پر انہوں نے دروازے کو ہلکے سے دھکیلا تو وہ کھلتا چلا گیا۔۔۔

بریرہ نے اندر قدم رکھا ہی تھا کہ کمرے کی حالت دیکھ کر حیران ہوئیں مگر جب نظر سامنے جنت کے لئے ہوئے نیم مردہ برسنہ وجود پر پڑیں تو گویا ساتوں آسمان قیامت کی طرح اس کے سر پر ٹوٹ پڑے ہوں ---

وہ تیزی سے بھاگتے ہوئے اس کے قریب آئی اور اپنا دوپٹہ اس کے بدن پر پھیلا دیا ----

آنکھیں پھٹی کی پھٹی رہ گئیں اس کے زخمی وجود کو دیکھ کر ----

نہیں ---- ایسا کچھ بھی نہیں ---- اس نے اپنی برستی ہوئی آنکھوں کو پونچھا اور خود کو یقین "

دلایا ---- یہ سب ایک برا خواب ہے میرا سچ نہیں ----

مگر جب اس نے جنت کے سوچے ہوئے چہرے پر ہاتھ رکھا جو ٹھنڈا پڑ چکا تھا - تو اسے یقین ہوا کہ یہ سب واقعی میں ہو چکا ہے ---

بریرہ اسکی حالت برداشت نہیں کر سکی اور باہر کی طرف بھاگی ----

زریار جو بریرہ کو ڈھونڈتا ہوا ادھر ہی آ رہا تھا - زیان کے کمرے سے نکلتی ہوئی بریرہ سے ٹکرایا ----

کیا ہوا بریرہ؟؟؟ وہ روتی ہوئی دوپٹے کے بغیر بریرہ کو دیکھ کر پریشان انداز میں پوچھنے لگا ---- "

آج بربرہ ایک بار پھر سے ٹوٹ گئی تھی جنت کی حالت کو دیکھ کر خود کو اسی جگہ پر محسوس کر رہی تھی --- جب سالوں پہلے اس کے ساتھ یہ حادثہ ہوا تھا ----

ہمیشہ لڑکیاں ہی کیوں مردوں کی مردانیت کی بھینٹ چڑھتی آئیں ہیں؟؟؟ کیوں؟ آخر کیوں؟؟؟

زریار میں نے سوچا تھا شاید اس میں میرے خون کی ملاوٹ ہے وہ انسان ہوگا ---- " مگر نہیں میں غلط تھی ---- وہ تمہارا خون ہے ----

تمہارا گندا خون!!!! جس نے مجھ جیسی ایک پاکیزہ لڑکی کو روند دیا ---- "

تمہارا گندا خون!!!! ان الفاظ کی بازگشت جب زریار کو اپنے کانوں میں سنائی دی تو زریار جو ہمیشہ " پرسکون رہتا ---- آج اپنے اندر اٹھتے ابال کو روک نہیں پایا ----

اور بربرہ کے ادا کردہ الفاظ پر اس کا ہاتھ اٹھا اور بربرہ کے گال پر چھاپ چھوڑ گیا ----

وہ حیرت سے بت بنی اپنے سائیں سائیں کرتے گال پر ہاتھ رکھ کر کھڑی تھی ----

اتنی عمر کی ریاضت کا یہ صلہ تھا کہ جب چاہے مرد عورت کو دو کوڑی کا بنا دیتا ہے ----

برباد کردی تمہارے بیٹے نے آج ایک معصوم کی زندگی ---- "

وہ پھوٹ پھوٹ کر روتے ہوئے پچھلی دیوار کے ساتھ لگی ----

اور ضبط کھوتے ہوئے گھسٹتی ہوئی نیچے فرش پر گرنے کے انداز میں بیٹھتی چلی گئی ----

زریار اس کی بات کا مطلب سمجھ میں آتے سر اٹھانے کے قابل بھی نہیں رہا۔۔۔۔۔
 زرشال اور منت جو صبح جلدی اٹھ کر کچن میں گھسی ہوئیں تھیں کہ آج جنت اور زیان کی پسند کا
 ناشتہ تیار کریں گے پھر انہیں سرپرائز دیں گے۔۔۔ بریرہ کی رونے کی آواز سن کر اس طرف آئیں

زیان اور جنت کے کمرے کے باہر بیٹھی ہوئی بریرہ گھٹنوں میں منہ دیئے زار و قطار رو رہی تھی
 زریار گم سا سا کھڑا تھا۔۔۔۔۔

زرشال اور منت کو کچھ غلط ہونے کا احساس ہوا تو وہ دروازہ کھول کر اندر گئی۔۔۔۔۔
 مگر جب جنت کو دیکھا تو اس کا سانس رک گیا۔۔۔۔۔

منت تیزی سے اس کی طرف آئی اور اس کا زخمی چہرہ تھام کر رونے لگی۔۔۔۔۔
 منت اس کے کپڑے لاؤ "" زرشال کی زندہ ہی ہوئی آواز سے منت نے فوراً کانپتی ہوئی ٹانگوں
 سے کبرڈ کا رخ کیا۔۔۔ ابھی کل ہی تو وہ اس کے کچھ کپڑے زیان کی کبرڈ میں سیٹ کر رہی تھی
 تھی۔۔۔۔۔

"لاؤ مجھے دو تم جلدی جا کر ضامن کو بلاؤ"

زارے جو وہاں پہنچ کر اپنی جان سے پیاری بیٹی کی حالت دیکھ کر ٹوٹ چکا تھا۔ اپنی جونیئر لیڈی ڈاکٹر کو دیکھ کر بولا۔۔۔۔

لیڈی ڈاکٹر تو ڈاکٹر زارے کو دیکھ کر حیران ہوئیں پھر کوئی بھی مزید سوال کیے بنا ہسپتال کے عملے کو جنت کو اپنے ساتھ اندر لے جانے کا بول چکی تھیں۔

وہ سب وہیں پریشان کھڑے تھے۔۔۔۔

زرشال!!!! بریرہ روتی ہوئی زرشال کے پاس آئی تاکہ اسے حوصلہ دے سکے۔۔۔۔

!!!! بس آپی وہیں رک جائیں

زرشال نے اسے اپنے قریب آنے سے روکا۔۔۔۔۔

"بے شک ہمارا رشتہ ہوگا۔۔۔ مگر میرا کوئی رشتہ مجھے میری اولاد سے زیادہ قریب نہیں"

وہ سرد مہری سے کہتے ہوئے بریرہ کو اپنی جگہ پہ رکنے پر مجبور کر گئی۔۔۔۔

بریرہ نے کاٹ دار نگاہوں سے زریار کو دیکھا۔۔۔۔۔

جو بے بس نظروں سے زارے کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 307
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/002991756508)

زیان نیچے فرش پر گرا اس کی لاتوں اور گھونسوں کی تاب نالائے ہوئے۔۔۔ اگر وہ ہوش میں ہوتا تو ضامن کا مقابلہ ضرور کرتا مگر اس وقت تو وہ اپنی ہستی کو مٹتا ہوا محسوس کر رہا تھا۔۔۔ اپنے گناہوں کے بوجھ تلے۔۔۔۔

"چھوڑ دو اسے"

مار دو گے کیا؟؟؟"

مت بھولو تمہاری بہن کا شوہر ہے "بالآخر زرشال نے آگے بڑھ کر ضامن کو روکا۔۔۔۔ جس کا" غصہ کسی بھی طور کم ہونے کو نہیں آ رہا تھا۔۔۔۔ اس کا بس چل رہا تھا کہ اس کی بہن کی ایسی "حالت کرنے والے کو ذندہ زمین میں گاڑ دے۔۔۔۔

"ایسا شوہر ہونے سے بہتر ہے میری بہن بیوہ ہو جائے"

ضامن پھر سے زیان کے پیٹ میں لات مارتے ہوئے بولا۔۔۔۔

چلو یہاں سے "وہ اسے کھینچتے ہوئے اپنے ساتھ دوسری طرف لے گئیں۔۔۔۔۔"

زیان نے اپنی بند ہوتیں آنکھوں کو کھول کر اپنی ماں کی طرف دیکھا۔۔۔ بریرہ بے رخی سے منہ دوسری طرف موڑ گئیں۔۔۔۔

زیان دل تو چاہتا ہے ابھی تمہیں موت کے گھاٹ اتار دوں۔۔۔۔ ایسی گندی اولاد ہونے سے " بہتر ہے۔ کہ اولاد ہو ہی نہیں۔۔۔ اپنا یہ منحوس چہرہ مجھے پھر کبھی زندگی میں بھی مت دکھانا۔۔۔۔ اس گھر میں اور ہماری زندگی میں اب تمہارے لیے کوئی جگہ نہیں " زیار نے اسے فیصلہ سنایا۔۔۔۔

یہ آخری بات تھی جو زیان نے سنی۔۔۔۔۔

وہاں موجود وارڈ بوائے نے زیان کو سہارا دے کر اٹھایا اور ایک طرف لے گیا۔۔۔۔



!!!! دو سال بعد

.... کائیں کائیں "

کوے کے بولنے کی آواز مسلسل صبح سے کانوں میں سنائی دے رہی تھی ----- "

شہریار ہاؤس میں رات کے اندھیرے سورج کی روشنی کے باعث چھٹ چکے تھے --- سورج کی چمکتی ہوئی کرنیں شہریار ہاؤس کے بڑے سے لان کے باغچے میں لگے قطار در قطار مختلف قسم کے پودوں کو اور پھولوں کو چھو رہی تھی - صبح صبح سبز پتوں پر پڑی شبہم تازگی کا اور ٹھنڈک کا احساس دلا رہی تھی۔

زائشہ اپنے پسندیدہ پھولوں کی کیاری کے پاس بیٹھی تھی ---- ان پھولوں کو صبح کی دھیمی دھیمی چلتی ہوا سے لہراتا ہوا دیکھ رہی تھی ---

دو سال بیت چکے تھے - اب کوئی بھی اسے کے تکیے کے پاس روز اسکے من پسند پھول نہیں رکھ کر نہیں جگاتا تھا -- وہ خود ہی چل کر روزانہ ان پھولوں کے پاس آ بیٹھتی ---

کائیں ... کائیں --- "

پھر سے اسی کوے کی آواز کانوں میں سنائی دی تو اس نے نظریں اٹھا کر چھت پر دیکھا وہ اوپری منزل پر بیٹھا تھا - صبح سے وہ اپنی کائیں کائیں سے اس کا دماغ کھا چکا تھا ----

اس نے جھنجھلا کر اسے دیکھا۔

گھر کے سامنے ایک کیب آکر کی --- اس میں سے چمکتے ہوئے جوتوں والے پاؤں باہر آئے اور

پھر سیاہ پیٹ دکھائی دی --- اس کی پشت تھی گھر کی طرف ----

زائشہ نے اسے دیکھا تو کوئے کو وہیں چھوڑ نیچے کی طرف بھاگی ----

!!! "مما"

!!! "پاپا"

"میں نے کہاں تھا نا کہ حسام واپس آئیں گے"

مما جلدی آئیں دیکھیں حسام واپس آگئے ----

"" "میرے حسام واپس آگئے"

وہ پاگلوں کی طرح بھاگتے ہوئے تیز آواز میں بولی ----

شہیار اور مینی جو اپنے کمرے میں تھے زائشہ کی پر جوش آواز سن کر ایک دوسرے کو دیکھنے لگے

یہ زائشہ کیا کہہ رہی ہے؟؟؟ شہیار نے مینی سے پوچھا -

"اسلا پاک اسکی زبان مبارک کرے"

"کاش وہ جو کہہ رہی ہے وہ سچ ہو"

مینی نے خوشی سے لہریز انداز میں کہا ----

آئیں باہر چل کر دیکھتے ہیں۔ "کہتے ہوئے وہ دونوں ایک ساتھ باہر نکلے۔۔۔۔"

"آپ؟؟؟؟"

زائشہ نے حیرانگی سے استفسار کیا۔۔۔۔

آنکھیں تو کسی اور کو دیکھنے کی متمنی تھیں۔۔۔۔۔

"زائشہ تم یہاں؟؟؟"

!!! کاش میں کچھ اور بھی مانگ لیتا تو آج وہ بھی مل جاتا"

میں نے دل سے دعا کی تھی کہ واپس آنے پر میرا سب سے پہلے سامنا تم سے ہو۔۔۔ اور"

دیکھو میری خواہش پوری ہو گئی۔۔۔۔ تم میرے سامنے ہو۔۔۔

زائشہ بے یقینی سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔

"بہت شکریہ زائشہ میرا انتظار کرنے کا خود کو میرے لیے سنبھال کر رکھنے کا"

تم نہیں جانتی تم نے مجھے کتنی بڑی خوشی دی ہے یہاں آکر "وہ خوشی سے لبریز لہجے میں بولا۔"

بہت خوش فہمی ہے تمہیں کہ میں اس انسان کے انتظار میں بیٹھی رہوں گی جو ساری دنیا کے

!!!! سامنے میرا تماشا بنا کر چلا گیا۔۔۔۔ واہ

"سات توپوں کی سلامی پیش کرنی چاہیے تمہاری سوچ کو... تو

زائشہ !!! میری بات تو سنو۔۔۔ وہ زائشہ کے ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے بولا۔۔۔"

!!!! ابتسام"

دروازے کے بیچ بیچ ایستادہ کھڑا حسام اونچی آواز میں دھاڑا۔۔۔۔

یہ اونچی آواز تو کبھی اس کی شخصیت کی خاصیت نہ تھی۔ وہ تو نرم اور دھیمہ لہجہ روا رکھتا تھا ہمیشہ

۔۔۔۔

مگر آج بات اس کی بیوی کی تھی۔۔۔۔ جس کا ہاتھ اپنے بھائی کے ہاتھوں میں دیکھ وہ غصے

سے لال انگارہ ہوا۔۔۔۔

زائشہ نے اسے دو سالوں بعد اپنے سامنے دیکھا تو اپنی آنکھوں پر یقین کرنا ناممکن لگا۔۔۔۔

آنکھیں جھر۔۔۔ جھر۔۔۔ جھرنے کی مانند برسنے لگیں۔۔۔۔

حسام لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا اس کے پاس آیا اور ابتسام کے ہاتھوں سے زائشہ کے ہاتھ آزاد

کروائے۔۔۔۔۔

زائشہ حیرت زدہ نظروں سے اسے دیکھ رہی تھی۔۔۔۔

جس کا دو سالوں سے انتظار کرتے کرتے آنکھیں تھکنے لگیں تھیں وہ آج اس کے سامنے تھا"

۔۔۔۔

شہیار اور یمینی جو سیرھویوں سے اتر کر نیچے آرہے تھے لاونج میں حسام اور ابتسام دونوں کو ایک ساتھ دیکھ حیرت زدہ رہ گئے۔۔۔۔

بابا!!!! ابتسام کہتے ہوئے شہیار کی طرف بڑھا۔۔۔۔"

!!!! وہیں رک جاؤ"

شہیار کی بھاری رعب دار آواز گونجی۔۔۔۔

تو ابتسام کے بڑھتے ہوئے قدم وہیں تھم گئے۔۔۔۔

اس گھر کے دروازے اسی روز تمہارے لیے بند ہو گئے تھے جب تم دنیا کے سامنے ہماری"

عزت کا تماشا بنا کر گئے تھے۔۔۔۔

"بابا پلیز مجھے اپنی صفائی پیش کرنے کا۔۔۔ ایک موقع تو دیں"

وہ اپنی صفائی میں بولا۔۔۔۔

جس طرح زریار اور بریرہ نے اپنی اولاد کو صفائی کا ایک بھی موقع نہیں دیا اور اس پر اپنا فیصلہ"

مسلط کیا اور بعد میں نقصان اٹھایا۔۔۔ میں ان کی غلطی نہیں دہراؤں گا۔۔۔ میں تمہیں ایک

موقع دوں گا اپنی صفائی پیش کرنے کی۔۔۔

چلو زائشہ "حسام اس کی کلائی پکڑ کر اندر کی طرف بڑھنے لگا تو ابتسام جو شہریار سے بات کر رہا تھا"

حسام کو زائشہ کی کلائی پکڑتے دیکھا تو اس کی طرف آیا ----

!!! چھوڑو زائشہ کا ہاتھ حسام"

اپنی بیوی کو چھوڑنے کی صفت آپ میں ہوگی مجھ میں نہیں "وہ کاٹ دار آواز میں کہتے ہوئے"

زائشہ کو حق سے اپنے ساتھ لیے جانے لگا تھا کہ -

"رک جاؤ"

شہریار کی آواز سے وہ دونوں وہیں رکے اور پیچھے مڑ کر دیکھا ----

"زائشہ یہاں آؤ"

انہوں نے اسے اپنے پاس بلایا تو حسام نے اس کی کلائی آزاد کی تاکہ وہ جاسکے ----

وہ دھیرے دھیرے چلتے ہوئے ان کے پاس آئی ----

تمہاری بات سننے کے بعد تمہیں معافی مل سکتی ہے یا نہیں اسکا فیصلہ ہماری بیٹی زائشہ"

کرے گی - اور اس کا فیصلہ حرف آخر ہوگا - یہ جو بھی فیصلہ کرے اس میں کوئی رد و بدل نہیں ہوگا -

شہریار نے زائشہ کو دیکھ کر کہا ----

بتاؤ اپنی صفائی میں کیا کہنا چاہو گے "؟"

شہیار نے سپاٹ انداز میں کہا۔

سب ہمہ تن گوش ہوئے ----

ابتسام نے بات کا آغاز کیا۔ ----



ایک خوبو نوجوان ماتھے پر آتے سلکی بالوں کو ہاتھ سے پیچھے کرتا ہاتھ پر بندھی رسٹ واچ پر بار بار نظریں دوڑا رہا تھا۔ گاڑی کی تو ڈرائیور نے گاڑی سے اس کا سفری بیگ باہر نکال کر رکھا۔

پہنچ گیا؟؟؟

اس نے موبائل پر اپنے دوست کی کال ریسپونڈ کی تو اس نے پوچھا۔ ----

، "ہاں یار پہنچ گیا"

بہت شکریہ ، "کہتے ہی اس نے کال کٹ کی۔۔۔ اس کا دھیان فون پر تھا اس نے گھر کی بیل"

بجائی تو چند منٹوں کے بعد دراوڑ کھل گیا۔ ----

بڑے دیکھے ہیں تم جیسے لفنگے جو یونہی منہ اٹھا کر لوگوں کے گھروں میں داخل ہوتے ہیں"

فضول کی جان پہچان بڑھانے کے لیے ----

"دیکھیں اب آپ حد سے بڑھ رہی ہیں۔ میں معذرت کر تو رہا ہوں"

اگلے چشماؤ ---- یہ معذرت کا ڈرامہ جا کر کسی اور سے کر میرے سامنے نہیں چلے گا"

"---- یہ سب

"در اصل میرا گھر یہ ساتھ والا تھا میں نے غلطی سے اس گھر کی بیل بجا دی

وہ کہتے ہوئے مڑا ----

اوه تو تم اس گھر میں رہتے ہو" وہ پیچھے سے بولی ----

جی ---- کیوں کیا ہوا؟؟؟ وہ پلٹ کر بولا ----

پیچھے ---- اس گھر میں تو سارے ہی نمونے رہتے ہیں بڑوں کو چھوڑ کر ---- چلو ایک اور نمونے"

میں اضافہ ہو گیا" وہ تاسف سے سر ہلا کر افسوس کرتے ہوئے بولی ----

یہاں کیا چل رہا ہے "؟"

پیچھے سے ضامن کی آواز آئی تو اس نے مڑ کر اسے دیکھا ----

وہ ضامن کو سامنے دیکھ کر کھسیانی ہنسی ہنسا ----

اس لڑکی نے دھاڑ سے دروازہ بند کیا ----

چلو اندر باقی سب بعد میں پوچھوں گا۔۔۔ ضامن اسے ساتھ لیے اندر آیا۔۔۔۔۔"

!!! اسلام و علیکم مام"

وہ ذوناش کے گلے لگا۔۔۔۔۔

میرا شہزادہ بیٹا میرا شاہ من آگیا۔۔۔۔۔ وہ اس کی پیشانی پر بوسہ دیتے ہوئے بولیں۔۔۔۔۔"

کیسا ہے میرا بیٹا؟؟؟"

ایک دم فٹ "وہ ذوناش کے شانے پر سر ٹکائے پیار سے بولا۔۔۔۔۔"

بہت اچھا کیا جا تو لوٹ آیا۔۔۔۔۔ اس شیر زمان نے تو مجھے اپنی شکل نہ دکھانے کی قسم کھا رکھی"

ہے مجال ہے جو پچھلے دو سالوں میں ایک دن کے لیے بھی یہاں رکا ہو۔ ماں سے ملنے آتا بھی

تھا تو مہمانوں کی طرح۔ کچھ گھنٹوں بعد واپسی۔۔۔۔۔

اب تم آگئے ہو تو میں تمہیں کہیں بھی جانے نہیں دوں گی۔۔۔۔۔"

آنی !!! وہ منت کے دوپٹے کا پلو کھینچ کر بولی۔۔۔۔۔"

منت نے اپنے پاس کھڑے ہوئے آیت کو دیکھا۔۔۔۔۔

"جی آنی کی جان"

آنی یہ میلے (میرے) پاپا ہیں؟؟؟ وہ اپنی پیاری سی آواز میں بولی۔۔۔۔۔"

وقت کے گھومتے پہیہ نے دو سال کا عرصہ کیسے طے کیا پتا نہیں چلا۔ کب دن ہفتوں میں ہفتے مہینوں میں اور مہینے سال میں تبدیل ہوئے کسی کو خبر ہی نہیں ہوئی۔۔۔

وقت کے گزرتے پہیے نے ہیر کو بھی کافی سمجھدار بنادیا تھا لیکن اسکی معصومیت ابھی بھی برقرار تھی۔ آخر شیر زمان کو اپنی لٹل پرنسز کی معصومیت سے ہی تو عشق تھا۔ جس کی معصومیت نے اسے اپنا اسیر بنا رکھا تھا۔

وہ چولہے کے آگے کھڑی آج ایک بار پھر سے اس کے لیے ایک نئی چیز ٹرائی کرنے کی کوشش کر رہی تھی۔۔۔۔

پین میں پانی ڈال کر اس میں چینی اور پتی ڈال کر ابال آنے پر اب اس میں دودھ شامل کر رہی تھی۔۔۔ کل ہی تو اس نے چائے بنانے کا طریقہ سیکھا تھا۔۔۔۔

اسے اپنی پشت پر کسی کی انگلیوں کا لمس محسوس ہوا تو اس کے بدن میں سنسنی سی دوڑ گئی۔۔۔۔

رواں رواں کپکپانے لگا۔۔۔۔

پیچھے موجود شخص کی انگلیاں اب اس کی پشت پر کچھ لکھ رہی تھیں۔۔۔

آپ نے مجھے اپنے دھیان میں لگا دیا تھا۔۔۔"

اچھا تو پھر میرے دھیان میں کیا محسوس ہوا؟؟؟"

"یہی کہ اب آپ خود چائے بنائیں گے"

آؤ مل کر بناتے ہیں "وہ ہیر کا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے چولے پر دوسرا پین رکھنے لگا۔۔۔"

پھر اس میں پانی ڈالا۔۔۔ ابھی بھی ہیر کا ہاتھ اسکے ہاتھ میں تھا جو پسینے سے ترتر ہو رہا تھا

"آپ خود بنائیں نا میرا ہاتھ تو چھوڑیں"

"چاہ سے چائے بنائیں گے تو چاہت سے پیئیں گے ایک ساتھ"

مجھے آپ کی باتوں کی سمجھ نہیں آتی کیسی باتیں کرتے ہیں آپ؟؟؟"

اُف یار میری لٹل پرنسز کب بڑی ہوگی!!! وہ ٹھنڈی آہ بھر کر خود سے بولا۔۔۔"

"کچھ تو کرنا پڑے گا"

وہ ہیر کے لیے چائے بنانے لگا اور اپنے لیے کافی۔۔۔۔

آپ کو پتہ ہے کل کیا ہے؟؟؟ ہیر نے اسے مخاطب کیا کہا۔"

یہ دن کیسے بھول سکتا ہوں؟؟؟"

تو پھر بتائیں مجھے کیا ملے گا "وہ چمک کر بولی۔"

میں گھر کب جاؤں گی؟؟؟ اس کی پہلی خواہش شاید یہی تھی۔"

سیکنڈ ایئر بھی کمپلیٹ ہو جائے گا تب تک ---

پرنسز ایک بات بتاؤ؟؟؟"

جی!!!

تم میرے بنا رہ پاؤ گی؟؟؟ وہ دل میں آیا سوال لبوں پر لایا۔"

وہ اس کے سوال پر گم سم سی کھڑی رہی --- اس کے سوال کا جواب تو اس کے پاس نہیں تھا

ابھی مجھے لسٹ بھی بنانی ہے کہ مجھے کیا کیا چاہیے "وہ اس کی بات کو گھماتے ہوئے باہر نکل گئی۔۔۔۔"

شیر زمان باہر آیا تو وہ ٹی وی لاونج میں بیٹھی تھی ---

"آؤ روم میں چل کر پیتے ہیں۔"

ابھی مجھے نیند نہیں آئی --- آئیں نا کچھ کرتے ہیں؟ وہ اپنے دونوں پاؤں سمیٹ کر صوفے پر " رکھتے ہوئے بولی ---

مثلاً کیا کرنا ہے آپ کو؟ "

وہ کافی کا گھونٹ بھر کر پاؤں سامنے ٹیبل پر رکھے صوفے سے ٹیک لگا کر بیٹھا --- کچھ بھی مگر مجھے ابھی سونا نہیں ہے --- "

پھر؟؟؟ وہ ابرو اچکا کر بولا۔ "

"آپ سوچیں نہ --- یہ سوچنے والا کام مجھ سے نہیں ہوتا"

مووی دیکھیں؟؟؟ "

ٹھیک ہے "وہ راضی ہو گئی اس کے آئیڈیے پر ویسے بھی وہ ٹی۔وی کی ترسی ہوئی لڑکی تھی" یہاں دیکھنے کو مل رہا تھا تو جھٹ مان گئی ---

شیر زمان نے ایک ہالی وڈ کی ایکشن مووی لگا دی --- دونوں ٹو سیٹر صوفے پر ایک ساتھ بیٹھے تو ہیر نے پشت سے کش نکال کر اپنے اور شیر زمان کے درمیان میں رکھ دیا تاکہ دوری بنی رہے --- شیر زمان اس کی حرکت سے محزوز ہوا --- مگر خاموش رہا اپنی لٹل پرنسز کی کاروائیوں سے

مووی کو چلتے ہوئے ایک گھنٹہ ہو چکا تھا۔۔۔

ہیر اور شیر زمان اپنی چائے اور کافی ختم کر چکے تھے۔

اب فائٹنگ سین چل رہا تھا۔۔۔

آپ بھی ایسے ہی ڈھشٹم۔۔۔ ڈھشٹم کرتے ہیں نا؟؟ وہ مکا بنا کر ہوا میں مارتے ہوئے اس کی "نقل اتار کر بولی۔۔۔

او۔۔۔۔ تو اب سمجھ میں آیا۔۔۔۔ یہاں سے سیکھتے ہیں آپ فائٹنگ کرنا "وہ اپنے عقل کے"

گھوڑے دوڑاتے ہوئے بولی۔۔۔

"نہیں یہاں سے نہیں سیکھتا"

وہ سادہ انداز میں بولا

ہیر تمہیں نیند آرہی ہے؟؟؟

اس نے ہیر کی سرخی مائل آنکھوں کو دیکھ کر پوچھا۔

نہیں ابھی نہیں۔۔۔۔۔ بس اینڈ ہونے والا ہے۔۔۔۔۔ پھر سو جاؤ گی , "ٹی وی دیکھنے کے"

شوق میں نیند کی قربانی دی جا رہی تھی۔۔۔۔

ہیرو صاحب اپنا مشن مکمل کیے جب لوٹے تو اپنی مسسز کے ساتھ ملے ان کا رومینٹک سین

چلنے لگا۔۔۔۔

شیر زمان ٹی وی کی بجائے ہیر کے چہرے کے تاثرات پر غور کر رہا تھا ---
اسے لگا تھا کہ ہیر یہ دیکھ کر یا تو شرما جائے گی یا بھاگ جائے گی۔ مگر وہ تو آرام سے بیٹھ کر
سین دیکھ رہی تھی ---

"اووووو--- کتنے گندے ہیں"

وہ اپنے منہ پر کشن رکھ کر بولی ---

اس میں گندے والی کون سی بات ہے؟؟؟ شیر زمان نے اس کے چہرے سے کشن نیچے
کرتے پوچھا ---

مما کہتی ہیں ہیں کہ ایک لڑکی کو کسی بھی لڑکے کے پاس نہیں جانا چاہیے یہ گندی بات ہوتی"
ہے "وہ اسے بتانے لگی ---

"ہممم--- مگر یہ تو اس کی بیوی ہے۔ اور شوہر تو اپنی بیوی کے پاس جا سکتا ہے"
نہیں یہ گندا شوہر ہے۔ مجھے نہیں اچھا لگا --- بہت بکواس ہے۔ وہ نخوت سے ناک سکڑ کر"
بولی -

"آپ اچھے شوہر ہیں۔ میرا خیال رکھتے ہیں۔ اور ایسے گندے کام بھی نہیں کرتے"
اب کیا اپنی بیوی کی نظروں میں اچھا شوہر بنے رہنے کے لیے اس سے دور رہنا پڑے گا؟؟؟"
وہ اپنی ہی سوچ پر مسکرایا ---



!!! ہائے میری کمر گئی"

وہ اپنی پتلی کمر پر ہاتھ رکھے کراہ کر بولی ----

"کتنے ظالم شوہر ہو تم --- زرا ترس نہیں آ رہا اپنی مظلوم بیوی پر"

وہ اپنے ہاتھ سے پیشانی پر آیا پسینہ پونچھنے کے ساتھ ساتھ بولی -

، "میری بیوی اگر میری خواہش پوری کرے گی تو اس کی سزا میں کمی ہو سکتی ہے"

وہ کیا؟؟؟ وہ ہاتھ میں موجود جھاڑو نیچے پھینک کر بولی ---"

وہ انڈین مووی میں دیکھا ہے ناکام والی ماسیاں کیسے چھوٹے چھوٹے بلاؤز اور ساڑھی پہن کر"

صفائی کرتی ہیں - تم بھی ویسی ہی سیکسی سی ساڑھی پہنو اور ہاٹ بن کر صفائی کرتی رہو اور میں

تمہیں دیکھتا رہوں - عیش میڈم کے بھی عیش اور میرے بھی عیش - "وہ آنکھ ونگ کیے شرارت

سے بولا ---

"صحیح کہتی ہوں میں دنیا میں تم سے بڑا لوفر شوہر کسی کا نہیں ہوگا"

چلو اس صفائی کو گولی مارو --- زرا ہاتھ دھو کر آؤ۔"

نئی فرمائش سن کر عیش کا پارہ ہائی ہوا۔۔۔

اب ہاتھ دھلوا کر کیا کرنے؟؟؟

زرا سر دبا دو قسم سے بہت درد ہو رہی ہے۔ وہ بیڈ سے ٹیک لگائے نیم دراز سا لیٹے ہوئے بولا

۔۔۔

"گلا نہ دبا دوں سر کی بجائے؟"

آجاؤ جلدی یار۔۔۔۔۔ پھر سر دبا کر تمہیں چائے بھی بنانی ہے۔ ایک آرڈر جاری ہوا نہیں تھا کہ

اگلا تیار تھا۔۔۔۔۔

تم دفعہ کیوں نہیں ہو جاتے یہاں سے؟؟؟ وہ کڑے تیوروں سے اس کے سر پر پہنچ کر تند

لہجے میں بولی۔

کیسی بیوی ہو؟؟؟

بیویاں تو اپنے شوہر کے گھر آنے پر خوشی سے جھوم اٹھتی ہیں۔ ان کی سیوہ کر کہ میوہ کھاتی

ہیں اور ایک تم ہو کہ شوہر کو گھر سے واپس جانے کے لیے بول رہی ہو۔۔۔۔۔ پچھلے بڑے

افسوس کی بات ہے۔

دیکھو ضامن میرا دماغ مت کھاؤ ویسے ہی صبح سارا دن آفس میں کام کر کہ تھک چکی ہوں اوپر

"سے تمہارے یہ فضول کے کام

وہ تھک کر بستر پر بیٹھتے ہوئے بولی ----

یار تم نے ہی کہا تھا اس گھر میں تمہارے ساتھ رہنے کو جب تمہارے کہنے پر آتا ہوں تو پھر یہ " غصہ کیسا؟؟؟ وہ اس کا ہاتھ کھینچ کر اسے اپنے پاس کیے بولا ----

کوئی غصہ نہیں --- مجھ سے نہیں ہوتے یہ کام --- وہ جھنجھلا کر بولی ---

" میں نے کبھی بھی نہیں کیا یہ سب جو تم مجھے روز کرنے پر مجبور کرتے ہو "

" گینگسٹر یہ گھر کے کام تو ہر عورت کرتی ہے "

تمہیں میں عورت لگتی ہوں " وہ اس کے خود کو عورت کہنے پر چیخ اٹھی -

عورت نہیں تو اور کیا ہو "؟

بچوں والی عورتیں ہوتی ہیں میں ابھی لڑکی ہوں " آئی بات سمجھ میں -

لوجی تو بچوں والی بننے میں کونسا وقت لگتا ہے ابھی بنا دیتے ہیں " وہ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال

کر بولا ----

" منہ توڑ دوں گی تمہارا مجھ سے فصول بات کی تو "

وہ اس کے ہاتھ جھٹک کر بولی ----

شرافت سے میری پراپرٹی کے پیپرز واپس کرو --- اور جان چھوڑو میری ---

یہ شرافت کیا ہوتا ہے؟؟؟ آج تک مجھے یہ لفظ سمجھ نہیں آیا وہ کان کھجا کر بولا ---

"جاؤ اپنے ان پیارے پیارے ہاتھوں سے میرے لیے کھانا نکال کر لاؤ"

وہ اس کی بات سن کر پاؤں پٹختی ہوئی باہر نکل گئی۔۔۔

ضامن نے اس کے انداز پر قہقہہ لگایا۔۔۔

نکاح والی رات ضامن نے عیش سے ایک پیپر پر سائن کروائے تھے۔ جو بعد میں اس نے عیش کی پراپرٹی کے جعلی کاغذات بنوائے تھے۔۔۔۔

اور اس کو دکھا کر ڈرا رہا تھا کہ وہ اس کی ساری باتیں مانے۔۔۔۔ حالانکہ عیش اس بات سے انجان تھی کہ اس کی پراپرٹی اسی کے نام ہے ضامن نے ایسا کچھ نہیں کیا۔ وہ یہ سب صرف اسے سدھارنے اور تنگ کرنے کے لیے کر رہا تھا۔۔۔۔



بتاؤ ابتسام رک کیوں گئے؟؟؟ شہیار نے اسے چپ دیکھا تو ٹہرے ہوئے انداز میں پوچھا۔"

بابا دراصل میں اور میرے دوست جب بھی اکٹھا ہوتے تو مقبوضہ کشمیر کو لے اکثر بات کرتے تھے۔ جب جب بھارت کی جارحیت کی ویڈیوز فیس بک اور نیوز میں دیکھتے۔۔۔ سب اشتعال میں

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 334
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

آپ کو پتہ ہے انہوں نے ہمیں کتنی اذیت دی ----؟؟؟

اذیت وہ نہیں تھی جو میں نے سی -؟؟؟ اذیت وہ تھی کہ جب میں سوچ رہا تھا کہ کیا فائدہ "میری اس جان کا؟؟؟

جو نا تو میرے والدین کے کام آسکی اور نا میری مسلمان بہنوں کےاگر ان کی کسٹڈی میں "میری جان چلی جاتی تو -----؟؟؟

"دن رات اذیت جھیلی ہے میں نے - میرے کتنے بے گناہ دوست مارے گئے اس سب میں وہ کرب زدہ آواز میں بولا۔

پھر چند پل کے لیے رکا ----

زائشہ اور حسام خاموش کھڑے تھے --- یعنی قریبی صوفے پر بیٹھی تھی۔

جبکہ شہیار اور ابتسام بھی کھڑے تھے ----

پھر تم وہاں سے نکلے کیسے؟؟ شہیار نے دماغ میں آیا سوال پوچھ ڈالا۔"

وہ مجھے تب سے نظر نہیں آئی "ابتسام نے اسے نہ دیکھ سوال کیا۔

جس رات تم گئے۔ تب سے ہیر بھی غائب ہے۔ ہم ڈھونڈ ڈھونڈ کر ہار چکے ہیں کہیں بھی " "کچھ پتہ نہیں چل سکا اس کا

کہیں؟؟؟؟ وہ حیرت انگیز نظروں سے انہیں دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔

کیا ابتسام بولو؟؟؟ بھی.... شہیار نے پوچھا۔

بابا ان لوگوں نے مجھے دھمکی دی تھی اسی دن جس دن انہوں نے مجھے پکڑا تھا۔۔۔۔۔ "کہ اگر " میں کشمیری خواتین کی عصمتوں کو بچانے گیا تو میرے گھر کی عصمت بھی محفوظ نہیں رہے گی یہاں انسانوں میں ایسے بھیڑیے چھپے بیٹھے ہیں جو اندر ہی اندر ہمارے ملک کی جڑوں کو کھوکھلا " "کر رہے ہیں دشمنوں کا ساتھ دے کر

ہیر ان لوگوں کے پاس تو نہیں "؟؟؟ وہ تشویش بھرے انداز میں بولا۔۔۔۔۔

ابتسام ایسا مت کہو۔ اللہ کرے میری ہیر محفوظ ہاتھوں میں ہو "یعنی جو تب سے ساری بات"
خاموشی سے سن رہی تھی۔ تڑپ کر بولی۔

مما کچھ نہیں ہوگا ہیر کو "زائشہ روتی ہوئی یمنی کے پاس آکر بولی۔ اور انکے شانے پر تسلی دینے"
کے لیے ہاتھ رکھا۔

!!!! زائشہ

شہریار نے اسے مخاطب کیا۔

"جی"

بیٹا تو تم نے ابتسام کی ساری بات سنی۔۔۔ تو کیا فیصلہ ہے تمہارا؟؟؟"

"تم پر کسی قسم کا کوئی دباؤ نہیں۔ اگر تم نہیں چاہتی تو ابتسام یہاں نہیں رہے گا"

زائشہ نے قریب بیٹھی ہوئی یمنی کی طرف دیکھا۔۔۔۔

یمنی آس بھری نگاہوں سے اسے دیکھ رہی تھی۔ مگر جیسے ہی زائشہ نے ان کی آنکھوں میں دیکھا وہ
رخ پھیر گئیں۔۔۔۔ وہ اسے مجبور نہیں کرنا چاہتی تھیں۔

وہ کھر درے پن سے بولی ---

ابتسام زائشہ کا رویہ اور لہجہ دیکھ کر ٹھٹھکا ---

یہ تم حسام کا نام کیوں لے رہی ہو "؟"

وہ زائشہ کی طرف بے تکلفی سے بڑھا ---

"وہیں رک جاؤ" اب یہ بھا بھی ہے تمہاری"

حسام نے درشت آواز میں اسے وہیں روک دیا ---

وہ پھٹی پھٹی نظروں سے انہیں دیکھ رہا تھا ---

ایسا کیسے ہو سکتا ہے - وہ ہلکی آواز میں منہ میں بڑبڑایا ---

تو اور کیا تمہارے انتظار میں بیٹھی رہتی ابتسام؟؟؟؟

- جسمانی گھاؤ تو وقت کے ساتھ بھر جاتے ہیں۔ مگر الفاظ کے نشتر جو میری روح کو چھلنی کر گئے۔۔۔۔۔ جو میری سماعتوں کو بھنجر کر رکھ گئے ہیں وہ بھلائے نہیں بھولتے مجھے۔

ایک کاغذ کا ٹکڑا کیسے سب بدل سکتا ہے یا اسے!!! اکیسے وہ میری زندگی کا حقدار بن سکتا ہے " جس نے مجھ سے نام جوڑ کر مجھ سے میرا سب کچھ چھین لیا " اسے میری زندگی سے الگ کر دیں۔ جیسے کبھی وہ میری زندگی کا حصہ تھا ہی نہیں۔۔۔۔۔ مجھے اس کے نام کی بھی ضرورت نہیں " " "



میری جان!!! ادھر آؤ... یعنی نے پیار بھرے انداز میں حسام کو اپنے پاس بلایا۔۔۔۔۔

تمہیں پتہ تھا نہ کہ تمہاری ماں کتنی اکیلی تھی پھر بھی تم اپنی ماں کو اکیلے چھوڑ کر کہاں چلے گئے تھے۔۔۔

وہ روتے ہوئے بولی --

مما کوئی جان بوجھ کر تو آپ سے دور نہیں گیا تھا۔۔۔ جتنی جلدی مجھے تھی اس گھر میں واپس آنے کی یہ کوئی مجھ سے پوچھتا۔۔۔

اس کی آنکھوں میں گھر سے جانے سے پہلے والا منظر لہرایا۔۔۔ جو اس کے جینے کی وجہ تھا
۔۔۔ زائشہ کا خود سپردگی کا انداز۔۔۔ وہ کیسے وہ دن بھول سکتا تھا۔۔۔

مگر قسمت میں جو حادثہ لکھا ہوتا ہے وہ ہو کر رہتا ہے۔"

وہ افسردگی سے بولا۔

حسام کیا ہوا تھا؟؟؟ تمہارے پلین کریش کی خبر سن کر ہم تو سب امید چھوڑ چکے تھے۔ مگر " زائشہ نے ہماری ہمت نہیں ٹوٹنے دی۔ اسے ہمیشہ یہی لگتا تھا کہ تم ہمارے پاس ضرور لوٹ آؤ گے۔۔۔ اور دیکھو آج تم صبح سلامت ہماری نظروں کے سامنے ہو

اسد پاک کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ میرے دونوں بیٹوں کو صبح سلامت ہمارے پاس واپس بھیج دیا۔۔۔ بس ہیر کی کمی ہے۔ کاش وہ بھی اسی طرح کسی دن لوٹ آئے!!! وہ حسرت بھرے لہجے میں بولیں۔

مما ہیر کے بارے میں کچھ بھی پتہ نہیں چلا؟؟؟ " نہیں بیٹا۔۔۔ میری معصوم بچی خدا جانے کہاں ہوگی اب تو اس کی یاد میں روتے ہوئے آنسو بھی " سوکھ گئے ہیں۔ مگر صبر پھر بھی نہیں آتا " وہ غمزدہ لہجے میں بولی۔

کچھ لمحوں قبل۔۔۔۔

تم نے بتایا نہیں۔۔۔ کہاں تھے تم؟؟؟

وہ اس کی طرف پھر سے ایک بار متوجہ ہوئے پوچھنے لگی۔
 ممالین کریش کے بعد جب مجھے ہوش آئی تو خود کو کسی انجان جگہ پر پایا۔۔۔"

اس جگہ کے لوگ مجھے قریبی ہسپتال لے کر گئے۔۔ انہوں نے بتایا کہ میں کافی دن تو ہوش میں
 نہیں آیا تھا۔۔ کچھ عرصہ لگا میری ریکوری میں۔ پھر اس ملک سے نکلنے کے لیے مجھے کاغذات کی
 ضرورت تھی۔ میں خالی ہاتھ تھا۔ سب کچھ بیچ کرتے ہوئے وقت لگ گیا۔۔۔

میرے بس میں ہوتا تو جب ہوش میں آیا تھا اڑ کر یہاں پہنچ جاتا۔ مگر یہ سب اتنا آسان بھی
 نہیں تھا۔ بہت مشکلات پیش آئیں تھیں۔۔۔ وہ گرمی سانس کھینچ کر بولا۔۔۔۔ اور کیا بتاؤں
 ؟؟؟

اتنے دنوں بعد میرا بیٹا آیا ہے کیا کھاؤ گے ؟؟؟"

"نہیں مام کچھ بھی نہیں۔ بس تھوڑا سا آرام کروں گا"

اچھا ٹھیک ہے۔ جاو چلیج کر لو فریش ہو جاو۔۔۔ پھر آرام کر لینا۔۔۔۔"

جی مام "وہ کہتے ہوئے اپنے روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔"



سر!!! اس نے آکر اسے سلیوٹ کیا۔"

زیان نے سر فائل سے اٹھا کر دیکھا۔

کیا انفارمیشن ہے؟؟؟ اس نے سوالیہ لہجے میں پوچھا۔"

سر خبری نے ایک بتایا ہے کہ بہت بڑی سمگلنگ ہونے والی ہے اس بار۔۔۔۔"

وقت کا کچھ اندازہ ہوا؟؟؟"

جی سر ایک دو دن میں"

S.K

سکا پین کنگ کا مال سمگل کر رہے ہیں۔

"ایگزیکٹ وقت پتہ کرو"

جی سر ابھی فی الحال اتنا ہی پتہ چلا ہے۔ جیسے ہی نئی انفارمیشن ملے گی میں آپ کو انفارم کرتا"

ہوں۔

"ہمممم ٹھیک ہے"

اس بار اس نقاب پوش کے پہنچنے سے پہلے ہمیں وہاں پہنچنا ہے۔ سکاوپین کنگ اور اس نقاب پوش دونوں کو لگے ہاتھوں پکڑ لیں گے۔

"جی سر اس بار ہم پوری تیاری کے ساتھ جائیں گے"

اپنی ٹیم کو تیاری کا آرڈر دے دو۔"

زیان خان نے اپنے ماتحت سے کہا تو وہ باہر نکل گیا۔۔۔۔



اما۔۔۔۔ اما۔۔۔۔ آپ تے پاچھ) پاس ("

وہ جنت کا دوپٹہ کھینچتے ہوئے بولی۔۔۔۔

جنت نے اپنی پاس کھڑی آیت کو دیکھا۔۔۔۔۔"

جو ڈک ٹو اپنے باپ کی کاپی تھی ---- وہی نقوش وہی آنکھیں، ہو بہو ویسا ناک، اور کلائی پر بالکل
زیان کے جیسا بھورا تل تھا ----

"دفعہ ہو جاؤ یہاں سے"

اس نے آیت کو خود سے پیچھے دھکیلا ----

"کیا کر رہی ہو جنت"؟ ابھی گر جاتی آیت

منت نے آیت کو بروقت آکر سنبھالا ورنہ وہ جنت کے ڈھکے سے گرنے والی تھی ---

"اس کی منحوس صورت میرے سامنے سے پیچھے لے جاؤ ورنہ میں اسے کچھ کر دوں گی یا خود کو،"

وہ نیم پاگلوں کی طرح چلا کر بولی ----

"رحم کرو اس پر جنت بیٹی ہے یہ تمہاری"

چلی جاؤ یہاں سے "وہ بنا اس کی بات پر کان دھرے چیخ اٹھی ----

منت تاسف سے سر ہلاتے ہوئے روتی ہوئی آیت کو باہر لے آئی ----

جنت زور زور سے چلانے لگی --- منت نے دروازہ بند کر دیا ----

جنت جسمانی طور پر ٹھیک تو ہو چکی تھی مگر دماغی طور پر ابھی بھی بیمار تھی --

جب نارمل ہوتی تو اپنی بیٹی آیت کو گود میں لیے ڈھیروں ڈھیر پیار کرتی --- اس کے کپڑے

تبدیل کرواتی اس کے ساتھ کھیلتی مگر --- اچانک اسے اٹیک ہوتا تو وہ اسی بچی کو بھنبھور کر رکھ

جنت کی زہنی حالت نارمل نہیں تھی۔ آیت پری میچور بے بی تھی ساتویں ماہ میں پیدا ہو گئی تھی

جنت جب جسمانی طور پر تندرست ہو کر ہسپتال سے گھر آئی --- اس واقعے کے ایک ماہ بعد ہی اسے خبر مل گئی تھی کہ وہ پریگنٹ ہے۔ اس نے ہر ممکن کوشش کی اس بچے کو ختم کر دینے کی۔ مگر زرشال نے اسے خوفِ خدا یاد کروایا یہ کہہ کر کیسے تم ایک بے گناہ اور معصوم جان کی موت کی ذمہ دار بن سکتی ہو ----

زمارے نے اس ایک ماہ میں جنت اور زیان کے خلع کے پیپر ز تیار کروا لیے تھے مگر جنت کی یگننسی کی خبر پتہ چلتے وہ فی الوقت رک گیا کیونکہ ایسی حالت میں یہ سب ممکن نہیں تھا

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 352
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

بات ابھی دیکھنے دیکھانے تک ہے یا آگے بھی بڑھی؟؟؟ ضامن نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔"

"کیوں چھترول کروانی ہے؟؟؟ اسٹم بومب ہے پوری"

وہ جوابا بولا۔۔۔

تو کیا ساری زندگی ڈر ڈر کر گزارے گا۔ چل بچے حوصلہ کر اور ہو جا شروع۔۔۔"

"نہیں بھائی نہیں مجھ سے نہیں ہوگا"

"بس پھر تجھ جیسے شریف بچے یونہی منہ دیکھتے رہ جائے گے اور دامنیا کوئی اور لے جائے گا،"

"اب ایسی بدعائیں تو نادیں"

جا تو بھی کیا یاد کرے گا ضامن دی گریٹ کی پٹاری میں سے ایک حربہ نکال کر دیتا ہوں۔۔۔"

یہ لے پتھر۔۔۔۔ اس نے وہاں موجود ایک چھوٹا سا پتھر اٹھا کر دیا۔۔۔"

"اور مار اسے" تیری طرف دیکھے گی تو آنکھ ونگ کرنا

یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں؟؟؟"

میں نے پتھر پھینکا تو وہ لینٹ مارے گی "کیوں مجھے بھری جوانی میں مروانے کا ارادہ ہے آپ"

کا؟؟؟

"یار بہت ڈر پوک ہے۔ عشق معشوقیاں کرنی ہیں تو دل بھی بڑا کرنا پڑتا ہے"

یہ جوتیاں اور بیعتیاں تو عام سی بات ہے عشق و عاشقی کی چکر میں۔۔۔۔"

یار ایک تو تم شرافت کے پتلے پتہ نہیں کس دنیا سے آئے ہو؟؟؟ کچھ نہیں ہوتا۔۔۔ تم ایسا" کرو اسے پروز کرنے کے لیے ایسی جگہ کا انتخاب کرو جہاں لوگ ہی نا ہوں۔ اگر اس نے نا کر کہ بیعزتی کی بھی تو زیادہ فیل نہیں ہوگی۔۔۔

پھر بھائی کہاں کروں؟؟؟ جگہ بھی تو بتائیں؟؟؟

کیا یار۔۔۔۔۔ خود بھی کچھ دماغ لگاؤ سب کچھ میں ہی بتاؤں گا "وہ آیت کو گود میں اٹھاتے" ہوئے بولا کیونکہ اب آیت ان چڑیوں سے کھیل کر ایک بار پھر سے رونے کا شغل فرمانے لگی تھی

کیا ہوا میری ڈول کو؟؟؟ ضامن نے اسکے آنسو صاف کرتے ہوئے پوچھا۔۔۔۔۔

مادندی ("گندی) وہ اپنی توتلی زبان میں بولی ۔

نہیں بیٹا مادندی نہیں ہے بس ان کی طبیعت ٹھیک نہیں ہے نا اسی لیے ۔ ضامن نے " اسے سمجھانا چاہا۔

بتاؤ.... میری ڈول کو کیا چاہیے "؟؟؟"

پاپا "۔۔۔۔۔ وہ ضامن کی طرف دیکھ کر بولی ۔۔۔۔۔

ساتھ والے گھر میں اب دعا اپنی ڈیوٹی کے لیے گھر سے نکل چکی تھی اور اس کے بھائی اور بھابھی اپنے بیٹے کے ساتھ لان میں کھیل رہے تھے ۔۔۔۔

ہے۔ اس کا کیا مستقبل ہوگا؟؟؟ اس نے نظر بچا کر اپنی آنکھوں میں امد آنے والی نمی صاف کی۔۔۔۔



سب ڈائننگ ٹیبل پر موجود تھے مگر خاموشی کا راج تھا ہر کوئی سر جھکائے کھانا کھانے میں مصروف تھا۔ کوئی بھی کسی سے مخاطب نہیں ہوا۔۔۔۔

"زیگن نے ہی پہل کی

زمارے تم نے کونسا ہاسپٹل جوائن کیا ہے؟؟؟

بھائی ایک نیو ہاسٹل ہے۔ گھر سے قریب ہی ہے "وہ سر جھکائے ہوئے بولا۔"

وہ کیوں چھوڑ دیا؟؟؟ اچھا بھلا تھا؟؟؟"

کیا منہ دکھاتا وہاں ہر کوئی میری بیٹی کے ساتھ ہوئے حادثے کو لے کر بار بار میرے زخم تازہ"

کرتے تھے۔۔۔ آخر کب تک برداشت کرتا وہاں کام کر کہ یہ سب "وہ زریار کی طرف کاٹ دار

نظروں سے دیکھ کر بولا۔۔۔۔

تھا۔۔۔۔۔

اپنی پیکنگ کرتے دیکھ زریار اور بربرہ ٹھٹھکے ----

فیملی کے ساتھ یہ حویلی چھوڑ کر جا رہا ہے۔

زیرار نے زیگن سے کہا کہ تم ہی زمارے کو یہاں جانے سے روک سکتے ہو۔

کیونکہ وہ ہماری بات نہیں سنے گا۔ ویسے بھی وہ زیان کی حرکت کی وجہ سے ہم سے ناراض ہے۔

زیگن نے اس سلسلے میں زمارے سے بات کی ----

!!!! زمارے"

"جی بھائی

"تم کہیں جا رہے ہو جو پکینگ شروع کی ہے"

"جی بھائی اب مجھے مزید یہاں نہیں رکنا"

زمارے تمہارا یہاں سے جانے کا فیصلہ درست نہیں۔ خان صاحب ہمیشہ یہی چاہتے تھے کہ "ہم سب ساتھ رہیں۔"

تمہیں یہاں سے جاتے ہوئے دیکھ ان کی روح کتنا تڑپے گی اس بات کا اندازہ بھی ہے تمہیں "زیگن نے کہا"

"اور جو میری بیٹی کے ساتھ ہوا وہ دیکھ کر خان صاحب کی روح نہیں تڑپی ہوگی۔" وہ جوابا بولا۔

زمارے غلطی ہم سے ہمارے بیٹے سے ہوئی ہے تو سزا تم کیوں بھگتو؟؟؟؟؟
یہاں پر اگر کوئی رہنے کے قابل نہیں۔۔۔ یا یہاں سے جسے جانا چاہیے وہ تم نہیں۔۔۔
، "ہم یہاں سے چلے جاتے ہیں"

زریار جو کب سے ان دونوں کی باتیں سن رہا تھا۔۔۔ وہ بول اٹھا۔۔۔
"جاؤ بریرہ۔۔۔۔ اپنا سامان باندھ لو"

رک جائیں "زمارے کی آواز آئی۔۔۔"

ٹھیک ہے کوئی یہاں سے کہیں نہیں جائے گا۔ مگر زیان یہاں قدم بھی نہیں رکھے گا۔ جس،
دن اس نے اس گھر میں قدم رکھا اس گھر میں میرا آخری دن ہوگا "زمارے نے فیصلہ کن انداز میں کہا۔"

زبان کو میں نے اس دن ہاسپٹل میں ہی کہہ دیا تھا کہ اس کی اس حویلی میں کوئی جگہ نہیں۔
... وہ یہاں نہیں آئے گا "زریار نے سپاٹ انداز میں کہا۔



آپ آگئے؟؟؟ ہیر اسے اندر آتے دیکھ پرچوش آواز میں بولی ---
... ہمممم

کہتے ہوئے وہ اپنے کمرے کی طرف بڑھنے لگا۔۔۔۔

کہاں جا رہے ہیں؟؟؟

چینج کرنے "وہ اپنی لیڈر جیکٹ اتار کر بازو پر رکھتے ہوئے بولا۔"

"بار بار چینج کرنا پڑے گا" ابھی مت کریں۔۔۔۔ بعد میں کرنا"

وہ کیوں؟؟؟ وہ ابرو اچکا کر سپاٹ انداز میں بولا۔"

آپ کو کچھ بھی یاد نہیں آج کیا ہے؟"

"نہیں"

کیا ہے؟؟؟

آپکو سچ میں نہیں یاد؟؟؟،"

وہ بے یقینی سے بول کر پھر خفگی سے منہ پھلا کر چہرہ موڑ گئی ---

مجھے یاد ہے "آج میری پرنسز"

،"کی برتھ ڈے ہے

وہ پشت سے اس کے قریب آکر بولا ---

،"میں نے آپ کو لسٹ دی تھی مجھے وہ سب چاہیے"

وہ خفگی بھلائے واپس اپنی ٹون میں آتے ہوئے بولی -

"یہ لو"

شیر زمان نے فون کی گیلری میں سے ایک تصویر نکال کر دکھائی جس میں شہریار اور یمنی ڈاننگ

ٹیبل پر بیٹھے تھے کھانا کھا رہے تھے - ایک طرف ابتسام اکیلا بیٹھا تھا اور دوسری طرف حسام اور

زائشہ ساتھ ساتھ چئیر پر بیٹھے تھے ----

یہ زائشہ آپنی حسام بھائی کے ساتھ کیوں بیٹھی ہیں -؟؟؟"

انہیں تو ابتسام بھائی کے ساتھ بیٹھنا چاہیے۔۔۔۔ وہ خودی سے آہستہ آواز میں "بولی۔۔۔ او۔۔۔ حسام بھائی ان کے دوست ہیں شاید اسی لیے "وہ خودی اندازے لگا رہی تھی

■■■■

"زائشہ کی شادی حسام سے ہوئی تھی۔۔۔۔۔ ابتسام سے نہیں۔ اسی لیے وہ دونوں ساتھ ہیں"

شیر زمان نے سپاٹ انداز میں کہتے ہوئے اس کی غلط فہمی دور کی۔۔۔۔

اس کی بات سن کر ہیر کی آنکھوں کی پتلیاں حیرت سے دوچند ہوئی۔۔۔۔۔

وہ کچھ پل کے لیے چپ ہو گئی۔۔۔۔ اور شیر زمان کا موبائل دیکھنے لگی۔۔۔۔ شیر زمان بظاہر تو ایل سی ڈی پر چلتی ہوئی نیوز کی طرف متوجہ تھا مگر دھیان ہیر کی حرکات پر ہی تھا۔۔۔۔

پچھلے دو سالوں سے تقریباً روز شیر زمان اسے اسکے گھر والوں کی تصاویر دکھاتا تھا۔ جس کی وجہ، "سے اسے تھوڑا سا سکون مل جاتا کہ اس کے گھر میں سب ٹھیک ہیں۔ وہ روزانہ انہیں دیکھ کر جہاں خوشی محسوس وہیں غمزدہ بھی ہو جاتی ان سے دوری پر ----"

مگر اس کے پاس واپسی کا کوئی راستہ نہیں تھا۔۔۔ اگر وہ کسی بھی طرح گھر سے نکلنے کی کوشش بھی کرتی تو غیر ملک سے اپنے ملک واپس کیسے آ سکتی تھی۔ یہی سوچ کر وہ آگے کوئی قدم نہیں اٹھا سکی تھی۔۔۔

شیر زمان کا قہقہہ گونجا۔۔۔۔

اس گھر کے در و دیوار نے پہلی بار اس کی ہنسی سنی۔

ہیر نے جب واٹس ایپ پر لاک لگا دیکھا اور پھر شیر زمان کا قلم سنا تو جلدی سے اس کا موبائل واپس اس کے پاس رکھ دیا۔۔۔۔

وہ شرمندگی سے لب کاٹنے لگی
پہلی بار تھوڑی سی ہمت کی تھی وہ بھی پکڑی گئی۔۔۔۔

وہ رونے لگی۔۔۔۔ شیر زمان نے اسے رونے دیا۔۔۔۔
وہ جانتا تھا کہ وہ اپنے والدین اور باقی گھر والوں سے دوری پر رو رہی ہے۔ اور اپنے سالگرہ کے خاص موقع پر انہیں یاد کر رہی ہے۔۔۔۔۔

"ہیر پرامس میں جلد ہی تمہیں ان سے ملوانے لے کر جاؤں گا"

وہ اس کا دل رکھنے کے لیے بولا۔۔۔۔

سچ میں آپ لے کر جائیں گے نا ماما پاپا کے پاس؟؟؟"

ہمممم۔۔۔۔ وہ اثبات میں سر ہلا کر بولا۔۔۔۔

مجھے جلدی لے جائیں پلیز ---- میں ہر برتھ ڈے پر اپنی ماما اور بابا کے ساتھ کیک کاٹی تھی "۔
 --- سب مجھے گفٹ بھی دیتے تھے --- حسام بھائی اور ابتسام بھائی بھی مجھے میری پسند کے
 گفٹس دیتے تھے ---- مگر دوسری بار ہے میری سالگرہ پر وہ میرے ساتھ نہیں ہیں ، "وہ آزدگی
 سے بولی ----

ہیر میں نے کہا ہے کہ میں ملوا دوں گا تمہیں ان سے جلد ہی ---- اب رونا بند کرو ----

وہ آنسو پونچھ کر خاموشی سے بیٹھ گئی ----

باراں بچنے میں تو ابھی ایک گھنٹہ ہے "اب کیا کریں؟؟؟ ہیر نے خود کو سنبھالنے کے تھوڑی
 دیر بعد کہا -

تم بتاؤ؟؟؟

شیر زمان واپس اپنے سنجیدہ انداز میں لوٹ آیا ----

اس عمر میں کون سا کھیل کھیلا جا سکتا ہے ؟ وہ ذومعنی انداز میں بولا --- ہیر اس کے لب و لہجے سے ٹھٹھکی ---

معصومیت اب تھوڑی سمجھداری میں ڈھلنے لگی تھی۔۔۔ اب وہ اتنی بھی انجان نہیں رہی تھی کہ اس کی باتوں کے مطلب نا سمجھ سکے۔۔۔ مگر بھولا پن ابھی بھی موجود تھا۔۔۔۔

آج ہم دونوں میاں بیوی والا گیم کھیلتے ہیں "شیر زمان نے آفر دی۔"

یہ میاں بیوی والا گیم کون سا ہوتا ہے۔؟؟؟"

میں نے تو کبھی بھی نہیں سنا "وہ حیرت زدہ آواز میں بولی۔"

پہلے ہماری شادی نہیں ہوئی تھی اسی لیے یہ گیم نہیں کھیلا۔ اب جبکہ ہم شادی شدہ ہیں "

-- میاں بیوی ہیں اب تو یہ گیم کھیل سکتے ہیں۔

شیر زمان نے اپنی مسکراہٹ چھپائی ----

کب؟؟؟ وہ سادگی سے پوچھ رہا تھا ----

"جب آپ مجھے آئس کریم کھلاتے ہیں"

میرے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہیں تو مجھے اچھا لگتا ہے -- مجھے جلدی نیند آجاتی ہے -

اچھا اگر میری لٹل پرنسز کو مجھ پر پیار آتا ہے تو پھر وہ مجھے پیار کیوں نہیں کرتی ---- وہ اس کے گال پر آئی ہوئی آوارہ لٹ کو انگلی پر لپیٹ کر اپنی طرف ہلکا سا کھینچ کر بولا ----

اس کی بات پہ اور مزید نزدیکی بڑھ جانے پر ہیر کے دل کی دھڑکن تیز ہوئی ---- ہیر کو خود سمجھ نہیں آئی ایسا کیوں ہوا؟؟؟؟

میرا دل اتنی تیز کیوں دھڑک رہا ہے, "وہ معصومیت سے شیر زمان سے ہی پوچھ رہی تھی" ---- اس کی بات پر شیر زمان کی گھنی مونچھوں تلے عنابی لب مسکراہٹ میں ڈھلے ----

میری پہلی خواہش تو پوری ہو گئی اب دوسری کی باری "ہیر نے بات گھماتے ہوئے۔۔ اسے" یاد دہانی کروائی۔

پہلی خواہش تھی سب کی تصویر کی۔"

دوسری خواہش ہے واپس پاکستان گھر جانے کی جو کسی طور پوری نہیں ہو سکتی۔ یہ خواہش ہی غلط ہے۔

تیسری کیا تھی اچھا یاد آیا۔۔۔۔

چلو چینج کرتے ہیں "شیر زمان نے کہا۔۔"

ہیر اپنے روم میں چلی گئی چینج کرنے تو شیر زمان دوسرے روم میں گیا جہاں اسکا سامان موجود تھا۔۔۔

ہیر تیزی سے تیار ہو کر باہر آئی مگر شیر زمان ابھی تک روم سے باہر نہیں آیا اس نے شیر زمان کے کمرے کا دروازہ کھولا تو وہ جینز اور ویسٹ میں تھا۔۔۔ شرٹ بستر پر پڑی تھی اور وہ اپنے شانے پر موجود بالوں کی پونی بنا رہا تھا۔۔۔

ڈریسنگ پر موجود گن ہولسٹر اٹھا کر پہننے لگا تو ہیر چلتے ہوئے اس کے قریب آئی۔۔۔۔ یہ ضروری ہے کیا؟؟؟

شیر زمان نے ابرو اچکا کر سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

مجھے یہ پسند نہیں "ہیر کا اشارہ گن کی طرف تھا۔"

"مجھے اپنی پرواہ نہیں اپنی لٹل پرنسز کی سیفٹی کے لیے رکھنی پڑے گی۔۔۔۔"

میں نے دیکھا ہے آپکے ہاتھوں میں بہت پاور ہے آپ تو اپنے ان ہاتھوں سے ڈھسم ڈھسم کر "کے سب کو مار سکتے ہیں

اسے رہنے دیں۔

جیسے میری پرنسز کہے۔ "وہ گن ہولسٹر اتار کر بستر پر پھینکتے ہوئے بولا۔"

E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

کیک بھی گول ہوتا ہے اور گول گپے بھی گول --- تو کیا ہوا بندہ اپنی پسند کی چیز کاٹے --- وہ " ہنستے ہوئے بولی ---

اور گول گپے کو میرے دانت کاٹیں گے۔۔۔ جب میں اسے منہ میں رکھوں تو آپ نے پپی برتمہ
ڈے بولنا ہے۔

شیر زمان اپنی انوکھی بیوی کی انوکھی سالگرہ سیلیبریشن پر مسکرایا۔۔۔۔۔

جب سے ہیر اس کی زندگی میں آئی تھی اس نے اپنی معصوم حرکتوں سے مسکرانا سیکھا گئی تھی۔

پورے باراں بجے تو دونوں نے ہیر کے طریقے سے سالگرہ کی ۔

آپ بھی کھائیں نا۔۔۔" اس کے منہ میں گول گپا بھرا ہوا تھا۔۔۔ وہ اسے گلے سے اندر اتار کر "شیر زمان کو بھی پیشکش کر رہی تھی۔۔۔۔"

وایسے میں یہ کھاتا نہیں ہوں" وہ جینز کی پاکٹ میں ہاتھ گھسا کر بولا۔۔۔"

کچھ دیر بعد اسے ٹھیک محسوس ہوا تو شیر زمان نے ٹرے میں موجود آخری گول گپا اٹھا کر اس کی طرف کیا۔۔۔۔

نہیں میرا پیٹ بھر گیا۔۔۔۔ "وہ ابھی بھی ندیدوں کی طرح گول گپے کو دیکھ رہی تھی مگر شیر" زمان کی بات سوچ کر ہی اس نے منع کر دیا۔۔۔۔

شیر زمان اس کی چالاکي دیکھ کر خودی اس کے منہ میں ڈال گیا۔۔۔۔
ہیر کے رکے سانس بحال ہوئے۔۔۔۔

چلیں اب؟؟؟

"جی"

وہ دونوں واپسی کے راستے پر گامزن ہوئے۔۔۔۔
ہیر اس کے پیچھے تھی رات گہری ہونے کے باعث ٹھنڈ بھی بڑھ گئی تھی۔۔۔۔ وہ سٹینڈ پر پاؤں رکھ کر اسکے پیچھے کھڑی ہو گئی۔۔۔۔

باتھ مضبوطی سے رکھو، "شیر زمان نے اس کی حفاظت کے لیے کہا معا کہیں وہ گرنا جائے"

ہیر نے شیر زمان کی گردن پر دیکھا جہاں غراتے ہوئے شیر کا ٹیٹو بنا تھا۔۔۔۔ اس نے دُرتے دُرتے اس کو اپنی پوروں سے چھو کر دیکھا۔۔۔۔

یہ مجھے بہت پسند ہے، "آج وہ خوش تھی اسی لیے دل کی بات کر گئی۔۔۔۔"

ہیر کے یوں چھونے پر شیر زمان دل سے مسکرایا۔۔۔ اس کے گال کا ڈمپل گہرا ہوا۔۔۔۔

آج آسمان سے سب ہمیں دیکھ کر کہیں گے کہ کتنے پاگل ہیں یہ زمین زادے؟؟؟ اس کے
کھلے گیسو تیز ہوا کے دوش پر لہرا رہے تھے ----

وہ اونچی آواز میں آسمان کی طرف دیکھ کر بولی ----

ہیر زمین زادے نہیں ----

"عشق زادے"

اس نے گردن ترچھی کیے کہا ----

ہیر اپنے دونوں ہاتھ شیر زمان کی گردن کے گرد باندھ گئی ----

ایسا کر کہ وہ شیر زمان کے کب سے قابو کیے ہوئے جذبات کو ہوا دے گئی ----

شیر زمان نے بائیک کی رفتار میں تھوڑی کمی کی اور ہیر کی گردن میں ہاتھ ڈال کر اس کا چہرہ اپنی
طرف کیا ----

ہیر کھڑی تھی --- وہ اس پر جھکی تو شیر زمان کے چہرے پر اس کے سنہری بال بکھر گئے ----

اس نے ہیر کی پیشانی کو اپنے لبوں سے چھوا ----
اس ٹھنڈ میں ہیر اسکے عمل پر مزید ٹھنڈی پڑ گئی ----

وہ پیچھے ہوئی اور واپس اپنی جگہ پر بیٹھ گئی ----
شیر زمان نے پیچھے مڑ کر دیکھا ---- اس کے چہرے پر پھیلے حیا کے رنگ دیکھ حیران ہوا
---- صرف اتنے میں ہی اس کے گال دہکتے ہوئے لال انگارہ ہو گئے تھے ----

دونوں واپس اپنے فلیٹ میں آئے تو شیر زمان نے اس کا من پسند کھانا بنایا پھر مل کر کھایا ----

اب وہ دونوں اپنی جگہ پر لیٹ گئے ---- کیونکہ رات کافی بیت چکی تھی ----
شیر زمان اپنی جگہ پر لیٹا ہوا تھا اور اپنے موبائل پر کچھ ضروری میسجز چیک کر رہا تھا ---- ہیر نے
اس کا ہاتھ پکڑ کر اپنے گال کے نیچے رکھا ----

اس نے اپنا کام مکمل کیے ہیر کی طرف دیکھا جو آنکھیں موندے شاید سو چکی تھی۔۔۔۔۔

وہ ایک ہاتھ سر کے نیچے رکھے ہیر کی طرف رخ کیے کمرٹ کے بل لیٹا۔۔۔۔

زندگی دو پل کی -----"

انتظار کب تک ----"

ہم کریں گے بھلا؟؟؟؟؟"

تمہیں پیار کب تک؟؟؟"

نا کریں گے بھلا؟؟؟؟؟"

زندگی دو پل کی -----"

وہ اپنی سحر انگیز آواز میں ہولے سے گنگنایا۔۔۔۔۔ یہ سحر انگیز آواز اسے زیگن سے وارثت میں ملی تھی مگر وہ آج پہلی بار گنگنایا تھا۔۔۔۔۔
وہ خود کو اس کی سحر انگیز آواز میں ڈوبا ہوا محسوس کر رہی تھی۔

مجھے نیند نہیں آرہی، "ہیر ایک آنکھ تھوڑی سی کھول کر بولی۔۔۔۔۔"

شیر زمان فوراً خاموش ہو گیا۔۔۔۔۔ یعنی وہ جاگ رہی تھی۔۔۔۔۔

وہ جان گیا تھا کہ ہیر کیوں نہیں سوئی تھی۔۔۔۔۔ شیر زمان نے اپنی انگلیاں اس کے ریشمی گیسوؤں میں ہولے ہولے چلائیں۔۔۔۔۔

آپ کی یہ خوشبو ہمیشہ میرے پاس رہے گی نا؟؟؟"

ہیر بند آنکھوں سے بولی۔۔۔۔۔

اس کے کلون کی مہک کو اپنی سانسوں میں بھرتے ہوئے۔۔۔۔۔

وہ فسوں خیز آواز میں بولا۔۔۔۔۔

اسے ہیر کی سانسوں کی مدھم سی آواز آنے لگی جو اشارہ تھا کہ وہ سو چکی ہے۔

سکرین پر دیکھا۔۔۔۔۔ اسے دیکھتے ہی شیر زمان کے چہرے کے نرم تاثر دشتگی میں بدلے۔۔۔۔۔

وہ اپنی جگہ سے اٹھنے لگا مگر اس کا ایک ہاتھ ابھی ابھی ہیر کے گال کے نیچے تھا۔۔۔۔

اس نے دھیرے سے اپنا ہاتھ اس کے گال کے نیچے سے نکالا۔۔۔۔۔ جہاں اب سرخ نشان بن

گیا تھا۔۔۔

شیر زمان نے دوری کو نزدیکی میں بدلتے ہوئے اس کے سرخی مائل گال پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔

کیا تمہارے شوہر نے بھی تمہارے ساتھ؟؟؟"

جنت جو لان میں گھاس کے پاس بیٹھی زائشہ کے ساتھ بیٹھی تھی اسے خاموش دیکھ کر پوچھنے لگی

نہیں جنت ایسا کچھ نہیں ہے "زائشہ نے اس کی بات پر فوراً نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔"

جنت تم اپنی سڈیز کمپلیٹ کرلو۔۔۔ اچھا وقت گزر جائے گا۔۔۔۔ زائشہ نے اسے مشورہ دیا۔"

--- تاکہ وہ الٹی سیدھی سوچوں کو دماغ میں جگہ نہ دے ----

"میرا دل نہیں کرتا پڑھنے کو"

وہ بیزاری سے بولی ----

تمہیں تو پڑھنے کا اتنا شوق تھا۔ اور تم تو منت سے زیادہ اچھی تھی پڑھائی میں۔۔۔۔"

منہیں زائشہ آپی میں کبھی بھی اچھی نہیں تھی۔۔۔۔۔"

آپ کو پتہ ہے - میں کیا ہوں ؟؟؟

وہ کچھ سوچتے ہوئے بولی ---

کیا ہو؟؟؟ زائشہ نے حیرانگی سے استفسار کیا۔"

میں۔۔۔۔۔ وہ کھوئے ہوئے انداز میں بولی۔۔۔۔۔"

میں رکھیل۔۔۔ جسم فروش اور۔۔۔"

ساتھ ہی سوچ پلٹ کر حسام پر جا کی -----

آج شہریار سب کے ساتھ حویلی آیا ہوا تھا۔۔۔۔ تاکہ ابتسام کو لے کر جو غلط فہمی پیدا ہو چکی تھی وہ دور ہو جائے۔۔۔۔ سب شام کا کھانا کھا کر اپنے اپنے کمروں میں جا چکے تھے۔۔۔۔

حسام زائشہ کے روم میں تھا۔ جو شادی سے پہلے زائشہ کا ہوا کرتا تھا۔۔۔۔۔
وہ کافی دیر سے کھرکی میں کھڑا نیچے اکیلی بیٹھی زائشہ کو دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔
.... زائشہ۔۔۔۔۔ اس بار تمہیں پہل کرنی ہوگی"

کمرے میں صرف خاموشیاں گنگنا رہیں تھیں۔۔۔۔



طرح اترتی ہوئی منت اس سے ٹکرا گئی۔۔۔۔

منت اپنی پیشانی مسلتے ہوئے پیچھے ہوئی ----

"آپ جو نہیں تھے تو بھلا علاج کون کرواتا"

وہ اسے کراہ سا جواب دینا چاہتی تھی مگر منہ سے جانے یہ الفاظ کیسے برآمد ہوئے اسے خود بھی پتہ نہیں چلا۔۔۔۔

ابتسام نے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔

منت شرمندگی کہ باعث بھاگتی ہوئی وہاں سے نکل گئی۔۔۔۔۔

ابتسام تاسف سے سر ہلائے اوپر روم میں چلا گیا آرام کرنے ----



وہ آج جلد ہی کلب سے نکل آیا تھا اور ابھی جب سے اپنے جہازی سائز بیڈ پر لیٹا سموک کر رہا تھا کیونکہ اسے راستے میں شیر زمان کو کسی لڑکی کے ساتھ بائیک پر بیٹھے دیکھ کر اس کا دم گھٹنے لگا تھا، یہ سوچ ہی اسکی رگیں پھلا رہی تھی کہ اب وہ لڑکی شیر زمان کی ملکیت ہے، اس سے اپنی ذلت کا بدلہ لیتے ہوئے۔۔۔

اس نے غصے میں اٹھ کر سائیڈ ٹیبل پر ٹھوکر ماری، جس سے وہ ٹیڑھی ہوتے ہوئے نیچے گری اور اس پر لگا کانچ ٹوٹ کر چکنچور ہو گیا، اپنی لہو رنگ آنکھوں کو اس نے جھپکا، بہت کوشش کے باوجود پچھلے کئی دنوں سے اسکی آنکھوں میں سے سرخی نہیں جا رہی تھی، اسے اب شیر زمان سے مزید نفرت ہونے لگی، جس نے اس لڑکی کو اپنی ملکیت بنالیا تھا، وہ تو اسکی تھی "عمر آفندی" کی پھر کیسے اب وہ کسی اور کی ہو سکتی تھی۔ اس پر پہلے اس نے ہاتھ رکھا تو کوئی دوسرا کیسے اسے استعمال کر سکتا تھا۔۔۔۔



"لاؤ مجھے دو فون میں پوچھتا ہوں"

زیگن نے اس کے ہاتھ سے فون لیا۔۔۔۔

بتاؤ کہاں ہے ہیر؟؟؟ زینگن کی بھاری آواز سیپکر پر ابھری۔۔۔۔۔"

ہیر دبئی میں ہے شیر زمان کے فلیٹ میں، "وہ آگ لگا کر خود مطمئن ہوئے کال کاٹ گیا"

---فون بستر پر اچھالتے ہوئے وہ آنکھیں موند کر پر سکون ہوا۔۔۔۔

اسے کہتے ہیں سانپ بھی مر گیا اور لاٹھی بھی نہیں ٹوٹی۔"

ہا۔ہا۔ہا۔۔۔ وہ کمینگی سے اونچی آواز میں ہنسنے لگا۔۔۔۔۔"

"چلو شہیار میرے ساتھ"

مگر کہاں جا رہے ہیں ہم -- جگہ تو بتاؤ؟؟؟"

میں اپنا پاسپورٹ لے کر آتا ہوں تم بھی گھر سے اپنا اور ہیر کا لے کر سیدھا ایئر پورٹ پہنچو۔"

، "وہیں سے ایک ساتھ نکلیں گے

مجھے بتاؤ جا کہاں رہے ہیں؟؟؟ شہریار نے پریشانی سے پوچھا۔
 شہریار دعا کرو اگر یہ خبر سچ نکلی تو میں اسے ---- وہ غصے میں آگ بگولہ ہوتے ہوئے بولا ----
 شہریار ایک بھی لمحہ ضائع کیے بنا وہاں سے گھر کے لیے نکل گیا ----



کسی کی تلاش میں وہ یہاں وہاں دیکھ رہا تھا جب اسے اچانک ایک سفید رنگ کا دوپٹا نظر آیا تھا وہ اس دوپٹے کو پکڑنے کے لیے آگے بڑھا تھا مگر ریشمی دوپٹہ اسکے ہاتھ سے پھسلتا جا رہا تھا جیسے کوئی اسے اسکے ہاتھوں سے کھینچ رہا تھا اس نے مڑ کر دیکھا تھا تو خاردار جنگل میں ایک لڑکی سفید سوٹ پہنے اسکے آگے بھاگ رہی تھی ---- اور وہ اسکے پیچھے بھاگ رہا تھا - تیز ہوا کے باعث اس لڑکی کے بال اڑ رہے تھے -

وہ ابھی تک اسکا چہرہ دیکھ نہیں پایا ---- وہ مزید تیزی سے اس کی طرف لپکا ----

اب وہ اس لڑکی کو اپنی مضبوط گرفت میں تھامے اپنی طرف کھینچنا چاہتا تھا جب وہ لڑکی زور سے اپنا ہاتھ اسکے ہاتھ سے چھڑوا کر وہاں سے بھاگ گئی۔۔۔۔۔ دور جاتے ہی اس لڑکی کی کرب زدہ چیخ و پکار سے اس کو اپنے کان پھٹتے ہوئے محسوس ہوئے۔۔۔۔۔ وہ غائب ہو گئی تھی اس کی نظروں سے اوجھل ہو گئی اور وہ تہی داماں رہ گیا۔

فون بیل کی آواز سے وہ گہری نیند سے جاگا۔۔۔۔۔ اسے اب تک یقین نہ آیا تھا یہ محض ایک خواب تھا۔ اسے کافی عرصے سے اسے ایسے خواب آنا شروع ہو گئے تھے۔ اس نے پاس پڑے ہوئے موبائل سے کال ریسپونڈ کی۔۔۔۔۔

سر۔۔۔۔۔ کل کی بجائے"

S.K

"کے مال کی سمگلنگ آج ہو رہی ہے

زیان جو ابھی اپنے فلیٹ میں سونے کے لیے لیٹا ہی تھا کہ اس کو اپنے ماتحت کی کال آئی

۔۔۔۔۔

"اوکے تم ٹیم سمیت پہنچو میں بھی بس آیا"

Hurry up.....

وہ سے آرڈر جاری کرتے ہوئے کمفرٹر خود سے پیچھے پھینک کر بستر سے باہر نکلا۔۔۔۔

آج بھاری مقدار میں افیم، چرس، گانجا اور ہتھیاروں کی سمگلنگ ہو رہی تھی۔۔۔۔ جو پاکستان سے سمگل ہو کر افغانستان کے راستے سے باہر بھیجے جا رہے تھے۔۔۔۔

دو گاڑیاں اور ایک ٹرک تھا جس میں اوپر پھلوں کی پیٹیاں لگا رکھی تھیں جس سے شبہ نہ ہو کہ نیچے کیا رکھا ہے۔۔۔۔ وہ تینوں گاڑیاں اپنے سفر پر روانہ تھیں کہ کسی تین افراد نے آکر ان کا رستہ روکا۔۔۔۔

ٹرک سب سے آگے تھا۔۔۔۔

اس میں موجود ڈرائیور ان لوگوں کو اپنا راستہ روکنے کی وجہ پوچھنے کے لیے اتر کر باہر آیا مگر اسے کیا پتہ تھا کہ وہ اپنی موت کی طرف خود قدم بڑھا رہا تھا۔۔۔۔

مقابل موجود شخصیت نے بنا اسکی بات سنے تیز دھار بلیڈ سے اس کی گردن پر وار کیا۔۔۔۔ وہ نیچے گر کر تڑپنے لگا۔۔۔۔ پیچھے موجود دونوں گاڑیوں اور ٹرک میں چھپے لوگ بھی باہر نکل آئے۔۔۔۔

وہ کل ملا کر بیس سے بائیس لوگ تھے ---- اور وہ تین ----

جن میں ایک ظاہری خدو خال سے لڑکی معلوم ہو رہی تھی ----

رات کے اندھیرے میں انسان سڑک پر چند منٹوں میں لاشوں کے ڈھیر لگ چکے تھے ----
 "بہت بھاگ لیا اب تمہارا کھیل ختم"

زیان نے پیچھے سے آکر اس نقاب پوش کی پشت پر گن کی نال رکھتے ہوئے کہا ----
 "-----"

"ہمیشہ کی طرح آج بھی لیٹ پہنچے ہو"

رات کی پر اسرار خاموشی میں اس نقاب پوش کی وحشت زدہ آواز سنائی دی ---

پل بھر کے لیے زیان کے بھی رونگھٹے کھڑے ہوئے ----

تم پولیس والوں کی اتنی اوقات نہیں کہ اتنے مال کو پکڑ سکیں ---- ہمیشہ لیٹ لطیف ---
 وہ استزایہ انداز میں ہنسا ---

کون ہو تم؟؟؟ زیان نے اس سے سپاٹ انداز میں سوال کیا۔"

"مرد پیچھے سے وار نہیں کرتے --- ڈرپوک کرتے ہیں"

"مرد ہے تو سامنے سے وار کر کہ دکھا"

وہ نقاب پوش اپنی گھمبیر آواز میں بولا ----

اس نقاب پوش نے ایک ہاتھ مار کر زیان کے ہاتھ میں موجود گن دور گرائی ---

اور اس کی گردن کو اپنی بازو میں لپیٹا ----

زیان نے جب گردن گھما کر سیاہ ہڈی میں موجود نقاب پوش کی آنکھوں کو قریب سے دیکھا تو آج اس کا شک یقین میں بدل گیا --- کئی لمحے تو اسے یقین کرنے میں لگے مگر وہ خود کو سنبھال چکا تھا ----

اس کی نظر اس کے ہاتھ پر گئی جہاں ابھی بھی بلیڈ موجود تھا۔ اور اس ہاتھ کی انگلی میں شیر "والی رنگ جو اس نے دو سال پہلے بھی دیکھی تھی جب وہ لڑکیوں کو یہاں سے بچانے آیا تھا اور

جنت والا معاملہ ہوا تھا۔۔۔ تب بھی اس نے نقاب پوش کی انگلی میں یہی رنگ دیکھی تھی۔ مگر یہ سوچ کر جھٹلا دیا تھا کہ ضروری نہیں ایسی رنگ صرف ایک انسان کے پاس ہی ہو۔

"اپنا چہرہ دکھاؤ"

وہ کرخنگی سے بولا۔۔۔

ہم سب کی خواہشیں پوری کرتے ہیں تمہاری یہی خواہش ہے تو یہی سہی۔۔۔۔۔"

اس نے ہاتھ ڈال کر چہرے سے ماسک اتارا۔۔۔۔۔

اب تو شک کی گنجائش نہیں رہی تھی۔۔۔۔۔ وہ نیلی آنکھیں شیر زمان کی ہی تھیں۔۔۔۔۔ اور وہی چہرہ۔۔۔۔۔

"میرے راستے میں آنے والے کو میں بخشتا نہیں مگر تمہیں چھوڑ رہا ہوں کسی کے صدقے"

شیر زمان کی آنکھوں میں زیان کی معصوم سی بیٹی کا چہرہ لہرایا تو وہ اپنے درشت انداز میں بولا

۔۔۔۔۔

ہممممم۔۔۔ ایک اور بات ہے۔۔۔ مجھے پکڑنے کی خواہش کو بھول جاؤ۔۔۔ وہ اپنے چہرے " سے اترا ہوا ماسک زیان کے پیچھے کھڑے ہوئے انسان کی طرف پھینکتے ہوئے بولا۔۔۔

اس انسان نے نہایت پُھرتی کا مظاہرہ کرتے ہوئے پیچھے سے زیان کے چہرے پر وہی نقاب

ڈالا۔۔۔۔۔

زیان اچانک اس حملے کی تاب نہ لا سکا۔۔۔۔۔
اس انسان نے زیان کو دھکا دیا۔۔۔۔۔ تو وہ روڈ پر گرا
زیان کی ٹیم میں سے ایک نے
ان تینوں پر فائر کھول دیا۔۔۔۔۔
جو ان تینوں میں سے ایک کی بازو میں لگا۔۔۔۔۔

مگر وہ تینوں رات کے اندھیرے میں غائب ہو چکے تھے ----
وہ سب ہاتھ ملتے رہ گئے ----

معذرت میں آپ کو جانے نہیں دے سکتا۔ زاہد نے سر جھکائے ہوئے کہا۔

میں باپ ہوں اس کا "زیگن نے کڑے تیوروں سے ماتھے پر بل ڈالے کہا۔۔۔۔"

زاہد ان باپ بیٹوں کے تیور دیکھ کر رہ گیا۔۔۔۔ آج پتہ چلا تھا شیر زمان کس پر گیا تھا۔۔۔۔۔

جی سر "زاہد نے دروازہ کھولا۔۔۔۔"

زیگن اور شیر زمان دونوں اندر گئے۔۔۔۔

رات کا اندھیرا صبح کی روشنی میں بدل چکا تھا۔۔۔۔۔

مگر ہیر ابھی بھی سوئی ہوئی تھی کیونکہ وہ رات کو لیٹ جو سوئی تھی ----
ہیر ---- ہیر کہاں ہو تم ؟؟؟؟"
شہر بار کی اونچی آواز گھر میں گونجی ----

ہیر جو نیند میں تھی ---- اسے اپنے آس پاس مانوس اور جانی پہچانی آواز سنائی دی تو فوراً بستر پر اٹھ بیٹھی ----

اسے پھر سے وہی آواز آئی ----

یہ اس کا وہم نہیں تھا ---- یہ سچ میں اسکے بابا کی آواز تھی - " شہیار رومز کے دروازے کھول کر چیک کر رہا تھا - دوسرے روم کو دروازہ جو نہی کھول سامنے ہیر کھڑی تھی ----

جینز اور شرٹ میں کھلے بالوں سے آنکھوں میں نیند کی خماری لیے ----

!!!! ہیر "

شہیار نے اسے اپنی آنکھوں کے سامنے دیکھ کر بے چینی سے آواز دی ----

!! بابا "

وہ بھاگتی ہوئی ان سے لپٹی ----

کیسی ہے میری بچی؟؟؟ وہ اسے اپنے سینے سے لگاتے ہوئے نم لہجے میں بولے ----, "

میں ٹھیک ہوں ---- وہ بھگی آواز میں بولی اور شہیار سے چپکی رہی اسے ابھی تک یقین نہیں " آ رہا تھا کہ اس کے بابا اسے لینے یہاں آ چکے ہیں -

" " " " ہیر !!! چلو میرے ساتھ یہاں سے "

شہیار نے کچھ لمحے بعد کہا -

مگر بابا وہ ---- شیر ---- "

تم چلو, " شہیار نے اس کی بات درمیان میں کاٹ دی ---- "

" چادر لے لو "

شہیار نے اپنی بیٹی پر زرا سی نظر ڈال کر کہا ---- اب وہ ان کی پہلی چھوٹی سی گریا نہیں بلکہ سترہ سالہ جوان لڑکی لگ رہی تھی -

ہیر نے کبرڈ سے شال نکال کر اپنے اوپر اوڑھ لی ----

زیگن شہیار کے ساتھ ہیر کو باہر آتے دیکھ اپنی مٹھیاں بھینچ کر رہ گیا ----

اسے شیر زمان سے یہ امید نہیں تھی ---- وہ غصے میں تلملا رہا تھا ----

اس کی حرکت پر وہ کیسے دو سال ہیر کو اپنے ساتھ رکھ سکتا ہے وہ ابھی اکیلے میں ----- زیگن
خود کو شہریار کے سامنے شرمندہ محسوس کر رہا تھا -- وہ کیسے نظریں ملائے گا شہریار سے اپنے بیٹے
کی کرتوتوں کی وجہ سے ----

بھلا ہو شہریار کا جو زیگن کو شرمندہ کیے بنا ہیر کو ساتھ لیے خاموشی سے وہاں سے نکل گیا ----

یہ تو کوئی نہیں جانتا تھا کہ شہریار کی خاموشی کیا رنگ لانے والی ہے ----



!!! ہیر"

یہی جو لاونج میں بیٹھی تھی ہیر کو شہریار اور زیگن کے ساتھ اندر آتے دیکھ بے یقینی سے بولی

اس کی بلند آواز سن کر ڈائنگ ٹیبل پر ناشتہ لگاتی ہوئی بربرہ اور ذوناش نے بھی دروازے کی طرف دیکھا ----

زرشال جو جوس کا جگ لیے کچن سے نکل رہی تھی ---- وہ بھی مڑی ----
ہیر کو اندر آتے دیکھ سب حویلی کے لاونج میں جمع ہو گئے ----

ابتسام اور حسام بھی اس کی طرف بڑھے ----
مما!!! ہیر بھاگ کر یمنی سے لپٹ کر بولی ---- "
میری بچی "یمنی نے اس ساتھ لگتے محبت بھرے انداز میں کہا ---- "
دونوں ایک دوسرے کو اتنے عرصے بعد دیکھ کر رونے لگیں ----

ابتسام اور حسام نے اسے اپنے گلے سے لگایا ---- پھر سب باری باری ہیر سے ملے ----
ہیر کہاں سے ملی ہے؟؟؟ یمنی نے اپنے آنسو پونچھ کر شہیار کی طرف سوالیہ نظروں سے دیکھتے "
ہوئے پوچھا ----

شہریار کا چہرہ سیاٹ تھا۔۔۔۔

چلو مینی میماں سے --- مجھے ہیر کو میماں نہیں رکھنا ---- ہم میماں سے کہیں دور چلے جائیں "

" گے اپنی بیٹی کو لے کر

مگر بابا؟؟؟ ہیر نے شہیار کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔"

کیا؟؟؟ شہریار نے ابرو اچکا کر سپاٹ انداز میں کہا۔"

بابا شیر زمان کہتے ہیں کہ بیویاں اپنے شوہر کے ساتھ رہتی ہیں۔ پھر آپ مجھے ان سے دور کیوں لے کر جا رہے ہیں؟

اس نے معصومانہ سوال کیا۔۔۔

شہریار کے چہرے کے نقوش تن گئے۔۔۔ اس کے سوال پر۔۔۔۔۔
جبکہ وہاں موجود باقی افراد ہیر کی بات سن کر بھونچکا رہ گئے۔۔۔۔۔

یہ کیا کہہ رہی ہو ہیر؟؟؟"

یمنی نے ہیر کو دونوں شانوں سے تھام کر اس کا رخ اپنی طرف موڑتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔

مما وہ میرے شوہر ہیں "وہ سر جھکائے بولی۔۔۔۔۔"

شہریار کے قدموں تلے زمین نکل گئی۔۔۔۔۔

ہیر شیر زمان کے ساتھ تھی؟؟؟ یہی نے سوال کیا۔۔۔۔۔

ہاں "شہریار کے اثبات میں جواب دیتے حسام اور ابتسام دونوں طیش میں آئے۔۔۔۔۔"

شرم نہیں آئی اسے اپنے ہی گھر کی بیٹی بہن کو۔۔۔۔۔

ابتسام نے غصے میں آکر کہا۔۔۔۔۔

مما وہ کہتے ہیں کہ اب میں ہمیشہ انکے ساتھ رہوں گی جیسے آپ اور پاپا رہتے ہیں۔ "وہ منمائی"

۔۔۔۔۔

میری معصوم سی بیٹی کے دماغ میں جانے کیا کیا بھردیا اس نے۔۔۔۔۔ جانے کون سی پٹیاں

پڑھائی ہیں اسے "یہی بھی چھٹ پڑی۔۔۔۔۔

شہریار اب جو ہو چکا ہے اس کو تو بدل نہیں سکتے۔۔۔۔۔ اگر شیر زمان ، ہیر سے نکاح کر چکا

ہے تو تمہیں اسے رخصت کر دینا چاہیے۔ "زارے نے اسے اپنی رائے دی۔۔۔۔۔

نہیں زارے میں ایسا کبھی بھی نہیں کروں گا۔۔۔۔۔"

اگر شیر زمان کی جگہ شاہ من جیسا شریف انسان ہوتا تو میں ضرور سوچتا بھی ہیر کو اسکے حوالے

کرنے کے۔۔۔۔۔

"شہریار تم ٹھیک کہہ رہے ہو"

میں اس معاملے میں تمہیں حق بجانب سمجھتا ہوں ----- ہیر تمہاری بیٹی ہے ---- اور
"تم اس کے بارے میں کوئی بھی فیصلہ لینے کا پورا پورا حق رکھتے ہو

تم جو بھی فیصلہ لو گے مجھے اپنا ہمنوا پاؤ گے۔ اور رہی بات شیر زمان سے نبٹنے کی تو وہ میں"
خود کر لوں گا "زیگن نے شہریار کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا ----
ہیر خاموشی سے کھڑی اپنی شال کے کناروں کو انگلیوں پر لپیٹ رہی تھی ----

حسام - ابتسام - زائشہ - یمینی - ہیر اور شہریار سب ایک ساتھ وہاں سے نکل گئے ----



شیر زمان نے جب اپنے فلیٹ میں قدم رکھا تو اس نے وہاں کوئی ہلچل محسوس نہ کی ---- وہ ہیر
کے کمرے میں گیا --

مگر وہاں بھی وہ ندارد۔۔۔ اسے کسی انہونی کا خدشہ لاحق ہوا۔۔۔۔۔

!!!! زاہد

!!!! زاہد

وہ اونچی آواز میں دھاڑا۔۔۔۔۔

.... ج۔۔ جی۔۔۔ سر

ہیر کہاں ہے ؟؟؟ وہ تمہاری ذمے داری تھی نا ؟؟؟

سر مگر وہ آپ کے والد اور شاید بی بی جی کے والد تھے وہ آئے تھے "وہ مؤدب انداز میں"

بولا۔۔۔۔۔

ہیر میں تمہیں ڈھونڈ نکالوں گا "وہ اونچی آواز میں غرایا۔۔۔۔۔"

زوردار پیچ سامنے لگے ڈیسر کے آئیے پر دے مارا۔ چھناکے کی آواز سے شیشہ ٹوٹ کر بکھر گیا۔

زاہد کی خوف سے چیخ نکل گئی۔ شیر زمان کے ہاتھوں سے خون نکلنے لگا تھا۔ اس نے پلٹ کر زاہد کو دیکھا۔ وہ سہما سا آنکھیں پھاڑے اپنے صاحب کو دیکھ رہا تھا۔

چلے جاؤ یہاں سے زاہد۔ میں نے تم پر اعتبار کر کہ بہت بڑی غلطی کر دی۔۔۔۔۔ تم نہیں

جانتے کتنا بڑا نقصان کیا تم نے میرا "شیر زمان نے اسے ایک نظر دیکھتے ہوئے کہا۔

حسام آج خود کو ہلکا پھلکا محسوس کر رہا تھا۔ ذہن سے کرنا بڑا بوجھ ہٹ گیا تھا آج اس کی بہن صحیح سلامت واپس آگئی تھی۔۔۔۔

وہ باہر لاونج میں بیٹھا تھا نیوز سن رہا تھا کہ اسے چائے کی طلب ہوئی تو اپنی جگہ سے اٹھ کر کچن میں گیا تاکہ اپنے لیے چائے بنا سکے۔

مگر وہاں پہلے سے ہی زائشہ موجود تھی شاید شام کے کھانے کے لیے تیاری کر رہی تھی ----
وہ مسالہ پیس رہی تھی کہ کچھ اڑ کر اسکی آنکھوں میں گیا ----

وہ اپنی آنکھوں کو مسلنے لگی۔۔۔۔

حسام جو اسے دیکھ چکا تھا کہ اسکی آنکھ میں کچھ چلا گیا ہے۔ وہ تیزی سے اس کے قریب آیا اور اس کا ہاتھ پکڑ کے اپنے ساتھ لیے سنک تک آیا۔۔۔۔ اپنی مٹھی میں پانی بھر کر اس کی آنکھوں میں چھپا کے مارے۔۔۔۔

دو تین بار ایسا کرنے سے زائشہ کو کچھ بہتری لگی تو --- وہ سپردھا ہوئی ---

اب ٹھیک ہے؟؟؟ حسام نے سادہ سے انداز میں پوچھا۔۔۔"

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔

حسام کی اپنے لیے کئی دیکھ کر اس کی آنکھوں میں پھر سے پانی بھرنے لگا۔۔۔۔

آپ مجھ سے ناراض ہیں؟؟؟ بالآخر وہ ہمت مجتمع کیے بول پڑی۔۔۔۔"

وہ خاموش کھڑاپینٹ کی پاکٹ میں ہاتھ پھنسانے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔۔"

کیا نہیں ہونا چاہیے؟ اسکے سوال کا جواب دینے کی بجائے وہ الٹا اسی پہ سوال داغ گیا۔۔۔۔"

کتنے دنوں کا بھرا ہوا غبار تھا اسکے اندر جو آنسوؤں کے راستے اسکی آنکھوں سے بہنے لگا۔۔۔۔

زائشہ کی بہتی ہوئی آنکھوں کو دیکھ کر حسام کے دل کو کچھ ہوا۔۔۔۔۔ دل چاہ رہا تھا سب کچھ

بھلائے اسے خود میں سمیٹ لے۔۔۔۔۔ اوپر سے گلابی پنکھڑیوں جیسے لبوں پر ٹھہری پانی کی بوندیں

اس کا ایمان بگاڑ رہیں تھیں۔۔۔۔

باہر سے کسی کے قدموں کی چاپ سنائی دی تو حسام نے اندازہ لگایا کہ یہ ابتسام کے علاؤہ اور کوئی نہیں۔۔۔ کیونکہ اس وقت گھر میں بس وہی تینوں تو موجود تھے۔۔۔۔ اس سے پہلے کے ابتسام زائشہ کے روتے ہوئے سرخی مائل چہرے کو دیکھ کر ان دونوں کے بیچ کسی مسئلے کا اندازہ کرتا۔۔۔۔

حسام نے زائشہ اور اپنے درمیان سارا فاصلہ سمیٹ دیا۔۔۔ وہ بنا وقت ضائع کیے اس کے بے حد قریب آیا اور اس کے حسین چہرے کو اپنے ہاتھوں میں پیالوں کی صورت بھر کر اپنے قریب کر گیا۔۔۔۔

زائشہ اسکی بے حد قربت پر حق دق رہ گئی۔۔۔۔ کہاں تو یہ جناب بات کرنے پر راضی نہیں تھے۔ ابھی ابھی ناراضگی جتا رہے تھے اور ایک دم سے اب ایسا کیا ہوا کہ وہ۔۔۔۔۔ زائشہ انہیں سوچوں میں گم تھی کہ حسام نے اس کے لبوں پر مٹھرے ہوئے شبینہ قطروں پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔۔ زائشہ نے شرم سے اپنی آنکھیں میچ لیں۔۔۔۔۔ دل زوروں شوروں سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔

حسام اس کے چہرے پر اترے دھنک رنگ دیکھ مسمرا ئز ہوا۔۔۔۔

کھانے میں کیا ملے گا؟؟؟ وہ ذو معنی انداز میں بولا۔۔۔۔۔"

زائشہ نے حیران کن نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔"

مطلب کھانے کا مینیو؟؟؟ حسام نے بتایا۔۔۔"

اگر اس میں یہ ملائی سے ہونٹ یہ رسکے بنے گال اور۔۔۔۔۔"

"اگر کہوں کہ آج میں کھانے میں تمہیں پورے کا پورا کھانا چاہتا ہوں تو"

زائشہ کے تو ہاتھ پاؤں پھولنے لگے اسکے انداز و اطوار پر ----

وہ سر جھکائے انگلیاں موڑنے لگی ----

حسام نے اس کی حالت سے حذاٹھاتے ہوئے قنقہ لکایا۔۔۔۔۔
 زائشہ اسے دیکھ کر رہ گئی۔۔۔ کیسے وہ لمحوں میں اس کا خون خشک کر گیا تھا۔۔۔۔۔
 وہ چولے پر رکھے ہوئے سالن کی طرف رخ موڑ گئی۔۔۔۔۔
 دیکھی کا ڈھکن اٹھا کر اس میں چچ چلانے لگی۔۔۔ مگر لبوں پر دھیمی سی مسکان پھیل چکی تھی



"سر یہ لیجیے رات کے سارے واقعے کی رپورٹ اس فائلز میں درج ہے"
 زیان خان اپنے آفسیر کے روم میں جا کر اسکی ٹیبل پر فائل رکھتے ہوئے بولا۔۔۔
 سر ٹرک اور گاڑیوں میں سے سارا مال نکال لیا ہے۔ اور لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے بھیج دیا"
 گیا ہے۔

اس بار کوئی اہم ثبوت ہاتھ لگا؟؟؟

جی سر میں جان چکا ہوں سکا پین کنگ کے آدمیوں کو کون مار رہا ہے۔ اور ان کے مال کو بار" بار کون پکڑوا رہا ہے۔

تو پھر کون ہے وہ؟؟؟ آفسیر نے زیان سے پوچھا۔

"شیر زمان"

زیان نے نام سے آگاہ کیا۔۔۔

وہ تو بہت بڑا بزنس مین ہے۔"

"زیان ایک بار اچھی طرح سوچ سمجھ لو اس پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے

سر سو فیصد وہی ہے۔"

تمہارے پاس اس کا کیا ثبوت ہے؟؟؟"

سر وہ بہت چالاک ہے۔ اس نے کوئی ثبوت نہیں چھوڑا جس کی بنا پر اسے پکڑا جائے۔"

"پھر ہم بنا ثبوت کے اس پر ہاتھ نہیں ڈال سکتے"

سر میں نے اسے اپنی آنکھوں سے دیکھا ہے۔ میں خود آئی وٹنیس (چشم دید) گواہ ہوں۔ آپ"

بس اس کے اریسٹ وارنٹ

"جاری کیجیے۔۔۔"

"کارٹون"

آیت شاہ من کے ہاتھ سے ریوٹ کھینچ رہی تھی ----

گڑیا ناکرو یار یہ دیکھو کتنی اچھی ڈاکیومنٹری مووی چل رہی ہے ----

نہیں --- نئیں ---- وہ اس کے ہاتھ پر ہاتھ مار رہی تھی ---- اس سے ریوٹ لینے کے لیے "

یہ لو لگا لو "شاہ من نے ریوٹ اسکو پکڑایا ----"

اسے پتہ تھا آیت کو ریوٹ کنٹرول چلانا نہیں آتا تھا اسی لیے اس نے اسے پکڑا دیا ----

آیت ریوٹ پر الٹے سیدھے ہاتھ مارنے لگی مگر کارٹون کے علاوہ سب لگا ----

وہ اب باقاعدہ رونے لگی ----

اچھا کو میں لگا کر دیتا ہوں ---- شاہ من نے اسے مزید تنگ نہیں کیا اور ریوٹ سے کارٹون "

والا چینل لگا دیا ----

پھر آیت کے آنسو پونچھے اور اسے اپنی گود میں بٹھایا ----

اب خوش؟؟؟"

وہ اس سے پوچھنے لگا۔۔۔

آیت نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔ پھر کارٹون کی طرف متوجہ ہو گئی۔۔۔۔۔ ذوناش جو اپنے کمرے سے نکل کر نیچے ا رہی تھی لاونج میں صوفے پر بیٹھے ہوئے شاہ من اور آیت کو دیکھ کر انکے من میں ایک خواہش جاگی۔۔۔ جس پر اس نے عمل کرنے کا سوچا۔۔۔۔۔

وہ سیڑھیاں اتر کر نیچے آئی اور شاہ من کے پاس دوسرے خالی صوفے پر بیٹھ گئی۔

شاہ من تم سے کچھ کہنا تھا مجھے "ذوناش نے اپنی بات کی تمہید باندھی۔۔۔۔۔"

"جی مام کیسے نا"

بیٹا آیت محبت کی ترسی ہوئی بچی ہے۔ اسے ایسا ہی پیار دے سکتے ہو ہمیشہ؟؟؟"

"مما آیت معصوم سی بچی ہے۔ اسے دیکھ کر کسے پیار نہیں آئے گا"

پھر تم اسے ہمیشہ کے لیے اپنا کیوں نہیں لیتے۔۔۔۔۔ اس گھر میں پھر سے خوشیاں لوٹ"

آئیں گی "ذوناش نے ڈھکے چھپے الفاظ میں اپنی خواہش کا اظہار کیا۔

ایک منٹ مام۔۔۔۔۔ آپ کے کہنے کا مطلب کیا ہے "؟"

وہ آیت کو اپنی گود سے اتار کر ایک طرف بٹھاتے ہوئے بولا۔

"اب تم اتنے بھی بچے نہیں کے میری بات کا مطلب نا سمجھ سکو"

"حد ہو گئی مام ویسے"

اس گھر میں کوئی بندہ شریف بھی نا ہو۔۔۔۔۔"

پہلے وہ شہیار انکل مجھے کہہ رہے تھے کہ۔۔۔۔۔ وہ بات ادھوری چھوڑ گیا۔۔۔"

اور اب آپ۔۔۔۔۔

میں اسے اپنے بھائی کی بیٹی سمجھ کر پیار کرتا ہوں اس کے علاوہ آپ مجھ سے اور کسی بھی قسم کی کوئی امید مت رکھیے گا

آخر میری بھی کوئی اپنی زندگی ہے اپنی چوائس ہے۔ "آج وہ بولنے پر آیا تو بولتا ہی چلا گیا۔۔۔۔۔"

"مجھے اس معصوم پر پیار آتا ہے۔ مگر جس رشتے سے آپ سمجھ رہی ہیں ایسے نہیں"

جنت کو میں اپنی بہن کی طرح مانتا ہوں۔ پلیز اس بارے میں مجھے فورس مت کریئے گا۔۔۔۔۔"

ایک ان چاہے رشتے کے ساتھ روز سسک سسک کر مرنے سے بہتر پہلے ہی کوئی دوسری راہ"

اختیار کر لی جائے۔۔۔۔۔

میں ہمیشہ اسے ایسے ہی پیار کروں گا۔۔۔ مگر اس حثیت سے نہیں جیسا آپ چاہتی ہیں "وہ دو ٹوک انداز میں اپنی بات ختم کیے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔"

جبکہ ذوناش تو اپنے بیٹے کی بات پر چپ کی چپ ہی رہ گئی۔۔۔۔ وہ جنت کی بے رنگ زندگی میں رنگ بھرنا چاہتی تھی اسی لیے اپنی طرف سے یہ کرنے کا سوچا۔۔۔۔

وہ کسی سے کیا بات کرتی جب اپنے بیٹے کا ہی ری ایکشن اتنا شدید قسم کا تھا۔۔۔۔۔
وہ گہری سانس بھر کر رہ گئی۔۔۔۔۔



وہ اپنی پراڈو میں سے نکلا۔۔ سامنے موجود بلڈنگ پر شہریار انڈسٹریز کا بورڈکنندہ تھا۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔
چہرے پر شکنوں کا جال بچھا تھا۔۔۔ پیشانی کی رگیں اُبھری ہوئی تھیں۔ مٹھیاں بھیج کر دانت
پیستے ہوئے۔۔۔

وہ لمبے لمبے قدم اٹھاتا اپنے اندر اُٹھتے طوفان کو دباتا اندر داخل ہوا۔۔۔۔۔ مین گیٹ پر موجود گارڈز نے اسے روکنا چاہا۔۔۔۔۔ مگر شیر زمان کی ایک گھوری اور ملکیت کے انداز سے ڈر کر پیچھے ہوا۔۔۔۔۔ آفس میں موجود ورکرز اپنے اپنے کام انجام دے رہے تھے۔۔۔۔۔

لفٹ میں داخل ہو کر وہ فوراً فلور پر پہنچا جہاں شریار کا آفس تھا۔۔۔۔۔۔
اس نے لات مار کر دروازہ کھولا۔۔۔۔

ٹھہا کی آواز پر شہیار نے فائل سے سر اٹھا کر اندر آنے والے کو دیکھا۔۔۔۔ وہ جانتا تھا کہ شیر زمان اس کے پاس ضرور آئے گا۔۔۔۔ مگر اتنی جلدی اس بات کی اسے امید نہیں تھی۔۔۔۔

"میری بیوی کو کہاں چھپایا ہے"

شیر زمان نے بنا لگے لیٹے ابرو اچکا کر کرخٹکی سے پوچھا ---

شہرِ اکرسی دھکیل کر اپنی جگہ سے اٹھا۔۔۔



کون سی بیوی؟؟؟

"آپ اچھی طرح جانتے ہیں میں کس کی بات کر رہا ہوں"

!!! بیوی تمہاری ہے اور خبر مجھے ہوگی یہ بات کچھ ہضم نہیں ہوئی"

شہریار طنزیہ انداز میں بولا ---

آپ بات کو گھمائیں مت ----- مجھے بتائیں کہ میری بیوی کہاں ہے"

-----؟"وہ تنفر زدہ آواز میں دھاڑا -----

اس نے بپھرے ہوئے شیر کی مانند ایک جاندار کک سامنے پڑی چٹیر کو ماری وہ اچھل کر دور

جاگری -----

میں ہیر کی بات کر رہا ہوں --- واپس کریں مجھے , "وہ انجانے میں شہریار کو طیش دلا گیا ---"

"وہ میری بیٹی ہے کوئی چیز نہیں جو تمہارے مانگنے پر تمہارے ہاتھ میں تھما دوں"

کس بیٹی کی بات کر رہے ہیں -----؟؟؟

"اب وہ آپ کی بیٹی نہیں میری بیوی ہے"

وہ نہایت سکون کے عالم میں کہتے ہوئے وہ شہریار کو حیران کر گیا -----

میں نہیں مانتا اس زبردستی کے نکاح کو "غصے کی شدت سے شہریار کی پیشانی کی رگیں تن گئیں -----

آپ کہیں تو نکاح نامہ بطور ثبوت دکھا سکتا ہوں۔ یا ایسا کرتا ہوں میڈیا میں بھیج دیتا ہوں تاکہ "

"ساری دنیا میں پتہ چل جائے ہمارے نکاح کا

وہ ہلکا سا مسکرا کر کہتے ہوئے شہریار کو آگ لگا گیا ----

بکواس بند کرو تم۔۔۔ میں جلد ہی تمہارا یہ نام نہاد رشتہ بھی ختم کروا دوں گا۔۔۔ ہیر خلع لے گی

تم سے -----

شہریار بھی غصے میں گر جا۔۔

"پچھو پچھو"

آپ کی یہ خواہش بھی خواہش ہی رہ جائے گی۔۔۔۔۔

وہ استہزایہ انداز سے ہنسا۔۔۔

"میری بیٹی ہے وہ جو میں کہوں گا ہیر وہی کرے گی"

شہریار کے انداز میں مان تھا اپنی بیٹی پر۔

"Correct it"

"وہ آپکی بیٹی تھی"

مگر اب میری بیوی ہے۔"

"اور یہ شیر زمان کا دعویٰ ہے کہ میری بیوی وہی کرے گی جو میں چاہتا ہوں"

شیر زمان کے لہجے میں ہیر کے لیے غرور دیکھ کر پل بھر کے لیے شہریار بھی ٹھٹھکا۔۔۔۔

جیسے دو سال تم نے میری بیٹی کو مجھ سے دور رکھا۔"

"اب تم بھی دو سال کے لیے ترس جاؤ گے میری بیٹی کا چہرہ دیکھنے کو"

دیکھیں سر جی میں آپکی بہت عزت کرتا ہوں ،، اپنی عزت "

" اپنے ہاتھ

میری بیوی میری عزت ہے۔ اور بات جب میری عزت پر آئے تو مجھے دوسرے کی عزت کی "

پرواہ کرنا بھول جاتا ہے " وہ شہیار کے سامنے تن کر غرایا۔

" جاؤ جہاں ڈھونڈنا ہے ڈھونڈ لو جا کر کیوں اپنے ہاتھوں تو میں تمہیں اپنی بیٹی سونپنے سے رہا "

شہیار نے اسے چیلنج دیا۔

زمین کو پھاڑ کر نکالنا پڑے یا آسمان کا سینہ چیرنا پڑے ---- "

" ڈھونڈ نکالوں گا اسے ایک دن میں ---- یہ وعدہ ہے شیر زمان کا

وہ چیلنج کو قبول کرتے دھاڑا اور زور سے شہیار کے سامنے پڑی ٹیبل پر ہاتھ مارا ---- "

وہاں موجود چیزیں بکھر گئیں ----

شہیار نے سامنے کھڑے ہوئے شیر زمان پر نظر ڈالی ---- جو اپنی نیلی وحشت زدہ سرخ انگارہ

آنکھوں سے اسے ہی دیکھ رہا تھا ---- ایسے جیسے وہ ہیر کے نالنے پر سب کچھ جلا کر بھسم کر

دینا چاہتا تھا ----

"اپنی نازوں سے پلی بیٹی تم جیسے جلاد کے ہاتھ میں کبھی نہیں دوں گا"

شہیار نے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر نفرت زدہ لہجے میں ایک ایک لفظ چبا کر کہا -----

جس پر ایک لمحے میں شیر زمان کا چہرہ سرخی مائل دکھائی دیا ----

"چلیں مان لیا سر جی کہ میں جلاد ہوں"

لیکن اگر میں جلاد ہوا تو آپ بھی کسی جلاد سے کم نہیں ----- وہ پچھلی بات بھلائے زرا"

شوخی آواز میں بولا۔

"جو اپنی بیٹی کو اسی کے شوہر سے دور کر رہے ہیں"

شہیار نے غصے اور نفرت کے ملے جلے تاثرات لیے اسے دیکھا -----
 "دل تو چاہتا ہے تمہیں زندہ زمین میں گاڑ دوں"

[illegible]

ٹھیک پہچانا !! -----

"تم مجھے میری ہی بیٹی نادینے پر دھمکا رہے ہو؟؟؟"

"اوکے سسر جی انشاء اللہ پھر کل ملاقات ہوگی -----"

وہاں جاتے ہوئے پیچھے مڑ کر گردن ٹیڑھی کیے شرارت سے بولا۔۔۔۔۔
شہیار اس کے انداز پر تلملا کر رہ گیا۔۔۔۔۔

شیر زمان جس ٹھاٹھ سے آیا تھا اسی آن بان سے لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہوا وہاں سے باہر نکل گیا



!!!! یا اسد!

یہ ضرور میری کسی نیکی کا صلہ ہے جو آج میری بیٹی میری زائشہ اپنے گھر میں خوش و آباد ہے "۔۔۔۔۔ اس پر ہمیشہ ایسے ہی اپنی رحمت کا سایہ برقرار رکھنا۔۔۔۔۔

!!!! اسد پاک

میرے زیان کے تمام صغیرہ و کبیرہ گناہ معاف فرما دے۔ اسے نیکی اور ہدایت کے راستے پر "۔۔۔۔۔ چلنے کی توفیق عطا فرما۔۔۔۔۔

بریرہ نماز ادا کرنے کے بعد دعا میں ہاتھ اٹھائے اپنے دونوں بچوں کے لیے دعا مانگ رہی تھی

پھر نماز سے فارغ ہو کر وہ بستر پہ آکر لیٹ گئی۔۔۔۔۔ اکثر اس کا بلڈ پریشر ہائی رہنے لگا تھا جس کی وجہ سے وہ روزانہ میڈیسن لیتی تھی۔۔۔۔۔ مگر کئی دنوں سے وہ میڈیسن لینا ترک کر چکی تھی

----- زائشہ اور حسام کے لیے تو وہ خوش تھی مگر زیان اور جنت کے رشتے کو لے کر وہ بہت دکھی اور بے بس تھی -----

زیان اس دن کا گیا پھر کبھی واپس نہیں لوٹا تھا -----

بے شک اس نے بہت برا عمل کیا تھا --- مگر ایک ماں کے لیے تو وہ اس کا جگر گوشہ ہی تھا بھلا کب تک وہ اس سے ناراض رہتی --- ہر وقت نگاہیں دروازے پر جمائے رکھتی اسی آس میں کہ شاید ایک دن وہ خود ہی لوٹ آئے -----

منت نے سب گھر والوں کو سچائی بتا دی تھی کہ اس دن جنت اس کی وجہ سے باہر گئی تھی - پھر اس کے ساتھ کیا حادثہ پیش آیا -----

بریرہ اور زریار سب سچائی سن کر پشیمان تھے کہ انہوں نے ایک بار بھی زیان سے اس کی مرضی نہیں پوچھی جنت سے شادی کے لیے اور ایک بار بھی سچ جاننے کی کوشش نہیں کی --- اور اپنا فیصلہ اس پر تھوپ دیا --- مگر زیان کا رد عمل اتنا شدید ہو گا اس کا انہیں آج بھی یقین نہیں ہوتا تھا --- زیان نے جو بھی کیا بہت غلط کیا --- زریار اور بریرہ نے اسے اس کے کیے گئے عمل پر سزا دینے کے لیے ایک بار بھی اس سے رابطہ نہیں کیا -----

زیان کیا تمہیں اپنے ماں باپ کی یاد نہیں آتی جو ایک بار بھی پلٹ کر نہیں آئے -----؟؟؟"

ایک کال ہی کر لیتے یہ پوچھنے کے لیے کہ ہم زندہ بھی ہیں یا مر گئے "وہ زیان کے عکس سے" مخاطب تھی ----

ہم نے تمہیں سزا دی تو تم یہاں آکر سب سے معافی مانگنے کی بجائے ہمیں ہی سزا دے " رہے ہو

"تم تو ابھی تک اپنی اولاد سے انجان ہو" کیسے بدنصیب باپ ہو تم " وہ شکوہ کر رہی تھی -----

بربرہ تم نے اپنی میڈیسن لیں ہیں "زیار اس کے ساتھ بیڈ پر لیٹتے ہوئے دھیمی آواز میں بولا۔" بربرہ آنکھوں پر بازو دھرے خاموش لیٹی رہی اس نے زیار کی بات کا جواب دینا مناسب نہیں سمجھا۔

میں تم سے کچھ پوچھ رہا ہوں؟؟؟"

میں جیوں یا مروں اس بات سے تمہیں کوئی فرق نہیں پڑتا اور نا کبھی پڑے گا اس بات کا " اندازہ مجھے ہو چکا ہے "وہ آنکھوں سے بازو ہٹا کر کاٹ دار لہجے میں بولی - واقعی تمہیں ایسا لگتا ہے کہ مجھے فرق نہیں پڑے گا؟؟؟"

"جی بس کچھ ذاتی مصروفیات تھیں"

آپ بتائیں سب ٹھیک سے چل رہا ہے۔ کوئی پریشانی تو نہیں۔۔۔ یا کسی چیز کی ضرورت ہو تو؟
"بتائیں؟"

نہیں ماشاء اللہ سے سب بالکل ٹھیک ہے۔ ضرورت سے زیادہ رقم آپ اکاؤنٹ میں ہر ماہ بھیج دیتے ہیں۔ تو اس میں مشکل کیسی؟ "مس گل نے کہا۔
بھیا آگئے۔۔۔۔۔"

ایک پورے کا پورا جھنڈ بچوں کا شیر زمان کو وہاں دیکھ اڑ آیا۔۔۔۔۔
یہ لو۔۔۔۔۔ یہ آپ سب کے لیے "اس نے ہاتھ میں موجود غبارے اور چاکلیٹس ان کی طرف"
بڑھائی۔۔۔۔۔

مس زاہرا پلینز آپ یہ سب ان بچوں میں تقسیم کر دیں۔ "مس گل نے وہاں کی ایک ورکر کو"
آواز دیئے کہا۔۔۔۔۔
وہ سارے بچوں کو خوش دیکھ کر دل سے مسکرایا۔۔۔۔۔

زرشال ٹھیک ہے؟"
گل جو زرشال کی بڑی بہن تھیں۔ اپنے کیپٹن شوہر کے شہید ہونے کے بعد تنہا تھیں۔ وہ اس
شیر زمان کے اس آر فینج کو بہت اچھے سے چلا رہی تھیں۔

بہت شکریہ بیٹا "مس گل نے ممنون نگاہوں سے اسے دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔"



اس نے جواب دیا تو حسام اندر آیا۔۔۔۔

تم اس وقت؟؟؟ کیا ہوا سب خیریت ہے؟؟؟"

"جی بابا سب ٹھیک ہے"

میں آپ سے یہ پوچھنے آیا تھا کہ ماما اور ہیر کہاں ہیں؟

"وہ دونوں ایک محفوظ جگہ پر ہیں۔" تم ان کی فکر مت کرو"

"اگر آپ کہیں تو میں ان کے پاس چلا جاؤں ---"

"نہیں حسام اسکی کوئی ضرورت نہیں"

ابتسام بھی دروازہ کھلا دیکھ کر اندر آیا۔۔۔

بابا میں بھی یہی سوچ رہا تھا کہ ماما اور ہیر کہاں ہیں؟ انہیں کسی چیز کی ضرورت نا ہو"
--- ابتسام نے کہا۔

تم دونوں پریشان مت ہو یعنی اور ہیر بالکل ٹھیک ہیں محفوظ ہیں اور ان کے پاس ضرورت کی"
ہر چیز موجود ہے۔ میں چاہتا تو رات خود بھی وہاں جا سکتا تھا ان کے پاس مگر میں نہیں چاہتا
"تھا کہ ہم تینوں میں سے کسی کا بھی پیچھا کر کہ شیر زمان ان کے ٹھکانے کا پتہ لگا لے۔
یہ تو ٹھیک کہہ رہے ہیں آپ حسام نے کہا۔"

شیر زمان آیا تھا آج میرے آفس۔۔۔۔"

پھر بابا "؟ ابتسام نے پوچھا۔"

"کچھ نہیں بس ہیر کے بارے میں دھمکیاں دے کر گیا ہے"

میری جان بچائی تو اس کا مطلب یہ نہیں کہ وہ میری بہن کو زبردستی اپنے پاس رکھنے کا اہل"
ہو گیا "ابتسام نے غصے میں آکر کہا۔۔۔۔"

"تم دونوں جا کر آرام کرو۔۔۔ رات کافی ہو چکی ہے۔ اس سے نیپٹ لیں گے"

شہیار نے تسلی آمیز انداز میں کہا تو وہ دونوں ایک ساتھ کمرے سے باہر نکلے -----

"I am sorry Bhai "

حسام نے کہا ---

وہ کس لیے "؟"

ابتسام نے پوچھا -

اس دن غصے میں آکر آپ کو ----- دراصل میں زائشہ کے معاملے میں بہت پوزیسو " ہوں "

ہر شوہر ہی اپنی بیوی کو لے کر پوزیسو ہوتا ہے "ابتسام نے مسکرا کر کہا ---"

بھائی آپکے دل میں میرے اور زائشہ کے رشتے کو لے کر اگر کوئی بھی مسئلہ ہو تو آپ شئیر کر " سکتے ہیں

حسام تم میرے بھائی ہو دل کی بات تم سے شئیر نہیں کروں گا تو اور کس سے کروں گا "

--- ظاہری سی بات ہے - میرا رشتہ بچپن سے اس سے جڑا تھا - تو پھر اچانک اسے کسی اور کا

دیکھ کر دکھ تو ہوا تھا --- مگر قدرت کو شاید یہی منظور تھا --- اور میں قدرت کے فیصلوں میں

"ٹانگ اڑا کر منہ کے بل گرنا نہیں چاہتا

حسام نے اسکے چہرے کے اتار چڑھاؤ دیکھے ----

میری دل سے دعا ہے کہ تم دونوں ہمیشہ خوش رہو۔۔۔ آئندہ تمہیں مجھ سے کبھی بھی کوئی "شکایت نہیں ملے گی۔۔۔ مگر کچھ وقت تو لگتا ہی ہے۔۔۔ سب بھولنے میں "تھینکس بھائی آپ نے میرے دل سے بہت بڑا بوجھ اتار دیا"

وہ دونوں ایک دوسرے کے گلے لگے۔۔۔۔۔

برسوں کی دلوں میں چھائیں کثافتیں دھل گئیں تھیں۔ دل میں ایک دوسرے کے خلاف بغض "رکھنے کی بجائے اگر بات کر کہ مسئلے سلجھالیے جائیں تو زندگی سہل ہو جاتی ہے"



"مما پتہ ہے میں نے آپ کو بابا کو۔ سام بھیا اور بام بھیا کو کتنا مس کیا تھا" کتنا؟؟؟

مما اتنا زیادہ "وہ دونوں بائیں پھیلائے ہوئے زور سے بولی۔۔۔۔۔"

ہیر تم سو کیوں نہیں رہی بس کرو باتیں بنانا "؟ یعنی جو اس کے ساتھ بستر پر لیٹی ہوئی تھی"۔ ہیر کو آدھی رات تک جاگتے ہوئے دیکھ کر کہا۔

مما کیا کروں نیند ہی نہیں آرہی "وہ جھنجھلا کر بولی ----"

مما آپ سے ایک بات پوچھوں؟؟؟ اس نے بھولپن سے سوچتے ہوئے کہا -

"ہاں پوچھو ہیر"

مما آپ ہی تو زائشہ آپنی کو کہتی تھیں کہ شادی کے بعد لڑکی کا اصل گھر اس کے شوہر کا گھر " ہوتا ہے -

ہاں کہتی تھی "یہی نے ہاں میں ہاں ملائی ----"

پھر ممامیری بھی تو شادی ہوگئی ہے۔ تو آپ مجھے میرے شوہر کے پاس کیوں رہنے نہیں " دے رہیں؟؟؟

ہیر!!!! یہی اپنی جگہ سے اٹھ کر غصے میں بولیں ----"

ہیر اپنی ممما کے اس طرح غصہ کرنے پر سہمی --- کیونکہ ایسا پہلی بار ہوا تھا کہ انہوں نے ہیر پر چلایا تھا ----

ہیر ایک بات مجھے سچ سچ بتانا اس نے تم سے -----"

میرا مطلب ہے کہ شیر زمان نے تم سے وہ پوچھنا تو چاہ رہی تھیں۔ مگر سمجھ نہیں آرہی تھی کہ کیسے پوچھے ----

اس نے تم سے کوئی ریلیشن شپ تو نہیں بنایا نا "؟"

بالآخر یمنی نے ہمت جٹائے پوچھ لیا۔۔۔۔

"مما بنایا ہے نا"

ہیر کی بات سن کر مینی کا خون خشک ہوا۔۔۔۔

"مما انہوں نے مجھ سے نکاح کیا تھا تو یہ ہمارا ریلیشن شپ ہی ہونا"

وہ معصومیت سے بولی۔

یمنی ماتھا پیٹ کر رہ گئی۔۔۔

ہیر میرا مطلب تھا کہ اس نے تمہیں چھو تو نہیں نا۔۔۔۔۔"

چھوٹا تھا نا ماما "وہ تکیہ گود میں رکھے ہوئی۔۔۔۔۔"

اس کے جواب پر یمنی کی پیشانی کے بلوں میں اضافہ ہوا۔۔۔۔

کہاں؟؟ انہوں نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔"

یہاں ماما "اس نے اپنی پیشانی پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔"

اور؟؟؟"

انہوں نے تشویش بھرے انداز میں پوچھا۔۔۔

یہاں "اس نے گال پر انگلی رکھ کر کہا۔۔۔۔"

اور؟؟؟"

یہاں "اس نے اپنی پشت پر ہاتھ رکھ کر کہا۔۔۔۔۔"

اس نے جب اپنی پشت کا بتایا تو اسے پھر سے ویسا ہی محسوس ہوا جیسے شیر زمان اپنی انگلی سے اس کی پشت پر اپنا نام لکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

اور ہیر؟؟؟"

"بس مم"

وہ بے دلی سے بول کر لیٹ گئی اور منہ پر تکیہ رکھ لیا۔۔۔۔۔

یمینی نے گرمی سانس بھری۔۔۔۔۔ اسکی رکی ہوئی سانسیں بحال ہوئیں۔۔۔۔۔

ہیر کتنی دیر تک جاگتی رہی نیند آنکھوں سے کوسوں دور تھی۔۔۔۔۔

نا تو سانسوں میں اس کے مخصوص کلون کی مہک اتر رہی تھی۔۔۔۔۔ اور نا ہی اس کی انگلیاں اس کے بالوں کو سہلا رہی تھیں۔۔۔۔۔

ہیر نے یمینی کا ہاتھ پکڑ کر اپنے بالوں پر رکھا۔۔۔۔۔

مگر وہ ڈھلک گیا۔۔۔۔۔

کیونکہ یمینی سو چکی تھی۔۔۔۔۔

I miss you

وہ کروٹ بدل کر شیر زمان کو یاد کرتے ہوئے ہونٹ گھما کر بولی ----- اور سونے کی کوشش کرنے لگی -----



عمر آفندی ہمیشہ کی طرح لیٹ نائٹ کلب میں سے شراب کے نشے میں چور دگمگاتے ہوئے قدموں سے چلتے ہوئے باہر آ رہا تھا -----

کون ہے تُو -----؟ "عمر آفندی نے"

سامنے موجود شخص کا ہڈی میں آدھا چھپا چہرہ دیکھنے کی کوشش کرتے ہوئے غصے میں پوچھا۔۔۔ عمر آفندی اپنا راستہ روکے جانے پر طیش میں آیا۔۔۔، تبھی مقابل موجود شخصیت نے ہڈی چہرے پر سے ہٹایا اور عمر آفندی کے تاثرات پل میں بگڑے

شیر زمان بنا گن اور بلیڈ کے اسکے ساتھ مقابلہ کر رہا تھا۔۔۔ وہ اپنے جنون میں بنار کے اس کو اپنے آہنی ہاتھوں سے پیٹ رہا تھا۔۔۔۔۔ عمر آفندی کو موقع ہی نہیں ملا اس پر ہاتھ اٹھانے کا، دوسرا وہ شیر زمان سے جس قدر پٹا تھا اب اس کی ہمت نہیں ہو رہی تھی، اس کا مقابلہ کرنے کی وہ ہانپتا ہوا گھٹنوں کے بل زمین پر گرا۔۔۔۔۔

ایک سیاہ نقاب پوش شیر زمان کے پیچھے کھڑا تھا وہ اب سامنے آیا۔۔۔۔۔
اور خاموشی سے کچھ چیزیں نکالنے لگا۔۔۔۔۔

د۔۔۔ دی۔۔۔ دیکھ شیر زمان۔۔۔ می۔۔۔ میں تجھے چھوڑوں گا نہیں اگر تُو نے میرے ساتھ کچھ بھی "کیا تو۔۔۔ تُو جانتا نہیں میں کیا کیا کر سکتا ہوں۔۔۔

شیر زمان نے پاکٹ میں سے تیز دھار بلیڈ نکالا۔۔۔۔۔
اس کی چمکتی تیز دھار دیکھ عمر آفندی کے گلے میں سے گلیٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔۔۔۔۔
، وہ بلیڈ اس کی آنکھ کے قریب لایا تب مشکل پیچھے سرکتا ہوا عمر آفندی اس سے بری طرح ڈرا

میرے خیال میں دوسروں کی عزتوں پر گندی نظر سے دیکھنے والی آنکھیں ہی نکال دی جائیں"
"تو۔۔۔"

رسانیت سے بولتا ہوا وہ آخر میں اچانک اپنا لہجہ برف سا سرد کیا ساتھ ہی سفاکیت سے عمر آفندی
کے سفید پڑتے چہرے کو دیکھا۔۔۔۔

بلیڈ سیدھا اس کی آنکھ میں ڈالا، لمحوں میں عمر آفندی کی ہڈیانی چیخ بلند ہوئی، تڑپ کر بری طرح
چلایا تھا۔۔۔۔۔

"میں مجھے جانے دو"

دوبارہ ایسا نہیں ہوگا، "وہ اپنی زخمی آنکھ پر ہاتھ رکھے درد سے بلبلا تے ہوئے بولا۔۔۔۔"

شیر زمان کو اپنی دوسری آنکھ کے قریب بلیڈ لاتے دیکھ روتا ہوا گر گڑایا

وہ بچوں کی طرح رونے لگا تھا، خوف پورے وجود کو مفلوج کر گیا تھا اس کے، ہمت نہیں تھی
مقابل موجود انسان سے لڑنے کی تبھی عمر آفندی نے اس سے بچنے کے لیے معافی کا حربہ آزمایا

،

شیر زمان اس پر ترس مت کھانا مت بھولنا اس کہینے نے

"کتنی عزت دار لڑکیوں کے دامن داغدار کیے۔۔۔"

شیر زمان کے پیچھے کھڑے اس کے ساتھی نے اسے عمر آفندی کی گرگڑاہٹ پر ترس ناکھانے کا

مشورہ دیا۔۔۔۔

شیر زمان نے اپنے بلیڈ کی تیز دھار سے اس کی دوسری آنکھ کو بھی زخمی کر دیا۔۔۔۔۔ وہ درد

سے پاگلوں کی طرح چیختا۔۔۔۔

اذیت میں گھرا سر زمین پر مارنے لگا، خون بھل بھل نکل رہا تھا اس کی دونوں آنکھوں

سے، تکلیف اتنی تھی کہ وہ یکدم مرنے کی خواہش کرنے لگا۔

کا ٹیوٹ تھا۔۔۔۔ S.k شیر زمان نے اس کی کلائی کو پکڑا جہاں

کاٹ یہ کلائیاں "پیچھے سے مشورہ آیا"

"مت۔۔۔ کاٹنا۔۔۔ چھوڑ دو۔۔۔ مجھے پلینز چھوڑ دو۔۔۔ بچاؤ۔۔۔ کوئی ہے۔۔۔"

تکلیف کی شدت برداشت نہ ہونے پر وہ تڑپ کر چیخ رہا تھا مگر وہاں دور دور تک اس کی چیخ سننے

والا کوئی نہ تھا، طنزیہ ہنسی ہنستا شیر زمان اسکی کلائی پر بلیڈ کو رگڑ ڈالا اور بنا عمر آفندی کے

بڑھتی ہوئی تکلیف کے باعث عمر آفندی کی زخمی آنکھوں کے پردوں پر اپنے کیے گناہ آئے، وہ تڑپ کر رہ گیا سب سوچ کر ہی، جانتا تھا دولت کے نشے میں چور کتنی لڑکیوں کو اس نے داغدار کیا تھا، کتنوں کی ویڈیو بنائی تھی سکا پین کنگ کے کہنے پہ۔۔۔، مگر اب ان سب سوچوں کا کیا فائدہ، تڑپتا گر گڑاتا وہ بری طرح سسکنے لگا تھا، سب گناہ یاد آتے وہ بے دم سا ہوا۔۔۔۔۔

شیر زمان نے تنفر سے اس کے بے سدھ ہوتے وجود کو دیکھا۔۔۔۔۔

اسے زندہ کیوں چھوڑ دیا؟؟؟ اس نے شیر زمان سے پوچھا۔"

میں چاہتا ہوں سکا پین کنگ کا یہ چمچہ جاکر اسے بتائے کہ شیر زمان اس کا بھی یہی حال"

کرنے والا ہے۔۔۔۔۔ وہ سرد لہجے میں بولا۔۔۔۔۔

مگر شیر زمان ہم اس سکا پین کنگ سے کیسے؟؟؟؟"

شیر زمان نے مڑ کر ایک کاٹ دار نظر اس پر ڈالی۔۔۔۔۔

وہ خاموش ہو گیا۔۔۔۔۔



حسام، ابتسام سے بات کیے اپنے روم میں آیا تو زائشہ بستر پر نیم دراز تھی --- وہ شاید اس کا انتظار کرتے ہوئے وہیں سو گئی تھی ----

حسام نے ایک نرم سی مسکراہٹ اس پر اچھالی ---

پھر اسکے پاس آکر اسے آرام دہ حالت میں لیٹایا ----

پھر اس پر اچھے سے کمفرٹر اوڑھا دیا ----

کیونکہ باہر موسم میں اچانک تبدیلی آئی تھی ---

پھر وہ اپنی جگہ پر آکر لیٹ گیا ----

کتنی دیر وہ زائشہ کے چہرے کو دیکھتا رہا --- پھر آہستہ آہستہ نیند کی وادیوں میں اتر گیا ----



دوپہر کے وقت یہی کچن سے کھانا بنا کر فارغ ہوئی تو اسنے روم میں جا کر دیکھا ----

وہاں ہیر پہ نیم غنودگی طاری تھی ---- یہی کے تو ہاتھ پاؤں پھولنے لگے ----

جاؤ ضامن ڈاکٹر کو بلا لاؤ۔۔۔۔۔"

"جی ٹھیک ہے"

کہتے ہی ضامن تیزی سے باہر نکل گیا۔۔۔۔۔

کچھ دیر بعد ضامن جب ایریا کے نزدیکی ڈاکٹر کو اپنے ساتھ لیے واپس آیا تو وہ ہیر کا چیک اپ کرنے لگے۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہے ڈاکٹر ہیر کو؟؟؟ یعنی نے تشویش بھرے انداز میں پوچھا۔"

ڈیپریشن کی وجہ سے ان کی حالت ہوئی ہے۔ ان کا خیال رکھیں اور انہیں زیادہ سے زیادہ خوش رکھنے کی کوشش کریں۔۔۔ اور انہیں دماغ پر زیادہ زور مت ڈالنے دیں۔۔۔ انہیں تازہ ہوا میں لے جائیں ٹھیک ہو جائیں گی

وہ اپنا پیشہ ورانہ مشورہ اور میڈیسن دیئے وہاں سے نکل گئے۔۔۔۔۔

یعنی نے ہیر کو میڈیسن دیں۔۔۔

پھر ضامن اور یعنی ہیر کو آرام کرنے دے کر خود روم سے باہر آگئے۔۔۔۔۔

پھپھو یہ کونسی جگہ ہے۔؟؟؟"

ضامن یہ شہریار کا پرانا گھر ہے۔ پہلے ہم یہاں رہتے تھے۔ تم بچوں کو نہیں پتہ اس گھر کا۔۔۔ کیونکہ تم سب کے پیدا ہونے سے پہلے ہی ہم اُس نئے گھر میں شفٹ ہو چکے تھے۔

یعنی نے اسے تفصیل سے بتایا۔

اچھا صحیح ہے "وہ آرام سے صوفے پر ٹیک لگا کر بیٹھ گیا"

تم کیا کرتے پھرتے ہو؟؟؟ آج کل بہت کم دکھائی دیتے ہو؟"

بس پھپھو جو ویلے ہوتے ہیں انہیں سب سے زیادہ کام ہوتے ہیں۔ وہ مسکرا کر بولا۔

ضامن کچھ کھاؤ گے؟؟؟"

"نکی اور پوچھ پوچھ"

اچھا کیا کھاؤ گے وہی بناتی ہوں "آج شام تم یہیں رک جاؤ ڈنر ساتھ کر کے جانا", "انہوں نے" پیشکش کی۔

"جی ٹھیک ہے پھپھو جیسا آپ کہیں"
"اور کھانے میں جو مرضی بنا لیں آپ کو تو پتہ ہے کہ میں سب کچھ کھا لیتا ہوں۔"

مما!!! ہیر کی آواز سن کر وہ دونوں ہیر کی طرف متوجہ ہوئے۔۔۔۔۔"

ہیر تم ٹھیک ہو اب؟؟؟"
کیا بات ہے بیٹا؟ مینی نے تفکر بھرے انداز میں پوچھا۔"

میں ٹھیک ہوں ممما"
ضامن تم مجھ سے ملنے بھی نہیں آئے, "وہ منہ پھلا کر بولی۔"
"اب آگیا ہوں نا"

"پھر مجھے یہاں سے باہر لے جاؤ مجھے نہیں رہنا یہاں"

"پھپھو ہیر باہر جانے کا کہہ رہی ہے"

"نہیں ضامن اسے باہر نہیں لے کر جانا۔۔۔۔ شہریار کو پتہ چل گیا تو بہت ناراض ہوں گے"

"پھپھو ہم جلدی واپس آجائیں گے"

مما جانے دیں نا پلیز۔ "ہیر ان کے شانے سے لپٹ کر منت بھرے لہجے میں بولی۔"

ڈاکٹر نے کہا تو تھا۔ مگر شہریار؟؟؟؟ وہ دوہری پریشانی میں مبتلا ہوئیں۔۔۔۔۔"

آخر کیا کریں یہی سوچ رہی تھی۔

"اچھا ٹھیک ہے ضامن مگر جلدی آنا"

"اچھا پھپھو جان ڈونٹ ٹیک ٹینشن"

وہ دونوں ایک ساتھ باہر نکل گئے۔۔۔۔۔

"ہیر کچھ کھاؤ گی؟"

نہیں کچھ بھی نہیں "وہ بے دلی سے بولی۔"

"تم اور کچھ کھاؤ نا پیو" ضامن نے اسے شرارت سے چھیڑا

"کچھ نہیں ہوتا ہیر میں ہوں نا تمہارے ساتھ ڈرو مت"

دیکھو روڈ پر کتنے لوگ ہیں ہمارے ساتھ جو اس ٹریفک جام میں پھنسے ہوئے ہیں۔"

ابھی چند پل ہی گزرے تھے کہ بارش نے پورے روڈ کو جل تھل کر دیا۔۔۔۔

چھم چھم برستی بوندیں اب ونڈ سکرین کو بھی پوری طرح بھگو چکی تھیں۔۔۔۔۔

سائیڈ مرر پر بھی بارش برس رہی تھی۔۔۔۔۔

بارش کی تیزی سے ٹریفک کی روانگی میں تھوڑی سی ہلچل مچی۔۔۔۔

ضامن نے گاڑی تھوڑی سی آگے بڑھائی۔۔۔۔۔

اس کی نظر دو گاڑیاں چھوڑ کر تیسری گاڑی میں ڈرائیونگ سیٹ پر بیٹھی ہوئی عیش ڈار پر گئی۔۔۔۔۔

جو اسے دیکھ کم اور گھور زیادہ رہی تھی۔۔۔۔۔ ایسے جیسے اسے آج کچا چبا جائے گی۔۔۔۔۔

ہیر اپنی بھابھی سے ملوگی؟؟؟؟ ضامن نے ساتھ گم سم بیٹھی ہوئی ہیر سے پوچھا۔"

ہیں؟؟؟ آپ نے شادی کر لی؟؟؟ اس نے حیرانی سے پوچھا۔"

وہ سب چھوڑو یہ بتاؤ ملوگی؟؟؟"

ہاں بالکل جلدی دکھائیں ناکدھر ہے "؟"
وہ پرچوش آواز میں بولی اور ادھر ادھر نظریں دوڑائیں۔

وہ دیکھو ادھر ہماری طرف ہی آرہی ہے "ضامن نے اسے اشارے سے بتایا۔۔۔۔۔"
ہیر نے اپنی طرف آتی ہوئی عیش ڈار کو دیکھا۔۔۔۔۔
بلیک ڈریس پینٹ اور لیڈیز کوٹ میں ملبوس۔ بالوں کی ہائی ٹیل کیے۔۔۔۔۔ دلکش نقوش لیے لبوں
پر ڈیپ ریڈ لپسٹک لگائے انہیں کی طرف آرہی تھی۔۔۔۔۔
ضامن !!!!! یہ تو بہت ہی پیاری ہے "وہ عیش ڈار کو دیکھ کر اس پر فریفتہ ہوئی۔۔۔۔۔"
تمہیں یہ بارودی سرنگ پیاری لگی۔۔۔۔۔؟؟؟؟؟"
"دیکھنا آتے ہی کیسے بمباری کرتی۔۔۔۔۔ گولے برسائے گی مجھ پر اپنے"
"یہ کیا کہہ رہے ہو۔۔۔۔۔ سچ میں بہت پیاری ہے سچی"
"اور ان کی ریڈ لپسٹک بھی کتنی پیاری ہے""
اتنی پیاری لگی تمہیں تو اسے ابھی خراب کر دیں گے "وہ ذو معنی انداز میں خود کلامی کر گیا۔۔۔۔۔"

کیا کہا ضامن؟؟؟

"کچھ خاص نہیں --- تمہارے کام کی بات نہیں"

وہ آہستگی سے بولا ---

"کھولو سے"

عیش ڈار نے گاڑی کے دروازے کو باہر سے انگلی کی مدد سے ناک کرتے ہوئے سپاٹ انداز میں
کہا --- وہ پوری طرح بھیگ چکی تھی ----

ضامن نے اپنی طرف کا شیشہ نیچے کیا ----

"باہر نکلو زرا"

وہ اسے انگلی کا اشارہ کرتے ہوئے بولی -

ضامن ایک نظر ہیر کی طرف دیکھا پھر باہر نکلا ----

چلو میرے ساتھ "وہ ضامن کا کالر دبوچ کر اسے اپنے ساتھ لیے قدرے روڈ کے ایک سائیڈ پر"
لے گئی ----

کہاں لے جا رہی ہو مجھے "؟"

"چپ چاپ چلو ورنہ اچھا نہیں ہوگا تمہارے لیے"

اچھا تو تمہارے لیے نہیں ہوگا جتنی تاریک جگہ پر لے کر جاؤ گی --- خطرہ تمہیں ہی ہوگا"
--- ضامن نے اسے دھمکایا ----

دیکھا جائے گا ----"

وہ ایک سنسان گلی میں تھے جہاں فی الوقت کوئی بھی نہیں تھا ---- بارش کی وجہ سے سب
اپنے اپنے گھروں میں گھسے ہوئے تھے ----
مگر وہاں سے روڈ واضح دکھائی دے رہا تھا ----
ہیر نے گاڑی سے باہر نکل کر دیکھا ----
اسے ضامن کہیں بھی دکھائی نہیں دیا ----
وہ ہراساں نظروں سے روڈ پر دیکھنے لگی ---- وہاں گاڑیوں کا جم غفیر اکٹھا تھا ----

اسے سامنے دیکھ ہیر کی جان میں جان آئی ----

وہ اب اس کے پاس پہنچنے کے لیے مختلف گاڑیوں کے بونٹ پر چڑھا پھر اتر ---- پھر چڑھا پھر اتر ----

لوگ اس کے عمل پر اسے پاگل گردان رہے تھے ---- کیونکہ سلو ٹریفک رواں ہو چکی تھی ----

مگر اسے کہاں پرواہ تھی ---

وہ چلتی ہوئی گاڑیوں میں سے گزرتا --- ان کے بونٹ پر چڑھتا --- پھر فٹ پاتھ پھیلا نکلتا ہوا بالآخر اس تک پہنچنے میں کامیاب ہو گیا ----

وہ دونوں سڑک کے بیچ بیچ ایستادہ کھڑے تھے ----

برستی ہوئی بارش میں بھیگتے دو وجود ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے دنیا جہاں سے بیگانہ ہو چکے تھے ----

مائی لٹل پرنسز!!! شیر زمان نے فسوں خیزی سے کہا۔۔۔"

ہیر بنا کچھ کہے اسے کی کمر کے گرد اپنے بازو باندھ گئی۔۔۔۔

اور سسک سسک کر رونے لگی۔۔۔۔

شیر زمان نے اس کے نازک وجود کو اپنے بازوؤں کے گھیرے میں لیا۔۔۔۔۔

ہیر اسے اپنے ساتھ پا کر خود کو پر تحفظ محسوس کرنے لگی۔۔۔۔

"اوائے ہیر رانجھا!!!! یہ رومینس جھاڑنے کے لیے تمہیں سڑک ہی ملی تھی کیا ہٹو راستے سے"

ایک سر پھرے نے انہیں سڑک کے پیچ و پیچ ایک دوسرے کے گلے لگے دیکھا تو استہزایہ انداز

سے کہا۔۔۔۔

کوئی اور وقت ہوتا تو شاید شیر زمان اسے جواب دیتا۔۔۔۔۔"

کون ہے وہ جسکے ساتھ گھوم رہے ہو؟؟؟"

اس نے تیکھے چتونوں سے گھورتے ہوئے پوچھا۔

کیوں بتاؤں "؟"

وہ چڑ رہی تھی تو ضامن اسے مزید چڑانے لگا۔۔۔۔

دیکھو ضامن تم صرف میرے ہو۔۔۔ اگر تم نے کسی اور کی طرف دیکھا بھی نا تو۔۔۔ تمہاری"
"آنکھیں نوچ لوں گی

وہ دھمکی آمیز انداز میں انگلی اٹھا کر بولی۔۔۔

ضامن نے اس کی انگلی میں اپنی انگلی ڈالی۔۔۔۔

اگر تمہارا نا ہوا تو "؟"

وہ زرا سا اس کے قریب چہرہ کیے شوخ آواز میں بولا۔

تو---- تو---- میں---- اسے کچھ سمجھائی نا دیا----"

ضامن نے سارے فاصلے مٹاتے ہوئے اس کے رنگے سرخ لبوں کو اپنے لبوں میں قید کیا

اس بار عیش ڈار نے مزاحمت نہیں کی-----

بلکہ ضامن خان کے ہاتھوں کے طوطے اڑا دیئے-----

ضامن کے عمل میں تو نرمی تھی مگر عیش ڈار نے بدلے میں سختی اپنائی-----

اس بار ضامن نے پیچھے ہٹنا چاہا مگر عیش نے اسے پیچھے ہٹنے نہیں دیا-----

ضامن نے اپنا آپ اسکے حوالے کر دیا-----

کچھ دیر بعد جب وہ خود ہی تھک گئی--- تو پیچھے ہٹ کر گہرے سانس لینے لگی-----

"واہ میری گینگسٹر بیوی کے بدلے کا انداز تو آج دل پر لگا ٹھہا کر کہ"

وہ اس کے لبوں کو اپنی پوروں سے چھو کر شوخ لہجے میں بولا-----

"اب جا کر دکھاؤ کسی اور کے پاس"

ہائے اس ادا پر کون نا مر جائے مٹ جائے؟؟؟"

وہ اپنا ٹھیک سے بناتے بھی نہیں۔۔۔۔۔ پھر کسی اور کا ہونے بھی نہیں دیتے "وہ ٹھنڈی آہ"
بھر کر بولا۔۔۔

"آئے بڑے عمران ہاشمی کہیں کے۔۔ ٹھہرک پن میں تو تم اس سے بھی چار ہاتھ آگے ہو"

یار تم نے تو واقعی مجھے سیریل کسر ہی بنا ڈالا ہے۔ مجال ہے جو مجھے کسی اور کام پر فوکس
"کرنے دیتی ہو"

"اچھا زیادہ باتیں مت بناؤ میرے ساتھ گھر چلو"

وہ کس خوشی میں "؟"

کیوں گھر جانے کے لیے خوشی کی ضرورت ہوتی ہے "؟"

"ارے نہیں ویسے ہی کہہ رہا تھا"

میرے بازو میں ابھی بھی درد ہے مزید ڈرائیونگ نہیں ہوگی۔"

تو تمہیں کسی پاگل کتے نے کاٹا تھا کہ ہاسپٹل سے باہر نکلو۔۔۔؟؟؟

ابھی گھاؤ ٹھیک سے بھرا نہیں۔۔۔ تمہیں ایک آدھا دن وہاں اور رکنا چاہیے تھا۔

مجھ سے نہیں اس ہاسپٹل کے بستر پر مزید لیٹا جاتا۔ بور ہو گئی تھی وہاں اکیلے لیٹ کر۔۔۔

"اور تم تو مجھے وہاں چھوڑ کر ایسے غائب ہوئے جیسے گدھے کے سر سے سینگ"

بس یار کچھ ضروری کام تھے وہ نپٹانے تھے۔۔۔۔

ویسے بھی تمہیں کس نے کہا تھا ہمارے پیچھے آنے کو؟؟؟

پہلے بھی تم میرے پیچھے آئی تھی۔۔۔ ایک بار۔۔۔ تب بھی میں نے منع کیا تھا تمہیں۔

ویسے تو ہر وقت پیار سے بات کرتے ہو۔۔۔ جب شیر زمان کے ساتھ ہوتے ہو تو مجھے گھورتے

کیوں ہو؟؟؟ ایسا لگتا ہے کہ مجھے سالم نکل جاؤ گے "وہ شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔

ضامن نے اس کے کوٹ سے واپس کھینچا اور اس کے گال پر اپنے لب رکھے -----

"اگر تمہیں پتہ نا ہو تو تمہیں بتا دوں کہ اس وقت ہم کسی گلی میں کھڑے ہیں"
وہ کوفت زدہ آواز میں بولی --- اور اسے خود سے پیچھے دھکیلا ----

تو پھر گھر جا کر امید رکھوں؟؟؟"
"فی الحال گھر چلو وہاں چل کر بتاتی ہوں"
یار عیش فون دو میرا "ضامن نے اپنی پاکٹ سے اسے فون کھینچتے دیکھ کر کہا ---"
"نہیں ملے گا گھر چلو پھر لے لینا"
ارے یار دیکھنے تو دو کس کی کال ہے؟"

"سکرین کے اوپر مینی پھپھو لکھا آ رہا ہے"
"پھپھو نے ضرور ہیر کا پوچھنے کے لیے کال کی ہوگی -"

لاؤ دو مجھے فون "اس نے عیش کے ہاتھ سے فون کھینچا"

"گھر چلو پھر بتاتی ہوں"
یہ تو واقعی گھر چل کر پتہ چلے گا کون کس کو کیا بتاتا ہے ----"
ضامن نے جواب کہا ----

عیش نے اسے گھور کر دیکھا پھر اس کے گھٹنے پر ہیلز مارتے ہوئے ---- اداء بے نیازی سے
آگے بڑھنے لگی ----

پلیز نیچے اتاریں مجھے "ہیر نے مہناتے ہوئے شیر زمان سے کہا ----"
جو اسے اپنی بانہوں میں بھر کر اب روڈ پر چل رہا تھا ----

آتجھے ان بانہوں میں بھر کر اور بھی کرلوں میں قریب
تو جدا ہو تو لگے ہے آتا جاتا ہر پل عجیب
شیر زمان نے اپنی دلکش سحر انگیز آواز میں اس کے کانوں میں رس گھولا ----

اس جہاں میں ہے اور نا ہوگا مجھ سے کوئی بھی خوش نصیب۔
تو نے مجھ کو دل دیا ہے۔

میں ہوں تیرے سب سے قریب

ہیر کی آنکھوں میں بارش کی بوندیں گر رہی تھیں مگر پھر بھی وہ آنکھیں کھولے اسے یک ٹک دیکھ
رہی تھی ----

میں ہی تو تیرے دل میں ہوں

میں ہی تو سانسوں میں بسوں

تیرے دل کی دھڑکنوں میں، میں ہی ہوں،، میں ہی ہو۔

وہ دونوں بارش میں بھگتے ہوئے چلے جا رہے تھے -

، تو ہمسفر

، تو ہمقدم

، تو ہم نوا میرا

"اب تو ایک پل کے لیے بھی تمہیں خود سے دور نہیں کروں گا"

آپ مجھ سے دور مت جانا "وہ اس کی گردن میں اپنی دونوں ہاتھیں ڈال کر بولی ---"

شیر زمان نے نرمی سے پوچھا۔۔۔۔۔

تمہیں بتا دوں جس سے جل کر تم نے مجھ پر حملہ کیا وہ میری کزن اور شیر زمان کی بیوی ہے"

ضامن نے اس کے من میں مچلتا ہوا سوال اور اسکی پریشانی دور کی۔"

"ایک بات کہوں ضامن؟؟؟"

"ہمممم۔۔۔ پولو"

ویسے یہ شیر زمان ہے بڑا ہینڈسم "عیش ڈار نے تو صیفی نگاہیں اس پر جمائے ہوئے کہا جو ہیر کو اپنی بانہوں کے حصار میں لیے روڈ پر چل رہا تھا بنا دنیا کی پرواہ کیے ----

تمہیں ساری دنیا ہینڈسم لگے گی سوائے اپنے شوہر کے "وہ خفگی سے منہ پھلا کر بولا -"

ہائے کتنے کیوٹ لگتے ہو اس طرح رُسی رُسی کرتے ہوئے "وہ اس کی ناک دبا کر بولی --"

اب یہ رسی رسی کیا ہے؟؟؟"

ضامن نے اسکی طرف دیکھ کر پوچھا ---

"میرا مطلب ناراضگی میں کیوٹ لگتے ہو"

گھر چل کر مجھے منالو "ضامن نے پیشکش کی -"

مجھے تمہیں منانے کی ضرورت نہیں "وہ شانے اچکا کر بولی ----"

"دیکھ لو اس بار سچ میں ناراض ہو جاؤں گا"

مجھے منانا آتا ہے "وہ ضامن کے انداز میں آنکھ ونگ کیے بولی ----"

میری بلی مجھ کو ہی میاؤں "؟"

ضامن نے ابرو اچکا کر شرارتی انداز میں کہا --- عیش نے اپنی گاڑی کو لاک لگائے ایک سائیڈ پر کھڑا کیا پھر وہ دونوں ضامن کی گاڑی میں بیٹھ کر گھر روانہ ہو گئے۔



آیت موسم خراب ہو رہا ہے ٹھنڈ لگ جائے گا چلو سوکس پہنو "جنت اس کے پیچھے پیچھے تھی" جبکہ آیت آگے آگے بھاگ رہی تھی -----

آیت نے اسے سارا گھر گھما ڈالا -----

شہیار اور مینی ابھی کچھ دیر پہلے ہی حویلی پہنچے تھے --- مینی نے ضامن کے فون بند جانے " پر شہیار کو کال کر کہ بتا دیا تھا کہ ہیر، ضامن کے ساتھ باہر گئی ہے اور ابھی تک نہیں آئی ---

شہریار کو سن کر بہت غصہ آیا --- وہ اسی لیے حویلی آیا تھا کہ سب سے مل کر اس بارے میں بات کر سکے ----



"آپ کو پتہ ہے مجھے آپ کی بہت یاد آئی"
اس نے شیر زمان کے چہرے کو دیکھتے ہوئے کہا۔

میری کس چیز کی یاد آئی؟"
شیر نے ہلکا سا مسکرا کر پوچھا ---- جس سے اسکا ڈمپل نمایاں ہوا۔

تھوڑا سا اوپر کریں نا "ہیر نے کہا ---"
شیر زمان نے اسے اپنی بانہوں میں بھرے ہوئے کی تھوڑا اور اوپر کیا --- ہیر نے اس کے ڈمپل پر اپنے لب رکھے ----

ٹھیک ہے بتا دیتا ہوں لیکن اگر تم بے ہوش ہوئی تو ہوش میں آکر تم پہ ڈبل جرمانہ عائد ہوگا"

او کے "وہ کھکھلا کر بولی۔"

شیر زمان نے اسے نیچے اتارا۔۔۔

وہ دونوں حویلی کی بیک گارڈن والی سائیڈ سے اندر آئے وہاں اس وقت کوئی نہیں تھا۔۔۔۔

ہیر اس کی طرف دیکھ رہی تھی کہ وہ کب بتائے گا کہ اس نے ہیر کو کتنا مس کیا۔ وہ جاننے کے لیے بہت ایکسائیڈ تھی۔۔۔۔

شیر زمان اس کے ایک ایک نقش کو آنکھوں کے ذریعے اپنے دل میں اتار رہا تھا۔۔۔ آنکھیں تھیں کہ سیراب ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھیں۔

میں نے تمہیں اتنا مس کیا کہ اب دل چاہتا ہے تمہیں اپنی روح میں اتار لوں۔ "وہ اس کے" گال پر اپنی ناک ر ب کیے سحر زدہ آواز میں بولا۔

ہیر کو اپنے سانس تھمتے ہوئے لگے۔۔۔۔

شیر زمان نے اس کے دوپٹے کو گلے سے ڈھیلا کیا۔۔۔ پھر جھک کر اس کی بھگی شفاف گردن پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔

اس کی مونچھوں کی چمچھن سے ہیر کے سارے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی۔

میں نے تمہیں اتنا مس کیا کہ اب دل چاہتا ہے تمہاری سانسیں اپنی بنا لوں اور اپنی تمہاری"

"بنا دوں

وہ مخملیں لبوں کو فوکس کرکہ ---

اس کے نرم گالوں کو اپنی پوروں سے سہلاتے ہوئے۔۔۔۔فسوں خیز انداز میں بولا اور بنا ایک لمحہ رکے اس کی سانسوں کو خود میں قید کر گیا۔۔۔۔۔

ہیر آنکھیں میچے ---- شرم سے دوہری ہونے لگی ---- اس نے یہ تو سوچا ہی نہیں تھا کہ وہ ایسا کچھ کرے گا ----

دل تو ایسے زوروں سے دھڑک رہا تھا جیسے ابھی سینے سے باہر نکل آئے گا۔۔۔۔

نجانے کیوں اسے شیر زمان کا چھونا برا نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔

اس نے شیر زمان کی جیکٹ کو اپنی مٹھیوں میں زور سے پکڑ لیا۔۔۔۔ جسم بری طرح لرزنے لگا تھا

شیر زمان ایک ہاتھ اس کی گردن میں ڈالے اور ایک اس کی کمر میں ڈال کر آج جیسے اپنا سارا

جنون اس میں انڈیل دینے کا ارادہ کر چکا تھا۔۔۔۔

ہیر کو اپنی سانسیں رکتی ہوئی لگیں۔۔۔۔ ٹانگیں کپکپانے لگیں۔۔۔۔۔

شیر زمان کو جب اس کا وجود کچھ ڈھیلا سا لگا تو اس نے ہیر کو چھوڑ کر اس کی طرف دیکھا۔۔۔۔۔ جو

اسی کی بانہوں میں جھول گئی۔۔۔۔

"My little Wify -"

میں نے کہا تھا نا نہیں سہ پاؤ گی "وہ گہری سانس بھر کر آہستگی سے بولا۔۔۔"

مام میں تو آپ کو آپکی بہو سے ملوانے لا رہا تھا مگر میری لٹل وائفی راستے میں ہی بیہوش ہو گئی۔
وہ معصومیت کے تمام ریکارڈ توڑتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔"

"اریسٹ کر لو اسے"

زیان نے دروازے سے اندر آتے ہی اپنے ماتحت سے شیر زمان کو ہتھکڑی لگانے کے لیے کہا

۔۔۔۔۔

!!! پاپا"

ایک پیاری سی گول مٹول خوبصورت سی بچی آکر زیان کی ٹانگوں سے لپٹی۔۔۔۔۔

زیان نے حیرت زدہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔

... سفید رنگت جانے پہچانے نقوش۔ بالکل اسی جیسا تل

وہ پل بھر کے لیے چونکا۔۔۔۔۔

دل نے ایک ہارٹ بیٹ مس کی۔۔۔

اس سے پہلے کے زیان اسے چھو کر پیار کرتا۔۔۔

■■■■

میں کیا مر گیا تھا جو یوں سفید کپڑے پہن رکھے ہیں "؟"

وہ پاس کھڑی جنت کی کلائی

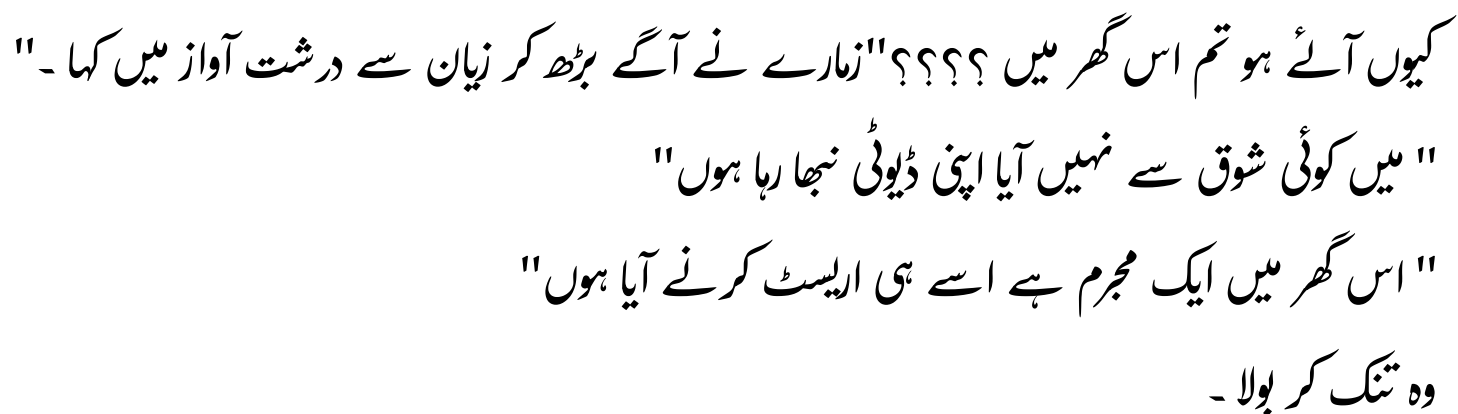
کو کھینچ کر بولا۔

ہاں تم مرچکے ہو، "وہ اس کی گرفت سے اپنی کلائی آزاد کرواتے ہوئے بولی ----"

اور آیت کو کھینچتے ہوئے وہاں سے لے کے اندر کی طرف جانے لگی ----

ہاں تم مر چکے ہو، "جنت کی آواز اس کے کانوں میں گونجنے لگی۔۔۔۔"

اس نے روم جاتے ہی دروازہ زور سے بند کیا۔۔۔۔۔
 زیان کو یہ دروازہ اپنے منہ پر بند ہوتا ہوا لگا۔۔۔۔۔



اپنے بارے میں کیا خیال ہے تمہارا "؟"
شیر زمان جو ہیر کو صوفے پر بٹھا چکا تھا ---
زیان سے پوچھا۔

تم نے جو قتل کیے ہیں ان کا شمار بھی نا ممکن ہے "زیان نے کڑک آواز میں کہا۔"

اور جو کام تم نے کیا اسکی سزا کون دے گا؟؟؟؟؟"

زیان تم ہمیشہ اس گھر کو بکھیرنے کے لیے ہی کیوں آتے ہو؟؟؟ چلے جاؤ یہاں سے۔ اس"

"گھر میں تمہاری کوئی جگہ نہیں

زرشال نے ٹوٹے ہوئے لہجے میں کہا۔۔۔۔۔

کیا کیا ہے شیر زمان نے؟؟؟"

ذوناش نے آگے بڑھ کر کہا۔

اس نے بہت سے غلط کام کیے ہیں "زیان کاٹ دار آواز میں بولا۔"

کوئی غلط کام نہیں کیے میں نے۔۔۔"

شیر زمان جوابا دھاڑا۔۔۔۔۔

زیان کیوں الزام لگا رہے ہو شیر زمان پر؟؟؟ زیگن سے رہا نا گیا تو آگے آکر بولا۔۔۔۔۔"

اس نے لوگوں کی جان لیں ہیں "زیان کرخت آواز میں کہا۔"

پوچھیں اس سے۔۔۔ اس کے پاس ثبوت ہے کو مجھے گرفتار کرنے آیا ہے؟؟؟ شیر زمان نے

غصیلی آواز میں کہا۔۔۔۔۔

میرے پاس تمہارے اریسٹ وارنٹ ہیں۔ ثبوت کورٹ میں پیش کروں گا۔۔۔۔۔"

شیر اگر تم نے کوئی غلط کام نہیں کیا تو جاؤ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہمیشہ سچ کا ساتھ دیتے"

"ہیں۔ اگر تم نے کچھ غلط نہیں کیا تو یہ خود چھوڑے گا تمہیں

میں چاہتا تو ہوں غائب ہو جاتا اور تم ساری زندگی بھی مجھے ڈھونڈ نہیں پاتے مگر یہ میری ماں"

"کا حکم ہے۔ اور شیر زمان اپنی ماں کا کہا نہیں ٹالتا

"چلو زبان"

زبان نے اس کے ہاتھوں میں ہتھکڑیاں لگانی چاہیں ----

اسکی ضرورت تب ہوتی جب میں اپنی مرضی سے نا چل رہا ہوتا۔ وہ ابرو اچکا کر سپاٹ انداز میں"

بولاً ----

ضامن تمہارے ساتھ ملا تھا جو ہیر تمہیں ملی؟؟؟ شہیار کب سے دماغ میں گھومتا ہوا سوال"

زبان پر لایا ----

ہنہ۔۔۔۔۔ آپ کیا سمجھے میں کیا کوئی سپر ہیرو ہوں جو اسے آسمان پر اڑ کر ڈھونڈھ نکالوں گا۔
 ۔۔۔۔۔؟

وہ استہزایہ انداز سے ہنکارا بھر کر بولا۔۔۔۔۔
 نہ تو مجھے آئیڈیا تھا کہ آپ اچانک آکر ہیر کو میرے فلیٹ سے لے جانے والے ہیں۔ اگر اس بات کا مجھے پہلے سے اندازہ ہوتا تو میں ہیر کی کسی چیز میں ٹریکنگ ڈیوائس ضرور لگاتا۔۔۔۔۔ مگر ایسا کچھ نہیں تھا۔۔۔۔۔

ویسے بھی جب سیدھی انگلی سے گھی نکل آئے تو انگلی ٹیڑھی کرنے کی کیا ضرورت؟؟؟؟
 شہیار نے اس کی بات پر خشمگیں نگاہوں سے اسے گھورا۔۔۔۔۔

جب ضامن خود ہی ہیر کو میرے پاس لانے والا تھا تو میں فضول میں محنت کیوں کرتا؟ وہ
 ہنس کر بولا۔۔۔۔۔

یعنی کہ اس سب میں ضامن بھی تمہارے ساتھ ملا ہوا تھا؟؟؟ شہریار نے تلملا کر دانت پیستے " ہوئے پوچھا۔

"بھائی اوپر سے شاید الگ نظر آئیں مگر دل ملے ہوتے ہیں آپس میں ۔"

ہاں اگر کوئی بھائی بننے کا تقاضا اصل میں نبھانا چاہے تو !!! شیر زمان نے آخری بات زیان کی " طرف دیکھ کر کی ۔

بریرہ کی ترسی ہوئی نظروں نے دو سال بعد اپنے بیٹے کو دیکھا تھا ----

زیان تیز قدم اٹھاتا ہوا بریرہ کے پاس آیا اور اس کے گلے لگا ----

"I miss you mom

وہ کہتے ہی ان سے الگ ہوا ---

زریار نے نظریں پھیر لیں ----

اگر وہ اپنے بیٹے کو بلاتا تو اپنے بھائی زمارے کا سامنا کیسے کرتا ----

وہ خود کو بے بس اور دو حصوں میں بٹا ہوا محسوس کر رہا تھا۔

مما وہ بچی؟؟؟" اس نے بریرہ سے پوچھنا چاہا۔۔۔۔۔"

بریرہ کی غم آنکھوں میں ڈھیروں شکوے تھے۔۔۔۔۔

"تمہاری بیٹی ہے زیان" بریرہ نے کپکپاتی ہوئی آواز سے کہا۔۔۔۔۔"

زیان اس وقت یہ سچ جان کر خود کی کیفیت سے نابلد ہوا۔۔۔۔۔

یہ خوشی کی کیفیت تھی یا غم کی وہ خود بھی نا جان پایا۔۔۔۔۔

مسڈیو برو "شاہ من نے شیر زمان کے گلے لگے ہوئے کہا۔"

مسڈیو ٹوچیم "شیر زمان نے اس کے سنورے بال بگاڑ کر اپنائیت بھرے انداز میں کہا۔"

زیان پلٹ کر شیر زمان کے پاس آیا۔۔۔۔۔

دونوں ساتھ ساتھ باہر کی طرف چلنے لگے۔۔۔۔۔

زیان نے ایک اخروی اچلتی ہوئی نظر بند دروازے پر ڈالی جہاں کچھ دیر پہلے اس کی بیوی اور بیٹی

گم ہوئے تھے۔۔۔۔۔

چلو ایک کام تو اچھا کیا اس زیان نے "شہریار نے شیر زمان کو اسے اپنے ساتھ لے جاتا دیکھ کر" کہا ----

باقی سب خاموش تماشائی بنے ہوئے تھے ----
شیر زمان کو دروازے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ کر ہیر اس کی طرف دوڑی ----

آپ کہاں جا رہے ہیں ؟"
آپ مجھے چھوڑ کر کہیں نہیں جا سکتے "وہ روتے ہوئے اس کی شرٹ کو پکڑ کر بولی ----"
ہیر واپس آؤ !!! شہریار کی تیز آواز لاؤنج میں گونجی ۔"
نہیں پاپا میں انہیں کہیں جانے نہیں دوں گی ---- یہ میرے ہیں ----"
میں ان کے بغیر نہیں رہ سکتی ماما "وہ سسکتے ہوئے بولی ----"

سب ہیر کے الفاظ پر حیران کن نظروں سے ایک دوسرے کو دیکھنے لگے ----
منت بھی چھوٹو ہیر کی بات سن کر شک ہوئی ----

، زرشال ، زمارے ، زنگن ، بریرہ

وہ اس کی پشت کو سہلا کر اسے پر سکون کرنے کی کوشش کر رہا تھا۔۔۔

سب گھر والوں نے شیر زمان کا یہ محبت بھرا روپ پہلی بار دیکھا تھا۔۔۔ وہ کتنی نرمی سے پیش آ رہا تھا ہیر سے۔۔۔۔

مجھے آپ کے بنائند نہیں آئے گی "وہ سر اٹھا کر اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بھگی۔"

آواز میں بولی ----

"مجھے بھی" مگر مجبوری ہے جانا پڑے گا۔"

سسر جی !! وہ ہیر کو خود سے الگ کرتی شہریار سے مخاطب ہوا۔۔۔"

شہرہار نے اسے تکیے چتونوں سے گھورا۔۔۔۔

میں جا کر جلد ہی واپس آتا ہوں میری لٹل وانٹی کا خیال رکھنا --- اسے خراش بھی نا آنے "

پالے ---

وہ جاتے ہوئے شہر یار کو سلگانا نہیں بھولا۔۔۔۔

اس کے جاتے ہی حویلی ایک دم ویران سی لگنے لگی ---

ہیر ڈھیلے وجود سے وہیں صوفے پر ڈھے گئی۔۔۔ یعنی نے آگے بڑھ کر اسے سنبھالا۔۔۔۔۔ مگر ہیر ایک دفعہ پھر سے ڈیپریشن کے زیر اثر بے ہوش ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ یہی سوچ کر کہ اب ایک بار پھر سے شیر زمان اس سے دور ہو گیا ہے۔۔۔۔۔

پیار اور عشق کے معنوں سے تو شاید وہ ناواقف تھی ابھی۔۔۔ مگر اسے شیر زمان کی عادت ہو چکی تھی۔۔۔۔۔ اور جو عادتیں کچی عمر میں زہن میں جگہ بنا لیں وہ عادتیں تا عمر نہیں چھوڑتی۔۔۔۔۔ کسی کی عادت ہو جانا"

محبت ہو جانے سے زیادہ"

خطرناک ہوتا ہے۔" اور ہیر کو شیر زمان کی عادت ہو گئی تھی۔۔۔۔۔ اگر عام لفظوں میں کہا جائے تو۔۔۔۔۔

She was addicted to Sharzaman .



ایک کی کر کہ کافی بھگت چکا ہوں "اس کے ماتھے پر شکن نمودار ہوئی ---"

زمارے آخر ایک دن بیٹیوں کو رخصت کرنا ہی پڑتا ہے یہی دنیا کا اصول ہے۔ آپ اس سے "منحرف نہیں ہو سکتے"

میں نے ایک رشتہ کروانے والی سے بات کی ہے کہ ہمیں منت کے لیے کوئی اچھا سا رشتہ "دکھائے" زرشال نے اسے بتانا مناسب سمجھا۔

زمارے چپ رہا۔۔۔۔

آپ پلیز سمجھنے کی کوشش کریں یہی عمر ہوتی ہے بچیوں کی شادی کی ورنہ وقت نکل گیا تو "مناسب رشتہ ملنا مشکل ہو جاتا ہے"

زرshal اس دور میں تو میرا دل چاہتا ہے کہ خدا کسی کو بیٹیاں نادے۔۔۔۔۔
زرshal نے حیرت انگیز نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔۔ کہ آخر وہ کہنا کیا چاہتا ہے۔
"اور اگر خدا بیٹیاں دے تو ساتھ ان کے نیک نصیب بھی دے"

اللہ تعالیٰ سب بہتر کریں گے۔۔ اس سے ہمیشہ بہتری کی امید رکھیں "زرshal نے اس کے" شانے پر ہاتھ رکھ کر تسلی آمیز انداز میں کہا۔

جنت کے بارے میں کیا سوچا ہے "؟"

"کہاں تھے تم میں دس منٹ سے تمہارا انتظار کر رہا تھا"

ضامن نے شیر زمان سے پوچھا ----

یہیں تھا --- "وہ فقط اتنا ہی بولا ---"

تم نماز پڑھ رہے تھے؟؟؟"

تو بتایا کیوں نہیں "ضامن نے اسے جائے نماز تہہ کرتے دیکھ چھپا کر ایک طرف رکھتے ہوئے"

پوچھا ----

میں نماز اسلحہ کے لیے اور اپنے لیے پڑھتا ہوں ناکہ دنیا دکھاوے کے لیے جو سب کے سامنے"

ڈھنڈورا پیٹوں "وہ کھردرے پن سے بولا۔

ہم چاہیں تو سب کے سامنے بھی پڑھ سکتے ہیں تاکہ باقی لوگوں کو بھی ہدایت مل سکے"

--- ضامن نے اس کے سامنے اپنی بات رکھی

"ہمممم --- کہہ سکتے ہو۔ ہر ایک کی اپنی اپنی سوچ اپنا اپنا نظریہ"

دیکھو شیر زمان میں نے کہا بھی تھا تب کے میرے ساتھ سکریٹ فورسز میں آجاؤ جب "سلیکشن ہو رہی تھی تب بھی تم نے میری بات نہیں سنی ۔

اگر تب تم نے میری بات سن لی ہوتی تو آج حالات کچھ مختلف ہوتے ---- تم اپنا مقصد "بھی حاصل کر لیتے بنا سزا کاٹتے ہوئے ----

مجھ سے کسی کے اصولوں کے مطابق نہیں چلا جاتا ---- یہ کر سکتے ہو یہ نہیں ---- فلاں "فلاں ۔ رولز ریگولیشنز ---- اسی لیے تیرے ساتھ شامل نہیں ہوا ---- میرے اپنے اصول ہیں "میں انہیں پر چلوں گا

وہ سپاٹ انداز میں پیش آیا ۔

ٹھیک ہے پھر کوئی اچھا سا وکیل کر لیتے ہیں جو تیرا کیس لڑے "ضامن نے اپنے تئیں اسے "مشورہ دیا ----

"مجھے کسی وکیل کی ضرورت نہیں"

"جب کسی کو میرے خلاف کوئی ثبوت نہیں ملے گا تو خودی چھوٹ جاؤں گا"

E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp **03061756508**

منت ہو تم؟؟ دوسری طرف سے پوچھا گیا۔۔۔۔۔"

جی منت ہی ہوں آپ کون؟؟؟"

"میں زیان"

آپ نے یہاں کیوں کال کی؟؟"

یہاں پر کسی کو آپ سے کوئی بات نہیں کرنی "وہ کاٹ دار آواز میں بولی۔"

اس سے پہلے کہ منت غصے میں فون کریڈل پر واپس رکھتی۔۔۔۔۔"

"منت ایک منٹ رکو پلیز فون مت رکھنا میری بات سن لو"

زیان نے منت بھرے انداز میں کہا تو منت نے فون کان سے لگا رہنے دیا۔۔۔۔۔

جی بتائیں کیا بات کرنی ہے آپ کو "وہ لیے دیئے انداز میں پیش آئی۔۔۔۔۔"

"مجھے ایک بار جنت سے ملنا ہے"

زیان بھائی آپ نے ایسا سوچ بھی کیسے لیا کہ وہ آپ سے ملے گی "وہ حیرت زدہ آواز میں بولی۔"

"میں جانتا ہوں وہ نہیں ملے گی اسی لیے تو تم سے کہہ رہا ہوں کہ اسے ایک بار مجھ سے ملو دو"

پلیز۔۔۔۔۔

بہت شکریہ منت ---- میں کل اس کا پارک میں انتظار کروں گا شام پانچ بجے "کہتے ہی زیان" نے فون رکھ دیا ۔

اب منت کے ذہن میں زیان کی کی گئی باتیں چلنے لگیں --- اور یہی سوچنے لگی کہ وہ جنت کو پارک میں لے کر کیسے جائے گی ----



مما مجھ سے ہیر کی یہ حالت دیکھی نہیں جاتی ہر وقت گم سم سی رہتی ہے۔ "زائشہ نے ہیر کی خاموشی نوٹ کرتے ہوئے تفکر بھرے انداز میں کہا۔
ہممم۔ ٹھیک کہا تم نے مجھے بھی اس لڑکی نے پریشان کر دیا ----"

دراصل ہیر شروع سے ہی بہت جذباتی ہے۔ ہر چھوٹی سے چھوٹی بات کو دماغ پر سوار کر لیتی ہے۔ اسی بات کو لے کر بس سوچے جاتی ہے۔ ہر بات کو ضرورت سے زیادہ محسوس کرتی ہے۔ ساری ساری رات جاگتی رہتی ہے پتہ نہیں کیا ڈھونڈھتی ہے۔ ہر وقت شرارتیں کرنے والی

ابتسام جیسے ہی آفس سے گھر آیا یہی اور شہریار کو لاؤنج میں بیٹھے دیکھ کر وہی آگیا۔۔۔۔۔ اور ایک ساتھ ہی ساتھ سوال کر ڈالے۔

وعلیکم السلام۔۔۔۔۔!! بالکل ٹھیک ہیں اور آفس کا کام کیسا جا رہا ہے؟؟؟ کوئی بھی مسئلہ ہو تو مجھے ضرور بتانا۔۔۔۔۔

"حسام کی آج فلائیٹ تھی --- اسی لیے وہ گھر پہ نہیں"

شہریار نے اسے تسلی بخش جواب دیا۔۔۔۔۔

"اچھا مام میں پھر چلیج کر کہ آتا ہوں"

ہاں ٹھیک ہے چیخ کر لو میں نے پھر تم سے ایک اہم بات بھی کرنی ہے۔"

یمنی نے ابتسام سے کہا۔

مام آپ کریں بات میں بعد میں چیلنج کرلوں گا۔"

یمنی نے سوچ لیا تھا کہ جتنی جلدی ہو سکا وہ ابتسام کی رائے جان کر منت کے رشتہ لے کر جائیں گی۔۔۔ اسی لیے انہوں نے بات کی تمہید باندھی۔۔۔۔

ابتسام اب تشویش سے اپنے ماما کی طرف دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔

ابتسام ہم تمہارا رشتہ لے کر حویلی جا رہے ہیں۔۔۔۔ منت کے لیے۔۔۔۔۔"

"تمہیں اگر کوئی اعتراض ہے تو ابھی بتا دو"

ابتسام خاموشی سے سر جھکا گیا۔۔۔۔

!! مگر ماما منت۔۔۔۔۔"

وہ بیزاری سے بولا۔۔۔

کیوں کیا برائی ہے بچی میں؟؟؟"

یمنی نے ماتھے پہ بل ڈالتے ہوئے مصنوعی غصے سے بولی۔۔۔۔۔

گھر کی بچی ہے ہمارے سامنے پلی بڑھی ہے۔ نیک سیرت ہے، صورت بھی کم نہیں کسی سے"

۔۔۔ اور تمہیں۔۔۔۔۔

ابتسام لب بھیج گیا۔۔۔ یکدم اس کا دل ہر چیز سے اچاٹ ہو گیا۔۔۔ اسے امید نہیں تھی کہ گھر والے اس سے ایسی بات کریں گے ابھی تو وہ خود پر قابو پا رہا تھا۔ اور اب پھر سے کسی اور کو اپنے دل میں گھر میں زندگی میں جگہ دینا اور وہ بھی اتنی جلدی اسے کچھ بھی ٹھیک نہیں لگ رہا تھا۔۔۔۔۔

مام،، ڈیڈ۔ میں آپ کو ناراض نہیں کرنا چاہتا مگر !!!۔۔۔ وہ تھوڑی دیر کا پھر بولا۔۔۔۔۔،

ٹھیک ہے جیسے آپ کی مرضی "وہ گلے میں تھوک نکلتے ہوئے ایک فیصلہ کر گیا اپنے والدین"

کی خوشی کے لیے۔۔۔۔۔

اس کے ہاں میں جواب دینے پر یمنی کو بے ساختہ اس پر پیار آیا تو انہوں نے اپنی جگہ سے اٹھ کر ابتسام کے پاس آکر اسے پیار کیا۔۔۔۔

آج تو تم نے ہمیں خوش کر دیا۔۔۔۔۔"

یہی نے فرط مسرت سے ابتسام کی پیشانی پر بوسہ دیا۔۔۔۔۔

ابتسام نے تو ہاں کہہ دی مگر ابھی لڑکی والوں کا جواب بھی تو لینا ہے "شہریار نے اپنی بات کا"
ٹکرا لگایا۔۔۔

مجھے یقین ہے زمارے ضرور مان جائے گا۔۔۔ اگر نہیں مانا تو اسے منالوں گی۔۔۔۔۔۔۔۔
یمنی نے مسکراتے ہوئے پراعتماد انداز میں کہا۔۔۔۔۔۔۔۔



حسام ایک کیفے میں بیٹھا کافی پی رہا تھا۔۔۔ فلائٹ ایک گھنٹے بعد کی تھی۔۔۔ اس کا دھیان بار بار
زائشہ کی طرف جا رہا تھا۔۔۔۔۔۔۔۔

!! اففففف۔۔۔۔۔۔۔۔

کب تک چلے گا یہ سب؟ "وہ جھجھنچلا کر خود سے بولا۔۔۔۔"

کیا ہوا ہے۔۔۔۔۔!!؟

جنت نے جائے نماز تہہ کر کہ ایک طرف رکھے حیرانگی سے پوچھا۔۔۔۔۔

"جنت اسے باہر پارک جانا ہے۔۔ اور اس کی ضد ہے کہ ماما کے ساتھ جانا ہے"

دیکھو منت تم اچھی طرح سے جانتی ہو کہ میں باہر نہیں جاتی۔۔۔"

"جنت تمہاری بیٹی کہہ رہی ہے"

"مگر منت۔۔۔ میرا دل نہیں"

"پلیز مان جاؤ نا"

آیت رونے لگی۔۔۔۔

دیکھو اب یہ رونے لگی۔۔۔۔ چلو نہ ہمارے ساتھ تھوڑی دیر ہی رکھیں گے بس۔۔۔۔ آؤ نا۔"

اچھا ٹھیک ہے آتی ہوں، "وہ ایک بار پھر سر پر دوپٹہ درست کیے۔۔۔ ان دونوں کے ساتھ"

باہر نکل گئی۔۔۔۔۔

"ماما میں جنت اور آیت اسی سوسائٹی کے پارک میں جا رہے ہیں۔ تھوڑی دیر تک آجائیں گے"

"اچھا ٹھیک ہے جلدی آنا اور فون ساتھ لے کر جانا"

"جی ماما رکھ لیا ہے۔ آپ فکر مت کریں۔۔۔"

وہ تینوں باہر نکل گئیں۔ اور چلتے ہوئے پارک میں داخل ہوئیں۔۔۔۔۔
 جنت وہاں پارک میں موجود ایک بیچ پر بیٹھ گئی۔۔۔۔۔ منت اور آیت دونوں بال سے کھیلنے لگیں
 ۔۔۔۔۔ بال کھیلتے ہوئے دور چلا گیا تو آیت اور منت اسے لینے گئے۔۔۔۔۔

!!!!!! "پاپا"

آیت نے سامنے موجود زیان کو دیکھ کر خوشی سے کھکھلاتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔
 جی پاپا کی جان "اس نے آیت کو اپنے ہاتھوں میں بھر کر اوپر اٹھایا۔۔۔۔۔ اور اپنے ساتھ لگا کر"
 اسکے پھولے پھولے نرم گالوں پر چٹاچٹ پیار کر ڈالا

آیت زیان کی بریڈ پر ہاتھ لگا رہی تھی۔۔۔۔۔ جیسے وہ بھی یقین کر رہی تھی کہ وہ واقعی میں اس کے
 پاس ہے۔۔۔۔۔

دیکھو پاپا اپنی ڈول کے لیے کیا لائے "؟ زیان نے اپنی پاکٹ میں سے چاکلیٹس نکال کر آیت کو"
 پکڑائی۔۔۔۔۔

آیت کے منہ میں پانی بھر آیا۔۔۔

میری ڈول کو چاکلیٹ پسند ہے؟؟؟"

اس نے پیار بھرے انداز میں اس سے پوچھا ---

آیت نے اثبات میں سر ہلایا۔

زیان نے اسے چاکلیٹ کھول کر دی تو وہ کھانے لگی ----
کیسی ہو؟

اس نے منت سے پوچھا ---

"ٹھیک ہوں"

وہ سادہ سے لب و لہجے میں بولی۔

"تھینکس"

زیان نے آیت کو اسکی گود میں پکڑ لیا۔

کہاں ہے؟؟ اس نے جنت کے بارے میں پوچھا۔

وہاں !!! منت نے دوسری طرف انگلی سے اشارہ کر کے بتایا اسکے بارے میں ----

زیان آیت سے پیار کرتا ہوا اسی طرف چل دیا جہاں جنت موجود تھی ----

پارک میں شام کے وقت ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی ---- جنت بیچ پر بیٹھی گھاس کو کو دیکھتے

ہوئے کسی سوچ میں ڈوبی ہوئی اس اداس شام کا منظر لگ رہی تھی ----

زیان بنا آواز کیے آہستگی سے اس کے ساتھ تھوڑی دوری بنائے بیچ پر بیٹھا ----

وہ اپنی سوچ میں اس قدر محو تھی کہ اسے اپنے ساتھ کسی کے بیٹھنے کا پتہ ہی نہیں چلا۔۔۔۔۔
 زیان نے اس پر آج پہلی بار تفصیلی نگاہ ڈالی۔۔۔۔۔ شادی سے پہلے تو اس نے کبھی جنت کو
 اس نظر سے نہیں دیکھا۔۔۔ اور شادی والے دن بھی نظر بھر کے دیکھنے کی بجائے۔۔۔۔۔ بس

آج وہ اسے اپنی بیوی کے لحاظ سے پہلی بار حق سے دیکھ رہا تھا۔۔۔۔۔
 شفاف اجلی رنگت، تیکھے نقوش۔ باریک لب، گالوں پر جھولتی ہوئی آوارہ لٹیں، وہ اسے دیکھتا گیا

اچانک جنت نے نظر اٹھا کر دیکھا۔۔۔۔۔
 اسے اچانک زیان کو اپنے سامنے اور اتنے قریب بیٹھے دیکھ وہ ساکت رہ گئی۔۔۔۔۔
 اس کی آنکھوں کی پتلیاں حیرت کی زیادتی سے سکر پھیلیں۔۔۔۔۔
 تم؟؟؟؟

اس نے جھٹکا کھا کر اپنی جگہ سے اٹھنے کی کوشش کی۔۔۔۔۔
 میں تمہیں کچھ نہیں کروں گا "وہ سمجھا کہ جنت اس سے ڈر کے بدحواس ہوتے ہوئے پیچھے
 ہوئی ہے۔۔۔۔۔

ہنہ۔۔۔۔۔ تمہیں کیا لگا کہ میں ڈر گئی تم سے؟؟؟؟،

"اس بھول میں مت رہنا کہ میں تم سے ڈروں گی"

ان دو سالوں میں میں نے اپنے تمام ڈرو خوف پر قابو پا لیا ہے۔ پتھر ہو چکی ہوں۔ اور پتھر کسی سے ڈرا نہیں کرتے۔۔۔۔ وہ وہاں سے اٹھنے کی لگی تھی کہ۔۔۔۔

جنت میری بات سنو "زیان نے اس کی کلائی پکڑ کر اسے واپس بیٹھنے پر مجبور کر دیا۔"

"مجھے تم سے بات کرنی ہے"

"مگر مجھے کسی سے کوئی بات نہیں کرنی"

"پلیز جنت ایک بار سن تو لو"

"اب کہنے یا سننے کے لیے کچھ بھی نہیں"

جنت نے اس کی مضبوط گرفت میں سے اپنی کلائی آزاد کروانی چاہی۔

کس حق سے پکڑا ہے مجھے چھوڑو۔۔۔۔ اس نے درشت آواز میں کہا۔۔۔۔

"بیوی ہو تم میری۔۔۔۔ اسی حق سے پکڑا ہے"

وہ بھی زرا سائیکھے چتونوں سے گھورتے ہوئے بولا۔۔۔۔

"وہ نہیں ملے گی"

وہ قطعیت سے کہتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھ گئی۔۔۔۔

جنت!!!! پلیز ایک بار مجھے معاف کر دو۔۔۔۔۔"

کیا کرنا چاہتے ہو تم معافی مانگ کر؟؟؟؟

ہاں بولو کیا کرنا چاہتے ہو؟؟؟

ایک بار پھر سے میرے وجود کو روند دینا چاہتے ہو جیسے پہلے کیا تھا۔۔۔۔۔"

لو آؤ وہی سب کچھ کرو جو پہلے کیا تھا تم نے میرے ساتھ۔۔۔۔۔"

وہ اپنے سر سے دوپٹہ اتار کر نیچے زمین پر پھینک کر بولی۔۔۔۔

!!! آؤ نہ رک کیوں گئے۔۔۔۔؟؟؟

یہی سب کچھ تو کرتے ہیں ایک رکھیل جسم فروش کے ساتھ۔۔۔۔۔"

نکاح جیسے پاکیزہ بندھن کو تم نے ایک کاغذ کا ٹکڑا ہی بنا دیا۔۔۔۔۔ جس کے تحت تمہیں پرمت"

مل گیا میری ذات کو بے نشان کرنے کا۔۔۔۔۔؟؟؟

زبان نے نیچے گرا دوپٹہ اٹھا کر اس کے سر پر پھیلایا۔۔۔۔۔

جنت وہ سب بس غلط فہمی اور میرے غصے کا نتیجہ تھا۔۔۔۔۔ بس ایک موقع دے دو۔۔۔۔۔ "وہ"
اس کا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے بولا۔۔۔۔۔

یہ وہی ہاتھ ہیں جن پر لگی ہوئی مہندی کو تم نے مٹا دیا تھا۔۔۔۔۔"
انہیں ہاتھوں پر پھر سے اپنے نام کی مہندی لگے دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔۔۔"
وہ بنا سوچے سمجھے پہلی فرمائش کر گیا۔

دور رہو مجھ سے ورنہ یہ ہاتھ مہندی کی بجائے تمہارے خون سے رنگ دوں گی۔۔۔۔۔"
اس کے صبر کا پیمانہ چھلکا۔۔۔۔۔

رنگ دو میرے خون سے انہیں اگر تمہارے ایسا کرنے سے تمہیں سکون ملتا ہے تو کر گزرو یہ "
بھی

میری زندگی کو اور مشکل مت بناؤ..... جاؤ یہاں سے۔۔۔۔۔'
وہ اسے خود سے پیچھے دھکیل کر بولی۔۔۔۔۔
"جنت ایک موقع دو میں سب ٹھیک کر دوں گا"

اب تو ٹھیک کرنے کو کچھ بچا ہی نہیں۔ سب خراب ہی خراب ہے "وہ مہیگے ہوئے لہجے میں"
 بولی۔۔۔۔ اسوقت کا خود کو زیان کے سامنے بہت مضبوط ثابت کرنے کی کوشش کر رہی۔ تھی

 اس سے پہلے کہ وہ مکمل ٹوٹ جاتی۔۔۔۔

وہ گھر کے واپسی کے راستے کی طرف بھاگنے لگی۔۔۔۔

زیان اسے وہاں سے جاتا ہوا دیکھنے لگا۔۔۔۔

اسے ایسا لگا کہ اس کا جسم تو یہیں ہے مگر روح جنت اپنے ساتھ لے گئی ہو، "اسے ایک دم

سب کچھ خالی خالی سا لگنے لگا۔۔۔۔



آج شہریار مینی اور حسام، زائشہ سب خان حویلی میں موجود تھے۔۔۔ جبکہ ابتسام اور ہیر گھر رک گئے

تھے۔۔۔۔ زائشہ نے ہیر کو بہت منایا ساتھ آنے کے لیے مگر وہ نہیں مانی۔۔۔۔ جب انہوں

نے بات کا آغاز کیا۔۔۔۔

بہت بہت مبارک ہو آپ سب کو "زیگن نے ان سب کو مبارکباد پیش کی رشتہ طے ہونے کی" خوشی میں - بریرہ اور زیار بھی وہاں موجود تھے مگر خاموشی سے سارا معاملہ طے ہوتے دیکھ رہے تھے -

اور بھئی ضامن جی آپ کب اپنی شادی کے لڈو کھلا رہے ہیں -- "؟"
حسام نے شرارتاً پوچھا۔۔۔

پہلے کوئی کام تو کر لے اس نکمے کو کس نے لڑکی دینی ہے ؟۔۔۔۔ "زارے نے اس کی طرف" غصیلی نگاہوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

, "بہت جلد آپ سب کو سرپرائز دوں گا"

ضامن نے بسکٹ اٹھا کر حسام کے چائے کے کپ میں سے ڈبو کر منہ میں ڈالا --

تو پھر کیا کہتے ہیں نیک کام میں دیری کیسی ؟؟؟

شادی کے لیے آج ہی کوئی تاریخ فائنل کر لیتے ہیں "یمینی نے پر مسرت لہجے میں کہا۔"

کہ منت تیزی سے بھاگ کر اس کے گلے لگی۔۔۔۔۔

جنت پلیر آئی ایم سوری مجھے بالکل اندازہ نہیں تھا کہ زیان بھائی وہاں آجائیں گے۔۔۔۔۔
آئندہ نہیں ہوگا پلیرز۔۔۔۔۔ مجھ سے ناراض مت ہونا۔۔۔

وہ روہانسی آواز میں بولی۔۔۔۔۔

جنت کو اس پر غصہ تھا کہ اگر اس نے زیان کو وہاں دیکھ لیا تھا تو کیوں اس کے پاس نہیں
آئی۔۔۔ اور وہ جو اس سے ناراض ہونے کا ارادہ رکھتی تھی منت کو اپنی غلطی پر روتا ہوا دیکھ فوراً
پگھل گئی۔۔۔۔۔

اچھا ٹھیک ہے بس کرو۔ نہیں ہوتی ناراض۔۔۔۔۔
تمہیں پتہ ہے مجھے بالکل اچھا نہیں لگتا۔ جب تم مجھ سے ناراض ہوتی ہو تو۔۔۔۔۔

منت فوراً جنت کے گال پہ بوسہ دیتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

کیا یار جنت سب سے پہلے تو انہوں نے میری آنکھیں نکال کر میری ہتھیلی پر دھردینی ہیں " ہر وقت میری آنکھوں کے پیچھے پڑے رہتے ہیں ---- وہ جھنجھلا کر بولی۔ " جنت اس کی بات سن کر ہنسنے لگی ----

شادی کے بعد سب ٹھیک ہو جاتا ہے، "زرشال نے اس کے گال پر ہاتھ رکھ کر سمجھایا ---- " پہلے تو وہ خفگی بھری نظروں سے زرشال اور جنت کو ہنستے ہوئے دیکھتی رہی پھر مسکرا دی ---- وہ تینوں پھر سے اپنی باتوں میں مصروف ہو گئیں --- آیت جو سوئی ہوئی تھی وہ بھی ان کی باتوں کی آواز سے اٹھ کر بیٹھ گئی اور اپنی آنکھیں اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے مسل کر کھولنے لگی ----



تھینکس یار ---- اوکے پھر چلتے ہیں "شاہ من کے دوست اس سے مل کر اٹھے اور کیفے سے " نکل گئے ---- کچھ آکسفورڈ یونیورسٹی میں بننے والے دوست آج یہاں اس سے ملنے آئے تھے ---- وہ سب وہاں سے نکلے تو شاہ من بل ہے کرنے لگا ----

گھر میں ماں بہن نہیں؟؟ وہ ترخ کر گویا ہوئی ---"

نہیں وہ گھر پہ نہیں۔۔۔ شلپنگ پر گئیں ہیں "شاہ من نے شرارتی انداز میں جواب دیا۔"

بہت ہی گھٹیا طریقہ ہے لڑکیوں کو متوجہ کرنے کا "وہ جل کر بولی۔۔۔"

ارے یہ تو آئینہ ہے دیکھیں اس میں ہم ایک ساتھ کتنے پیارے لگ رہے ہیں۔"

شاہ من چلتے ہوئے اس کے قریب آرکا۔۔۔ پھر شیشے کا رخ اپنی جانب کیا۔۔۔۔

اب دعا اور شاہ من دونوں اس چھوٹے سے کی چین کے شیشے میں دکھائی دے رہے تھے۔۔۔۔

کیوں ہے نا پرفیکٹ کیل؟؟؟"

آپ سب کیا کہتی ہیں "؟ اس نے وہاں موجود باقی لڑکیوں سے تائیدی انداز میں پوچھا۔۔۔۔"

وہ سب دعا کو تلملاتے ہوئے دیکھ کھکھلا کر ہنس پڑیں۔۔۔

جانے کہاں کہاں سے آجاتے ہیں ایسے سڑک چھاپ عاشق "وہ نخوت سے ناک سکورتے"

ہوئے اپنا کلچ اٹھا کر آگے بڑھی۔۔۔۔

چلو یہاں سے... وہ پیچھے مڑ کر اپنی دوستوں کو جھاڑنا نہ بھولی۔۔۔۔ جو ابھی تک ہنس رہی "

تھیں۔۔۔۔

دعا اتنا بھی برا آپشن نہیں تو نے تو اسے ٹھیک ٹھاک سنا دیں۔۔۔ اچھا خاصا ہینڈ سم بندہ تھا"

۔۔۔۔

زوباریہ!!!! چلو یہاں سے... وہ گھور کر بولتے ہوئے آگے بڑھنے لگی۔۔۔۔"

شاہ من اپنے بالوں میں انگلیاں پھیرتے ہوئے مسکرانے لگا۔۔۔ اور آگے کا لائٹ عمل سوچنے لگا۔۔۔۔



کمرہ عدالت میں شیر زمان کو پیش کیا گیا۔۔۔ کیونکہ آج اس کے کیس کی آج پہلی شنوائی تھی۔ کمرہ عدالت کے وقت کے مطابق کاروائی اپنے مقررہ وقت پر شروع کی گئی۔ کمرہ عدالت میں بھانت بھانت کے لوگوں کا جم غفیر اکٹھا تھا۔

سیشن شروع ہوا۔۔۔ شیر زمان کی جانب سے کوئی وکیل نہیں تھا۔ سرکاری وکیل تھا جو مقدمہ دیکھ رہا تھا۔۔۔ اس نے جو بھی معلومات اکٹھا کیں تھیں۔ وہ فائل میں موجود تھیں۔۔۔ زیان کا بیان بھی جو اسکے خلاف تھا۔۔۔ وہ جج صاحب کو پیش کیا گیا۔ شیر زمان کنگرے میں پر اعتماد کھڑا تھا۔۔۔۔

جج صاحب نے سامنے موجود فائل کو کھول کر اس کا باریک بینی سے جائزہ لیا۔

زیان شہادت اور گواہی کے لیے وہاں موجود تھا۔۔۔۔۔
وہ بڑے غور سے جج کے چہرے کے تاثرات ملاحظہ کر رہا تھا۔

کچھ لمحے یوں ہی گزر گئے۔۔۔۔۔

جج صاحب نے شیر زمان کے بارے میں ساری معلومات پڑھیں۔۔۔۔۔ اس میں کہیں بھی اس کے خلاف کچھ بھی نہیں۔ ملا تھا۔۔۔۔۔ صرف زیان کی بطور آئی وٹنسیس گواہی کے علاوہ۔

جج صاحب نے کچھ سوچتے ہوئے بھنویں اچکائیں۔۔۔۔۔
اور فائل بند کرتے ایک طرف رکھی۔۔۔۔۔

میں معزز عدالت سے درخواست کرتا ہوں کہ "مجرم شیر زمان" کو کڑی سے کڑی سزا سنائی جائے
اس نے ناجانے کتنے ہی لوگوں کو بہت بے دردی سے موت کے گھاٹ اتار دیا۔۔۔۔۔ اس کے
جرائم میرے موکل زیان خان کی گواہی سے ثابت ہوتے ہیں۔ اس نے دو بار اسے لوگوں کو
مارتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔۔

جی تو شیر زمان آپ اپنی صفائی میں کچھ کہنا چاہیں گے، "؟!!!!!! جج صاحب اس کی طرف متوجہ"
ہوئے۔۔۔۔۔

"میرے خلاف ایک بھی ثبوت ہاتھ نہیں لگا۔۔۔ یہی میری سچائی کا سب سے بڑا ثبوت ہے"

وہ پر اعتمادیت سے بولا۔۔۔

"لگر آپ کے خلاف جو گواہی دی گئی ہے وہ آپ کو مجرم ثابت کرتی ہے۔"

"ہمارے ملک میں یہی تو چلتا آ رہا ہے۔۔۔۔۔ قانون اندھا ہے"

یہ اینٹی نارکوٹکس ڈیپارٹمنٹ کا آفیسر خود تو کچھ کر نہیں سکا۔۔۔۔۔ کتنی بار اس کے ناک کے نیچے سے مجرموں نے سمگلنگ کی۔۔۔۔۔

اب بھی میں اسے چیلنج دیتا ہوں۔۔۔ ایک بار پکڑ کر دکھائے ان سکا پین کنگ کے آدمیوں کو جو کھلے عام یہ کام کر رہے ہیں۔ اور ہمیشہ اس ناکارہ آفیسر کے ہاتھوں سے بچ کر نکل جاتے ہیں۔ یہ اپنی ناکامی کا اعتراف کرنے کی بجائے اپنا غصہ مجھ بے قصور پر نکال رہا ہے۔۔۔۔۔ اول تو ایسا ہے نہیں کہ میں نے کوئی بھی غلط کام کیا۔۔۔۔۔ اور اگر ایسا ہے بھی کہ میں نے ان لوگوں کو مارا تو کیا غلط کام کیا۔۔۔۔۔

"دہشت گرد اور انتشار پسند لوگوں کو جینے کا کوئی حق نہیں"

یہاں مجرم کھلے عام پیسوں کے دم پر گھوم رہے ہیں۔ اور مظلوم انصاف کے لیے روزانہ یہاں آکر۔۔۔۔۔ جوتیاں گھسٹتے ہیں

کیونکہ ان کے پاس نا تو عدالتوں کے وکیلوں کی فیسیں بھرنے کے لیے پیسے ہوتے ہیں اور نا ہی انہیں سالوں انصاف ملتا ہے ۔

اس کی بات سن کر کمرہ عدالت میں جو خاموشی چھا گئی تھی --- لوگوں کی تالیوں کی گونج نے اسے توڑا ---

وہاں ایسے بہت سے لوگ موجود تھے جن کے الفاظ کو شیر زمان نے زباں دی تھی ----

"! آنجیکشن مائی لارڈ! مجرم اپنا جرم چھپانے کے لیے آپ کو بھٹکا رہا ہے مدعے سے سرکاری وکیل نے ان کی بحث میں مداخلت کرتے ہوئے کہا ۔

"! آنجیکشن اوور رولڈ"

انہوں نے شیر زمان کو ہاتھ سے اشارہ دیا بولنے کا ---

آپ چاہتے ہیں ناکہ ہمارے ملک میں سنگین جرائم کرنے والے مجرموں ان کے کیفر کردار تک پہنچایا جائے تو ہم جیسے لوگوں کو موقع دیں تاکہ ان لوگوں کو پاتال سے بھی ڈھونڈھ کر عبرت کا

نشان بنا ڈالیں ---- جو اس ملک کی بہنوں بیٹیوں کی عصمتوں سے کھیلنے ہیں۔ اس ملک میں
نوجوانوں کو ڈگرز جیسے زہر سے بھر رہے ہیں۔ وہ اونچی آواز میں بولا۔۔

کمرہ عدالت میں کچھ دیر خاموشی چھا گئی ---

... زیان منتظر نگاہوں سے جج صاحب کا چہرہ دیکھ رہا تھا نجانے اب وہ کیا فیصلہ کرنے والے ہیں
سب جج صاحب کے فیصلے کے منتظر تھے۔

سب کی نظریں ان پر مرکوز تھیں ----

شیر زمان ان کا فیصلہ جان چکا تھا کہ وہ اسی کے حق میں فیصلہ دے کر اسے پہلی سماعت
میں ہی بری کر دینے والے ہیں۔ مگر وہ آرام سے وہاں سے بری ہو کر اگر نکل جاتا تو کمرہ عدالت
میں موجود سکاڑپین کنگ کے آدمیوں نے اس کا لازمی پیچھا کرنا تھا۔۔۔ اس لیے اس نے ایسی
سپوشن کری لیٹ کرنی چاہی جس میں وہ وہاں سے سکاڑپین کنگ کے آدمیوں کو پھنساتے ہوئے
دھوکا دے کر نکل جائے ----

شیر زمان نے کنگمرے میں کھڑے ہوئے گردن ٹیڑھی کیے مجھے میں موجود ایک انسان کو اپنا کوئی
مخصوص اشارہ کیا۔۔۔

اس نے اثبات میں سر ہلایا۔۔۔۔

وہ شخص سب کی نظروں سے چھپ کے باہر نکل گیا۔۔۔۔ چند منٹوں میں اس کی واپسی ہوئی

۔۔۔۔ اس کے چہرے پر اب ماسک تھا۔۔۔۔

اس نے دور کھڑے شیر زمان کی طرف گن اچھالی۔۔۔۔

جسے شیر زمان نے اچھل کر مہارت سے اپنے ہاتھ میں پکڑ لیا۔۔۔۔۔

پھر وہ کٹگہرا پھیلاؤ کر جج صاحب تک پہنچا اور ان کی کنپٹی پر گن لگائی۔۔۔۔۔

"چلو بھئی راستہ صاف کرو"

وہ ابرو اچکا کر کمر خستگی سے دھاڑا۔۔۔۔۔

وہاں موجود پولیس کے لوگ اس پر گن تان کر کھڑے ہوئے۔۔۔۔ اور باقی عام لوگ کچھ تو دیوار

سے لگ گئے اور کچھ نیچے جھک گئے۔۔۔۔ گولی لگ جانے کے ڈر سے۔۔۔۔۔

جج صاحب کی حفاظت کرنا تم لوگوں پر فرض ہے اگر اس کی زندگی سلامت چاہیے تو مجھے جانے دو"

"

شیر زمان جج صاحب کی گردن ایک بازو سے دبوچے۔۔۔۔ دوسرے ہاتھ سے ان کی کنپٹی پر گن

رکھے انہیں گھسیٹتا ہوا اپنے ساتھ باہر کی طرف لے جا رہا تھا۔۔۔۔۔

زبان اسے پکڑنے اپنی جگہ سے

آگے بڑھا۔۔۔۔

زیادہ ہوشیاری نہیں "شیر زمان درشت آواز میں اس کی طرف دیکھ کر بولا۔۔۔۔"

مگر میں تو تمہیں، "جج صاحب نے اسے بتانے کی کوشش کی۔۔۔۔"

مجھے پتہ ہے آپ مجھے باعزت بری کرنے والے تھے۔ مگر یہ سب کرنا لازمی تھا۔ کبھی تفصیلی

ملاقات ہوگی تو بتاؤں گا۔۔۔۔ وہ ہلکی سی آواز میں بولا

سب لوگ کمرہ عدالت میں پھنس کر رہ گئے تھے۔۔۔۔

شیر زمان جج صاحب کو اپنے ساتھ باہر لایا اتنی دیر وہ نقاب پوش بائیک لیے کھڑا تھا۔۔۔۔

شیر زمان نے جج صاحب کو چھوڑا۔۔۔۔ وہ اس کے اچانک چھوڑنے سے لڑکھڑا کر رہ گئے۔۔۔۔

وہ اس نقاب پوش کے ساتھ بائیک پر سوار ہوا۔۔۔۔

پولیس نے ان پر فائرنگ کرنے کی کوشش کی مگر بائیک رائیڈر بائیک کو بجلی کی رفتار سے بھگا کر

لے گیا۔۔۔ وہ دونوں دیکھتے ہی دیکھتے چند لمحوں میں نظروں سے اوجھل ہو گئے۔۔۔۔۔



"ہاتھ ہٹا"

شیر زمان نے تیکھے چتونوں سے دیکھتے ہوئے کہا۔

کیوں تمہیں چھونے کا حق صرف ہیر کو ہے؟؟؟ وہ شرارتی انداز میں مسکرا کر بولا۔۔۔۔۔
شیر زمان نے اس کی بات پر ایک ابرو اچکا کر اپنی اوشن بلیو آئیز سے اسے گھور کر دیکھا۔۔۔۔۔
اچھا۔۔۔۔۔ اچھا ہیر بھابھی کہنا ہے۔ وہ کیا ہے نا میں بھول جاتا ہوں "وہ کان کھجا کر کھسیانی"
ہنسی ہنستے ہوئے بولا۔

آگے کا کیا پلان ہے "؟ ضامن نے چہرے سے ماسک اتار کر پوچھا۔۔۔۔۔"
تیرا کام یہیں ختم.... تو نکل اب "شیر زمان نے بیزاری سے کہا۔"
بڑا ہی کوئی بے مروت انسان ہے۔ نا شکریہ نا کوئی انعام... چل نکل۔۔۔۔۔ حد ہو گئی.... وہ"
افسوس زدہ آواز میں بولا۔

یہ لے اس نے شیر زمان کی ڈیوائس اسے پکڑائی اور پھر بائیک لیے اس سنسان جگہ سے واپسی"
کی راہ لی۔۔۔۔۔

شیر زمان نے وہ ڈیوائس آن کرتے ہی کان سے لگائی۔۔۔۔۔
کیا خبر ہے؟؟؟ "اس نے کسی سے پوچھا۔۔۔۔۔"

سر سکا پین کنگ کا مال آج رات دو بجے سمگل ہو رہا ہے۔"
اس کے ماتحت نے اسے رپورٹ دی۔"

ٹھیک ہے "کہتے ہی اس نے آگے کا پلان ترتیب دیا۔"

اس کی پیشانی پر شکنوں کا جال بچھا ہوا تھا۔۔۔۔۔

جس طرح سکا پین کنگ کا گینگ تھا۔۔ جو برائی کے کام کرتا تھا اسی طرح شیر زمان نے بھی ایک ٹیم بنا رکھی تھی جو اس گینگ کی تمام حرکات پر نظر رکھے ہوئے تھی۔۔۔۔۔



ہم کہاں جا رہے ہیں؟ "زائشہ نے فرنٹ سیٹ پر حسام کے ساتھ بیٹھتے ہوئے پوچھا۔۔۔"

شلپنگ پر "وہ سامنے راستے سے نظر ہٹا کر زائشہ پر ایک نظر ڈال کر بولا۔"

مگر میں ماما اور ہیر کے ساتھ"

چلی جاتی نا۔۔۔ انہیں کتنا برا لگے گا کہ میں اکیلی ہی آپ کے ساتھ شادی کی شلپنگ کرنے چلی

گئی۔۔۔۔ وہ احساس شرمندگی سے بولی۔

ہم شادی کی شلپنگ کرنے نہیں جا رہے بلکہ کچھ اور قسم کی شلپنگ کرنے جا رہے ہیں"

- شادی کی شلپنگ تم ان کے ساتھ ہی جا کے کر لینا۔

ٹھیک ہے۔ مگر ہم کون سی شلپنگ پر جا رہے ہیں وہ تو بتا دیں؟"

دو سال ہو چکے ہیں ہماری شادی کو ابھی تک تو دو چار بچے ہو جانے چاہیے تھے "وہ لبوں پر"
مسکراہٹ سجائے بولا۔۔۔

توبہ۔۔۔۔ دو۔۔۔۔ چار!!!! وہ اس کی بات پر حیران ہوئی۔۔۔۔"
یہ کیسی باتیں کر رہے ہیں آپ؟؟؟ وہ اسکی شرارت سمجھتے ہوئے شرم سے نگاہیں چراگئی"

۔۔۔۔

چلیں پھر آپ اپنی پسند سے برائیدل ڈریں لیں۔"

جو چاہیے وہ سب لے ڈالیں۔۔۔

میں تمہیں پور پور خود کے لیے سجا دیکھنا چاہتا ہوں۔۔۔"

دیکھنا چاہتا ہوں تم جب صرف میرے لیے سجوگی تو کیسی لگوگی؟؟؟"

باقی تمہیں اپنے پیار کے رنگوں میں رنگ دینے کا کام میرا ہے "وہ ذومعنی نظروں سے اسے"
دیکھتے ہوئے آہستگی سے بولا۔۔۔۔

زائشہ کا چہرہ کھل کر گلاب بن چکا تھا۔۔۔ اس کی ذومعنی باتوں سے۔۔۔۔

گاڑی میں خاموشی تھی مگر دھڑکنیں ایک دوسرے سے محو کلام تھیں۔۔۔۔



یہاں پر تو کوئی نہیں "دعا نے جہاز میں داخل ہوتے ہی ارد گرد نگاہ دوڑا کر دیکھا -----"
مگر جہاز خالی تھا ----

کوئی بھی مسافر وہاں نہیں تھا ---- جہاز اڑان بھر چکا تھا۔
دعا حیرانگی سے وہیں کھڑی تھی۔ اس کے ساتھ کی باقی ائیر ہوسٹس بھی نہیں آئیں
تھیں۔۔۔ وہ اسی سوچ میں گم تھی کہ آخر یہ سب کیا ماجرا ہے ----
"Hello

How are you?

اچانک اپنے پیچھے سے کسی کی شناسا آواز سنی تو جھٹکے سے پلٹ کر دیکھا ----
وہ اپنی شاندار پرسنلٹی سمیت وہاں کھڑا تھا ----
بلیو جینز اور بلیک ٹی شرٹ پر جیکٹ پہنے بالوں کو جیل سے سیٹ کیے۔ آنکھوں پر گاکلز لگائے

دعا نے اسے نظر بھر کر دیکھا ----
شاہ من نے گاکلز اتار کر پاکٹ میں پھنسائے ----
آپ کا حال پوچھا ہے۔۔ آپ نے جواب ہی نہیں دیا؟؟؟"

دعا نے لب بھیج لیے ----

اور خود پر قابو پانے کے لیے گہری سانس لی۔

آپ ہماری خدمت کے لیے یہاں ہیں۔ تو پھر کریں کوئی خدمت ہماری "وہ ایک سیٹ پر بیٹھ"

کر بولا ----

دل تو چاہتا ہے جوتیوں سے کروں خدمت "وہ منہ میں بڑبڑائی ----"

مگر اس کی آواز شاہ من کے کانوں سے مخفی نہ رہ سکی ----

وہ زیر لب مسکرایا ----

دیکھیں دعا میڈم مجھے باتوں کو گھمانا پھرانا نہیں آتا ---- پہلی نظر میں ہی آپ میرے دل کو"

بھا گئیں ---

دل نے گواہی دی کہ یہی وہ لڑکی ہے جسے ساری عمر تم خوشی خوشی جھیل پاؤ گے۔

"تو بس پھر کیا تھا۔۔۔ چلے آئے یہاں آپ سے گزارش کرنے

وہ کہتے ہوئے اس کے سامنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔۔۔

"I am in love with you at first sight....

Will you be mine forever???

اس کے سامنے ایک نفیس سی رنگ پکڑ کر اپنا ہاتھ اسکے آگے پھیلا رکھا تھا۔
تمہیں نہیں لگتا یہ سب کرتے ہوئے تم بہت چھپھورے لگ رہے ہو؟؟؟"

وہ ابرو اچکا کر سپاٹ انداز میں بولی۔

بالکل بھی نہیں۔۔۔۔ ایک تو تہذیب و تمیز کے دائرے میں شرافت سے پرپوز کر رہا ہوں اور تم "ہو کہ مجھے چھچھورا کہہ رہی ہو۔۔۔۔"

کیا چھچھور پن کیا ہے اب تک میں نے تمہارے ساتھ ---- حالانکہ اس وقت ہم دونوں اکیلے " ہیں یہاں " وہ سیدھا کھڑا ہوا ----

اتنی ہی شرافت ٹپک رہی ہے۔ تو خود کیوں پرپوز کرنے پہنچ گئے۔۔۔۔ سیدھے سیدھے رشتہ "بھیجتے۔۔۔۔ اس کی ناک بھنویں چڑھا کر بولی۔۔۔۔

رشتہ بھی بھیج دیں گے --- میں تو صرف یہی سوچ رہا تھا کہ پہلے لڑکی سے تو اس کی مرضی "جان لیں --- یہ نا ہو کہ بعد میں انکار ہو جائے" ----

تو پھر بتاؤ اگر تمہاری مرضی ہے تو میں اپنے والدین کو تمہارے گھر بھیج دوں گا۔۔۔۔"

دعا خاموش رہی۔۔۔۔۔

بتاؤ نہ دعا پلینز ----"

وہ غصے سے دو قدم آگے بڑھی ----

اسی لیے ---- صرف اسی لیے میں نے یہ جہاز سارا بک کروایا تھا کہ اگر تھپڑ پڑے تو کم از کم "

سب لوگوں کے سامنے شرمندگی نا اٹھانا پڑے ----

دعا جو غصے میں تھی اس کی بات سن کر مسکرا گئی ----

"ضامن بھائی کہتے ہیں --- لڑکی ہنسی تو سمجھو پھنسی "

وہ دانت نکال کر بولا ----

اس کا مطلب ہے - تمہاری طرف سے ہاں سمجھوں؟؟؟ وہ اس کی آنکھوں میں دیکھ کر بولا "

"میں نے ایسا کب کہا "

وہ جاتے ہوئے پلٹ کر بولی -

تو پھر نا سمجھوں؟؟؟

وہ افسردہ سا ہو کہ بولا ---

میں نے ایسا بھی نہیں کہا "وہ اٹھلا کر بولی "

تو پھر؟؟؟

"جب رشتہ بھیجیو گے تو جواب مل جائے گا تب تک انتظار کرو "

وہ کہتے ہوئے آگے بڑھ گئی ----

ابھی تو دو گھنٹے کا سفر باقی ہے۔ آؤ نا ایک دوسرے کو جان لیں "شاہ من نے پیچھے سے ہانک لگائی ---"

ساری زندگی پڑی ہے۔ اس نے وہیں سے آواز لگائی ----
 "!!! مجھے جوس چاہیے"

اس نے پھر سے اسے متوجہ کرنا چاہا ---
 یہ رنگ تو لیتی جاؤ "اس نے پھر سے پکارا ---"
 "وقت آنے پر دو لوں گی"
 دعا کی کھکھلاہٹوں کی آواز اسے یہاں تک آئی ----



... وہ جانتا تھا وہ اس وقت اپنے روم میں ہوگی
 وہ دبے قدموں سے چلتے ہوئے اس کے کمرے میں آیا ----
 اور روم میں موجود تھی --- کھڑکی سے باہر نظر آتے ہوئے چاند کو نہار رہی تھی ----
 "!!! جب بغل میں چاند موجود ہو تو آسمانوں پر کیا تلاشنا"

اس نے عیش کے قریب آتے فسوں خیز آواز میں کہا۔۔۔۔۔
 اس سے پہلے کے عیش ڈر جاتی۔۔۔۔۔ ضامن نے .. اسکا ہاتھ تھام لیا .. اس کی کلائی کو زور
 سے ایسے جکڑا کہ عیش نے اس سے اپنی کلائی چھڑوانا چاہی ۔۔
 ضامن نے اس کھینچ کر دیوار کے ساتھ لگایا۔۔۔۔۔ اور اسکے فرار کی تمام راہیں مسدود کر دیں۔۔۔۔۔
 عیش اس کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

گھر میں شادی ہے۔ اور اس بار میں تمہیں اپنی بیوی کی حیثیت سے سب سے ملوانا چاہتا ہوں"
 ...۔۔۔ ملوگی؟ "ضامن نے اسکا چہرہ اٹھا کر پوچھا

بنوگی لائف ٹائم پارٹنر؟؟؟ وہ اس کی رضا جان رہا تھا۔۔۔۔۔"

ہمارا کانٹریکٹ تھا شاید تم بھول گئے۔۔۔۔۔"
 "ہاں بھول گیا تم بھی بھول جاؤ"

عیش ڈارلنگ آپ مانیں یا نا مانیں آپکو ضامن دی گریٹ سے محبت و حبت ہو گئی ہے۔۔۔ آپ"

چاہیں تو بھی ہم سے جدا نہیں ہو سکتیں۔۔۔۔ آپ کی آنکھوں میں دکھ رہا ہے صاف صاف

ایک دن آپ کو صرف میرا ہی ہونا ہے۔۔۔ وہ بھی سارے کا سارا۔۔۔

وہ اسکے چہرے کو اپنی پوروں سے سہلاتے ہوئے آہستگی سے بول رہا تھا۔۔۔۔

اس سے پہلے کے وہ اسکی گردن کو دیکھتا اس پر جھکتا.. عیش نے تڑپ کر اسے دور کیا۔۔۔۔۔"

"یہ سب رخصتی کے بعد کے لیے سنبھال رکھو"

وہ کہتے ہوئے اس کے حصار سے نکلی۔۔۔۔

اور جاتے ہوئے اسے اپنی رضامندی کا عندیہ دے گئی۔۔۔

ضامن مسکرا اٹھا



گہری رات کا اندھیرا چاروں اوڑھ پھیل چکا تھا۔۔ سارا شہریار ہاؤس اس وقت نیند میں ڈوبا ہوا تھا

اس کی اوشن بلیو آئیز نے گھر کے چاروں اطراف کا جائزہ لیا۔۔۔۔

سیاہ جینز اور شرٹ میں ملبوس میں اس کا کسرتی جسم۔ اور دارذ قد نمایاں ہو رہا تھا شانوں کو چھوتے ہوئے بال ہوا سے ہل رہے تھے۔۔۔۔

گھر کی پچھلی سائیڈ پہ رک کر اس نے ایک نظر اوپر کمرے کی کھلی ہوئی کھڑکی پر ڈالی۔۔۔۔ پھر اس کمرے کے ساتھ لگے ہوئے پائپ کو دیکھا۔۔ پھر مہارت سے اس پائپ سے چڑھتا ہوا اوپر کمرے کی کھڑکی سے کود کر اندر آیا۔۔۔

کمرے میں بھی موسم کے لحاظ سے ہلکی سی خنکی تھی۔۔۔۔ وہ سامنے ہی کمفرٹر کو سینے تک اوڑھے دنیا جہان سے بے خبر محو استراحت تھی۔

ناٹ بلب کی روشنی میں اس کا چہرہ واضح تھا۔ ریشمی بال سنہری بال تکیے پہ بکھرے ہوئے تھے۔ ہلکی بھوری بڑی بڑی آنکھیں اس وقت بند تھیں۔

جس راستے سے اندر آیا تھا اسی راستے سے وہ واپس باہر نکل گیا۔۔۔۔۔
 یمنی نے ہیر کے کمرے کا دروازہ کھول کر دیکھا۔۔۔۔۔ آج یمنی نے ڈاکٹر کی ہدایت کے مطابق
 اسے دودھ میں آدھی نیند کی ٹیبلٹ ملا کر پلا دی تھی۔ اسی لیے وہ اتنی پرسکون اور گہری نیند
 سوئی تھی۔

وہ دروازے کو ٹھیک سے بند کرتے ہوئے واپس اپنے کمرے میں چلی گئیں۔



بریرہ سامان پیک کر لو "زریار نے اسے کمرے میں آتے ہی کہا"
 کیوں ہم کہیں جا رہے ہیں؟"
 "ہمممم۔۔۔۔۔ ہم میرے پرانے فلیٹ میں شفٹ ہو رہے ہیں"
 ایسا کیوں؟؟؟ بریرہ نے حیرانی اور پریشانی دونوں کی ملی جلی کیفیت میں پوچھا۔۔۔۔۔"
 تمہیں نہیں لگتا کہ ہم دونوں اس گھر میں مس فٹ لگتے ہیں۔"
 بریرہ اس کی بات سے خود متفق تھی۔۔۔۔۔ تو اعتراض کیسے کرتی
 وہ خود بھی یہی محسوس کرتی تھی۔

یہ میری جان کے لیے ہے۔ آپ جاؤ اندر انہیں دیکھو کھول کر اس میں آپ کے لیے ٹوائز اور "چاکلیٹس ہیں۔۔۔۔۔ پھر دیکھ کر مجھے بتانا آپ کو کیسے لگے

تھن۔۔۔۔۔ ت۔۔۔۔۔ او۔۔۔۔۔) تھینک یو (پاپا۔۔۔۔۔ وہ اپنی توتلی زبان میں بولی اور شلپنگ بیگز اس "سے اٹھایا تو نہیں جا رہا تھا وہ گھسیٹتے ہوئے اسے اندر لے جانے لگی۔۔۔۔۔ زبان اپنی بیٹی کی بہادری دیکھ کر مسکرایا۔۔۔۔۔

جنت تب سے خاموش کھڑی ان دونوں کی حرکات ملاحظہ فرما رہی تھی۔۔۔۔۔

دو سالوں بعد ایک دم سے باپ کا پیار کہاں سے اڑ آیا "؟"

وہ کاٹ دار آواز میں بولی۔

جب ایک باپ کو اسکی اولاد سے بے خبر رکھا جائے تو پیار تو تب ہی آئے گا جب اسے پتہ چلے "۔۔۔۔۔ وہ اپنی صفائی میں بولا۔

یہاں پھر سے آنے کا مقصد؟؟؟ وہ پر اعتمادیت سے بولی۔

"مقصد تو بہت ہی نیک ہے"

وہ پینٹ کی جیب میں ہاتھ گھسائے بولا۔

کام کی بات پر آؤ "وہ بیزاری سے بولی۔۔۔۔۔"

ٹھیک ہے لے لو تم خلع --- لیکن اگر تم نے ایسا کیا تو تمہیں اپنی جان میرے حوالے کرنی " ہوگی ---- میں اپنی بیٹی تم سے لے لوں گا -

وہ یہ کہتے ہوئے واقعی اس کی جان نکال گیا ----

جنت نے اس کی بات پر اپنے سینے پر ہاتھ رکھا جیسے اس کی واقعی جان نکل رہی ہو ---

" یہ کیا کہہ رہے ہو --- آیت صرف میری بیٹی ہے "

تم کیا اسے کہیں پیچھے سے لے کر آئی تھی ؟؟؟؟ "

وہ میرا خون ہے - اور میں اسے تم سے لے کر رہوں گا ---- "

" نہیں زبان تم ایسا کچھ نہیں کرو گے "

تمہیں ایسا کیوں لگتا ہے ؟؟؟؟ "

" میں ایسا ہی کروں گا "

اگر تم مجھ سے خلع لے کر اپنے دل کی کروگی --- تو میرے دل میں بھی جو آئے گا وہی کروں " گا "

زبان تم کیوں ایک ماں کو اس کی بیٹی سے الگ کر کہ اس کی بد دعائیں لے رہے ہو ؟؟؟؟ وہ ٹوٹے ہوئے لہجے میں بولی -

" تم نے بھی تو میری ماں کو اسکے بیٹے سے دور کر کہ اس کی بد دعائیں لیں ہیں - "

میں نے تمہیں ان سے دور نہیں کیا۔۔۔۔۔ کچھ نا کرتے ہوئے ہر الزام ہمیشہ میرے سر پہ
ہی کیوں ڈال دیتے ہو؟؟؟

کیوں زیان کیوں؟؟؟

کیا بگاڑا ہے میں نے تمہارا؟؟؟

تمہاری ماں سے تمہیں دور کرنے کی ذمہ دار میں نہیں بلکہ تم خود ہو اور تمہارے عمل "وہ"
اپنے تئیں اسے آئینہ دکھا رہی تھی۔۔۔۔۔

ایک ہی حل ہے اس مسئلے کا تم سب بھول جاؤ ہم ملکر اپنی بیٹی کو پالیں گے "اس نے"
اسے نئی راہ سمجھائی۔۔۔

ہرگز نہیں "وہ قطعیت سے بولی۔۔۔۔۔"

ایسا کبھی نہیں ہوگا میں ایک لمحہ بھی تمہارے ساتھ نہیں گزار سکتی کچا کہ ساری زندگی۔۔۔۔۔
تم سب سے معافی مانگنے کی بجائے مجھ پر اپنا زور چلا رہے ہو "؟؟؟"

تم کہو تو سب سے معافی مانگ لوں گا۔۔۔۔۔ لیکن میں باقی سب کا گنہگار نہیں صرف تمہارا ہوں"
اسی لیے صرف تم سے ہی معافی کا خواستگار ہوں۔

تمہارے عمل سے سارے گھر والوں کے رشتوں میں دراڑ پڑ گئی۔۔۔۔۔ اور تم کہتے ہو کہ تم"
انکے گنہگار ہی نہیں !!! "وہ حیران کن نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے بولی۔۔۔۔۔

کبھی کبھی مجھے شک ہوتا ہے کہ تم بڑے پایا اور بڑی ماما کی اولاد ہی نہیں انہوں نے تمہیں "

"کہیں سے لے کر پالا ---- ورنہ ان کی تربیت تو ایسی نہیں ----

وہ اپنے الفاظ سے زیان کو آگ لگا گئی ----

جنت !!! وہ اونچی آواز میں غرایا ----

آؤ ---- رک کیوں گئے ----

آؤ نا ---- مارو مجھے ---- بس یہی رہ گیا ہے ---- یہ بھی کر گزرو -- ابھی بھی وہ تھپڑ --- تمہاری "

وہ درنگی بھول نہیں پائی میں ----

وہ بھی زہریلی ناگن کی طرح پھنکاری ----

زیان نے مٹھیاں بھینچ کر خود کو نارمل کیا ----

فیصلہ تمہارے ہاتھ میں ہے - یا تو خلع لے کر میری بیٹی میرے حوالے کر دو --- یا پھر سب "

بھلا کر میرے پاس آ جاؤ ----

مجھے تم نے اکیلا کر دیا ہے - دو سالوں سے میں بھی لپٹوں کی جدائی کا دکھ جھیل رہا ہوں --- اور "

"کچھ نہیں تو اپنی بیٹی کو اپنے ساتھ رکھ کر اپنی تنہائی دور کر لوں گا

بھول ہوگی تمہاری کہ میں کبھی تمہارے پاس آؤں گی ----

ٹھیک ہے تو پھر آیت سے دست بردار ہونے کی تیاری کر لو ----"

تم مجھے دھمکا رہے ہو؟؟؟،"

"نہیں تمہیں سچائی سے روشناس کروا رہا ہوں"

عدالت ایک چھوٹی بچی کو اسکی ماں سے کبھی الگ نہیں کرے گی۔ وہ پر یقین انداز میں بولی"

عدالت صرف شیر خوار بچوں کو نہیں کرتی ----"

جنت نے اسکی بات پر چونک کر اسے دیکھا ----

پھر عدالت میں ملاقات ہوتی ہے "وہ کہتے ہوئے اسے وہیں ساکت چھوڑ گئی سے باہر نکل"

گیا ----

جنت کتنی دیر وہاں جاد کھڑی رہی ---- آنسو قطار در قطار اس کی آنکھوں سے پھسل کر اسکے گال

بھگونے لگے ----

اسے اپنی زندگی ریت کے مانند ہاتھوں سے پھسلتی ہوئی لگ رہی تھی ---- اس کی زندگی کا کل

سرمایہ اس کی بیٹی ہی تو تھی اس کے پاس ---- کیا پایا تھا اس نے اس زندگی میں سب کھو کر

---- صرف اپنی بیٹی ---- اگر وہ بھی اس کے ہاتھوں سے کھو جاتی تو کیا رہ جاتا اس کے پاس

--- عزت و عصمت تو پہلے ہی کھو چکی تھی ساتھ ساتھ دل کا چین روح کا قرار ---- کچھ بھی تو

ناتھا اس کے پاس ---- جس آیت کے دم سے وہ ساری زندگی گزارنے کا سوچے بیٹھی تھی
 ---- اگر وہ بھی اس سے دور ہو جاتی تو وہ تو تھی داماں رہ جاتی ----
 وہ بھاگتی ہوئے اندر آئی جہاں سب اس کے منتظر تھے ----
 کہ آخر اس کی کیا بات ہوئی زیان سے ----
 وہ کسی سے کچھ کہے بنا دوڑتے ہوئے اپنے روم میں بند ہو گئی ----
 سب نے اسے روتے ہوئے اندر جاتا دیکھا تو مزید پریشان ہو گئے ----



شادی کی تیاریاں عروج پر تھیں ---- زائشہ یمنی نے مل کر ساری تیاریاں تقریباً مکمل کر لیں
 تھیں۔ روزانہ بازاروں کے چکر لگ رہے تھے ---- پھر گھر کی ساری زمہ داریاں دیکھنا -- زائشہ تو
 بوکھلا کر رہ گئی تھی ---- حسام بھی جب فلائٹ سے وقت بے وقت واپس آتا تو زائشہ اس کے
 آنے سے پہلے سو چکی ہوتی ---- وہ اس وقت کے انتظار میں تھا جب زائشہ خود اپنی مرضی سے
 اس کی پسند میں ڈھل کر اسکے سامنے آئے گی ----
 بس یونہی دن گزرنے لگے ----



جنت نے زیان سے ہوئی ساری باتیں سارے گھر والوں کو بتادیں تھیں ---- زیان کی باتیں سن کر سب کو بہت غصہ آیا ---- زیار نے اس سے خود مل کر بات کرنے کی ٹھان لی --- مگر زمارے نے اسے منع کر دیا ----

آج ان سب کی کورٹ میں ملاقات تھی ----

زیان بھی اپنے وکیل کے ساتھ وہاں موجود تھا اور زمارے زیار دونوں جنت کے ساتھ اپنے وکیل کو بھی لے کر پہنچ چکے تھے ----

میرے خیال میں آپ کو آؤٹ آف کورٹ سیٹلمنٹ کر لینی چاہیے ان کے وکیل نے مشورہ دیا" ---- بے شک خلع لینا کوئی بڑی بات نہیں ---- لیکن جہاں تک بچی کی کسٹڈی کی بات ہے تو ہمارے حریف کا کیس زیادہ سڑانگ ہے۔ وہ ان سے بچی کے سکتے ہیں۔ دیکھ لیجیے سوچ سمجھ لیجیے ایک بار ----

جج صاحب نے اپنے روم میں ان دونوں کو بلایا اور اس معاملے میں جنت اور زیان کی رائے جانی

میں اپنی بیٹی اور بیوی کے ساتھ ساری زندگی گزارنا چاہتا ہوں اسے طلاق کبھی نہیں دوں گا۔
 --- زیان نے اٹل انداز میں بتایا۔

مگر میں ان کے ساتھ نہیں رہنا چاہتی۔ اور مجھے اپنی بیٹی کسی صورت انہیں نہیں دینی "وہ"
 بھی اپنی ضد پر قائم تھی۔۔۔۔

آپ ان کے ساتھ نارہنے کی وجہ بتائیں "؟"

جج صاحب نے پوچھا۔

جنت خاموش بیٹھی انگلیاں چٹخانے لگی۔۔۔۔ کیا گھر کے باہر بھی وہ اپنی بچی کچھی عزت کا
 تماشا بنوا دے۔۔۔۔

اسی سوچ میں مبتلا تھی۔

آج کل چھوٹی چھوٹی باتوں پر لڑکے لڑکیاں لڑ جھگڑ کر ایک دوسرے سے طلاق کا مطالبہ کر
 دیتے ہیں۔

جج صاحب یہ کوئی بات نہیں "جنت نے تڑپ کر ان کی بات درمیان میں کاٹی۔۔۔۔ مگر پھر"
 وہیں رک گئی۔۔۔۔

میں آپ دونوں کو چھ ماہ کا وقت دیتا ہوں آپ لوگوں کی آپس میں جو بھی رنجشیں ہیں انہیں"
 دور کر لیں تو بہتر ہے۔ اور اگر ان چھ ماہ میں اگر پھر بھی آپ ساتھ رہنا نا چاہیں تو میں اس

"نہیں بھائی اس سے بات کرنے کا کوئی فائدہ نہیں وہ بضد ہے۔ اپنے فیصلے پر"

آپ زیان کو کہہ دیں گے وہ یہ چھ ماہ اس گھر میں رہ سکتا ہے۔ میں اپنی بیٹی کو اپنی نظروں سے " دور ہرگز نہیں جانے دوں گا۔ کم از کم اس طرح مجھے اپنی بیٹی کا پتہ تو رہے گا۔۔۔۔۔ زمارے نے بیٹی کی خاطر ہار مانتے ہوئے شکستہ آواز میں بولا۔۔۔۔۔



زبان گھر واپس آچکا تھا مگر اس سے کوئی بھی بات کرنے کا خواہاں نہیں تھا۔۔۔۔ وہ یا تو ڈیوٹی پر چلا جاتا اور جس وقت گھر پہ ہوتا وہ سارا وقت وہ آیت کے ساتھ کھیلتے ہوئے اسے پیار کرتے باتیں کرتے ہوئے گزارتا۔۔۔۔

پاپا۔۔۔۔۔ چائے۔۔۔۔۔ وہ اپنا فیورٹ کھیل زیان کے ساتھ بھی کھیل رہی تھی۔۔۔۔۔"
کیٹل میں سے چائے کی جگہ پانی کپ میں ڈال کر زیان کی طرف بڑھایا۔۔۔۔۔
واؤ میری ڈول نے تو بہت ٹیسی چائے بنائی ہے۔۔۔۔۔ مزہ آگیا۔۔۔۔۔ پہلے کبھی اتنی ٹیسی
چائے نہیں پی میں نے "وہ محبت بھرے انداز میں آیت کو دیکھتے ہوئے بولا۔۔۔۔۔"

مام آپ نے ایک بار بھی میری رائے نہیں جانی --- مجھے بس اپنا فیصلہ سنا دیا۔ آپ کو"
میرے کردار پر شک تھا --- کیسے سوچ سکتے تھے آپ میرے بارے میں کہ میں اپنے گھر کی
لڑکی کے ساتھ کچھ برا کر سکتا تھا ---

بس یہی باتیں سوچ سوچ کر میرا دماغ گھوم گیا ---

میں نے یہی سوچا کہ جب سب میرے بارے میں ایسی سوچ رکھتے ہیں تو اب میں انہیں
سب سچ کر کہ دکھاؤں گا --- میں غصے میں تھا --- اور غصے میں اپنے ہوش و حواس گنوا بیٹھا
--- غصے میں انسان کے دماغ پر شیطان کا قبضہ ہوتا ہے۔ مجھے اسی نے ورغلا دیا --- اور میں
مثبت سوچنے کی بجائے --- ٹھیک کرنے کی بجائے سب غلط کرتا چلا گیا ---

ان دو سالوں میں آپ نہیں جانتی میں کتنا تڑپا ہوں --- کتنا پچھتایا ہوں اپنے کیے پر --- ایک
پل کے لیے بھی سکون کی نیند میسر نہیں تھی --- جنت کی آوازیں میرے کانوں کے پردوں کو
پھاڑ کر رکھ دیتی۔ --- میں اس سے معافی مانگنا چاہتا تھا مگر اس نے تو معافی کے تمام دروازے
بند کر دیئے مجھ پر --- میں جانتا ہوں جو میں نے کیا --- جنت مجھے کبھی معاف نہیں کرے گی
--- مگر میں پھر بھی کوشش کرنا چاہتا --- تاکہ یہ حسرت نارہ جائے کہ میں نے کوشش نہیں
کی ---

وہ پتھر بن چکی ہے۔

لیکن اگر پتھر پر بھی مسلسل پانی پڑتا رہے تو ایک نا ایک دن اس میں بھی سوراخ پڑ جاتا ہے۔ اسی آس میں ہوں کہ شاید ایک نا ایک دن وہ بھی مجھے معاف کر دے۔۔۔۔

"زبان جنت پہلے ہی بہت ٹوٹ چکی ہے۔ اس کا مزید امتحان مت لینا"

"مما میرا آپ سے وعدہ ہے۔ میں جنت کو کبھی بھی کوئی تکلیف نہیں پہنچانوں گا"

میں دل سے جنت کی زندگی کو جنت بنانے کا وعدہ کرتا ہوں آپ سے "وہ ان کا ہاتھ تھام کر" یقین دلانے لگا۔۔۔۔

میری دعائیں تم سب کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ جنت کو صبر دے۔ اور تم دونوں کی زندگیاں "خوشیوں سے بھر دے۔۔۔ آیت کو تم دونوں کے پیار اور توجہ کی ضرورت ہے۔ اس کا بہت خیال رکھنا زبان"

جی ممی میں پوری کوشش کروں گا "اب کی بار وہ بریرہ کے گلے لگا تو بریرہ کو کتنے عرصے بعد" سکون ملا۔۔۔۔



نہیں۔۔۔۔۔!!! وہ ہاتھ بڑھا کر چلائی۔۔۔۔۔ اسے بچانے کو۔۔۔۔۔"

اور ایک دم اس کی آنکھیں کھلیں۔۔۔۔۔ سارا منظر یکدم بدل چکا تھا۔۔۔۔۔ وہ حیرانی سے اپنے کمرے کو آنکھیں پھاڑ پھاڑ کر دیکھنے لگی۔۔۔۔۔

کیا ہوا ہیر؟؟؟ اس کی جانی پہچانی آواز سن کر ہیر نے اپنے پاس بیٹھے شیر زمان کو دیکھا۔۔۔۔۔"

آپ ٹھیک ہیں نا؟؟؟ وہ بے تحاشا روتے ہوئے اس کی گردن میں بازو ڈال کر اس کے ساتھ

لگی۔۔۔۔۔

اور اونچی آواز میں دھاڑیں مارتے ہوئے رونے لگی۔۔۔۔۔

"Hey my little wify....

Shhhhhhhh.....

کیا ہوا؟؟؟؟

بتاؤ تو؟؟؟"

آ۔۔۔آ۔۔۔ پ کوک۔ کچھ نہیں ہوگا۔۔۔۔۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔۔۔ اسکا جسم کسی برے"

خواب کے زیر اثر بری طرح کپکپا رہا تھا۔۔۔۔۔

جب تک میری لٹل وائفی میرے ساتھ ہے مجھے کچھ بھی نہیں ہو سکتا ---- وہ اسکی پشت " سہلاتے ہوئے نرمی سے بولا ----

میرے ساتھ چلوگی؟؟؟ اس نے سوالیہ نظروں سے پوچھا ---- " ہیر اس سے پیچھے ہوئے اس کی طرف دیکھنے لگی ---- " ہمیشہ کے لیے "

شیر زنان کی اگلی بات پر وہ چونکی ---- " سوچ لو ہیر " لگر ماما ---- پاپا ----؟؟؟ وہ خود سے سوال کرنے لگی ---- " سوچ لو ہیر "

شیر زنان نے اپنی چوڑی ہتھیلی آگے بڑھائی ----



ہیر نے شیر زنان کے ہاتھ پہ اپنا ہاتھ رکھ دیا ---- " میری ایک خواہش کو پورا کریں گے؟؟؟ اس نے شیر زنان کی اوشن بلیو آئیز میں سوالیہ نظروں " سے دیکھتے ہوئے پوچھا ----

ہیر نظروں کا رخ پھیر گئی۔۔۔۔

اب ایسے نظریں چرانے سے کچھ نہیں ہوگا لٹل واٹنی جرمانہ ادا تو کرنا پڑے گا۔۔۔ وہ اس کے " کان کے قریب آتے ہی سرگوشی نما آواز میں بولا اور اسکے کان کی لو کو دانتوں میں ہلکا سا دبایا

اسکے اس عمل پر ہیر کے لبوں سے سسکاری نکلی۔۔۔

پ۔۔۔ پل۔۔۔ پلیز۔۔۔ نا کریں۔۔۔ وہ آنکھیں میچ گئی۔۔۔

شیر زمان نے تھوڑا سا جھک کر اس کی صراحی دار شفاف گردن پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔۔

اب اس کے لب جابجا اس کی گردن پر اپنا لمس چھوڑنے لگے۔۔۔۔۔ ہیر کو اسکی مونچھوں کی چچھن سے اپنی دھڑکن دھونکنی کی مانند چلتی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔۔ وہ آنکھیں میچ مٹھیوں سے کمفرٹر کو بھیج گئی۔۔۔۔۔

ہیر کے کپکپاتے ہوئے وجود کو دیکھ شیر زمان پیچھے ہوا۔۔۔۔۔

ابھی تو ٹھیک سے شروعات بھی نہیں کی اور میری لٹل واٹنی کا یہ حال ہے۔ اختتام تک تو" لگتا ہے پھر سے بیہوش ہو جاوگی۔۔۔۔۔ وہ اس کی شرم سے لرزتی ہوئی پلکوں کی چلمن کا دلکش رقص دیکھ کر بولا۔۔۔۔۔

"باقی کا ادھار رہا"

وہ اسکا چہرہ اپنے ہاتھوں کے پیالوں میں بھر کر اس کی جھکی ہوئی لرزتی پلکوں پر اپنے لب رکھتے ہوئے --- وہاں سے اٹھا --- اور واپس باہر چلا گیا -

ہیر اسے جاتا ہوا دیکھ رہی تھی ---

اس کے جاتے ہیں۔ اس نے سر سے پاؤں تک کمفرٹر اوڑھ لیا --- وہ ابھی بھی کپکپا رہی تھی --- اس کے لمس ابھی تک اپنی گردن پر محسوس کیے ---



آپ لوگوں نے لسٹ بنالی گیسٹ کی؟؟؟ شاہ من نے زرشال اور ذوناش سے پوچھا ---

ہاں جی بیٹا جی بن چکی لسٹ "زرشال نے بتایا -"

"تو چھوٹی ماما اپنی سوسائٹی کے لوگوں کو بھی بلایا ہے - میرا مطلب ہمسائے وغیرہ"

اس نے اپنے تئیں پوچھنا چاہ -

یہ آپ کو کب سے اپنے محلے داروں کی فکر ہونے لگی؟ زرشال نے پوچھا ---

بیٹا جی کہیں کوئی گرہڑ تو نہیں، "ذوناش نے جانچتی ہوئی نظروں سے شاہ من کو دیکھ کر پوچھا۔"

ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ مام ایسی کوئی بات نہیں۔۔۔ وہ تو میں بس ایسے ہی پوچھ رہا تھا۔۔۔ آخر کو "محلے داروں کے بھی تو حقوق ہوتے ہیں۔ انہیں بھی پورا کرنا ہمارا فرض ہے۔ بڑی ماما۔۔۔ مانیں یا نا مانیں مجھے تو دال میں کچھ کال لگ رہا ہے۔۔۔ پاس بیٹھے ہوئے ضامن" نے بات میں ٹکڑا لگایا۔

شاہ من،،، ضامن کو دیکھ کر اسے نا بولنے کا اشارہ کر رہا تھا۔۔۔۔

چھوٹی ماما آپکا لڑکا جوان ہو گیا ہے۔ اس پر توجہ دیں۔۔۔ مجھے تو لگتا ہے، آپ کو جلد ہی محلے میں کسی سے رشتہ جوڑنا پڑے گا۔ زیان جوان کے نزدیک صوفے پر بیٹھا تھا اس نے اپنی رائے دی۔۔۔۔

شاہ من ایسی کوئی بات ہے تو بتاؤ؟"

ذوناش نے تیکھی نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے پوچھا۔

تم اپنا منہ بند نہیں رکھ سکتے۔۔۔ تمہیں اس گھر میں رہنے دیا یہی بہت ہے۔ اپنے مشورے "اپنے پاس رکھو

پھر تمہیں مجھے مارکیٹ تک لے جانا ہوگا۔۔۔ مجھے کچھ خریدنا ہے۔۔۔۔۔"

مما ابھی کل ہی تو کے کر گیا تھا۔۔۔۔۔ وہ جھنجھلا کر بولا۔۔۔۔۔"

"آپ بازار میں اتنا وقت لگا دیتی ہیں۔ باہر کھڑے ہو کر میری ٹانگوں کا کباڑا ہو جاتا ہے"

ذوناش نے اس کی بات پر گھور کر دیکھا۔۔۔۔

اوکے اوکے چلیں۔۔۔۔۔ وہ انہیں ناراض نہیں کرنا چاہتا تھا کیونکہ انہیں سے تو سفارش کروانی"

مضی

وہ دونوں وہاں سے اٹھ گئے تو زرشال بھی کچن میں شام کے کھانے کی تیاری کے لیے چلی گئی

////

لازمی سی بات ہے تم شادی کے فنکشن میں ضرور آؤ گے۔۔۔۔۔ ضامن نے زبان سے کہا۔"

"یہ بھی بھلا کوئی پوچھنے کی بات ہے.... آؤں گا"

اس نے اپنا ہاتھ پکڑنے والے کو حیرت انگیز نظروں سے دیکھا ----
وہ ان کا ہاتھ پکڑ کر ایک طرف لے گیا جہاں رش قدرے کم تھا ----
تم کہاں ہوتے ہو؟؟؟

پتہ ہے ہم کتنے پریشان ہیں۔ تمہیں لے کر؟؟؟
"بہت من مانیاں کرنے لگے ہو تم"

"نا ہمارا فون اٹھاتے ہو۔۔۔ نا خود گھر آتے ہو"
آخر کرنا کیا چاہتے ہو تم؟

میں تمہیں کچھ کہتی نہیں اس کا مطلب یہ نہیں کہ تم مہینوں مہینوں گھر سے غائب رہو۔۔۔
وہ تو اسے سامنے دیکھ آج پھٹ پڑی تھیں ----

"I am sorry mom "

وہ ان کا ہاتھ پکڑ کر اپنی آنکھوں سے لگا کر بولا ----

Miss you too....

"شیر زمان ہیر کے معاملے کو سلجھاؤ"

اس نے ذوناش کو اپنی بات بتائی ----

"ٹھیک ہے میں دوں گی تمہارا ساتھ مگر اس کے بدلے تمہیں میری ایک بات ماننی ہوگی"

شیر زمان نے اچنبھے سے اپنی مام کو دیکھا۔۔۔۔

مام آپ حکم کریں۔۔۔۔۔آپ کی ہر بات سر آنکھوں پر۔۔۔۔۔آپ جو کہیں گی وہی کروں گا چاہے"

"میری جان مانگ لیں کبھی اف تک نہیں کروں گا

اپنی بات سے مکڑنا مت --- یاد رکھنا --- انہوں نے اپنے تئیں اسے باور کروایا ---"

"نہیں مکروں گا پرامس"

ٹھیک ہے جو تم چاہتے ہو وہی ہوگا بے فکر ہو جاؤ اس بارے میں "ذونا ش نے تسلی بخش"

جواب دیا۔

شیر زمان مطمئن ہو گیا۔۔۔۔

پھر ان سے ملتے ہوئے وہاں سے نکل گیا۔۔۔۔۔

ذوناش نے اسے لوگوں کی بھیڑ میں گم ہوتے دیکھا۔۔۔۔



مہندی اور بارات کا فنکشن اکٹھا ہونا ہی طے پایا تھا سات بجے مہندی کا فنکشن شروع ہونا تھا پھر اس کے بعد نکاح کا مرحلہ طے پانا تھا۔۔۔۔ جس طرح پچھلی بار ہوا تھا کہ مہندی تو اچھے سے انجام پاگئی تھی مگر بارات والے دن دولہا چلا گیا تھا۔۔۔۔ اس بار حفظ ماتقدم کے طور پر ایک ہی دن دونوں فنکشن رکھے گئے تھے تاکہ ایک ہی بار سب کچھ نیپٹ جائے مہندی کے لیے نیچے والا ہال سجایا جا چکا تھا۔۔ جبکہ نکاح کے لیے اوپری منزل میں سیننگ کی گئی تھی۔۔۔۔ نیچے والے فلور پر ہر طرف موتیے اور گیندے کے پھول لگے ہوئے تھے اور ان کی مہک فضا کو معطر کر رہی تھی۔ شام کے نیلگوں سائے میں ایل ای ڈیز لائٹس کی جگمگاہٹ جگنوؤں کی مانند جگمگا رہی تھیں۔ چاروں اطراف میں رنگ برنگے ریشمی پردے لگائے گئے تھے۔۔۔۔ ایک طرف سننگ کا انتظام تھا تو دوسری طرف کھانے کا اہتمام کیا گیا تھا۔۔۔۔

مہمانوں کی آمد شروع ہو چکی تھی۔ شہریار، زیگن اور زریار کے دوست بھی آچکے تھے اور زمارے کے کولیگز بھی

شہریار، زمارے نے وائٹ کلر کی شلوار قمیض پر واسکٹ پہن رکھی تھی جس میں وہ بہت سوہر دکھائی دے رہے تھے۔ زریار اور زیگن نے گرے کلر کی شلوار قمیض پہن کر اس پر واسکٹ پہن رکھی تھی وہ دونوں بھی بہت شاندار لگ رہے تھے۔۔۔۔۔

ابتسام کے دوستوں نے اسے گھیر رکھا تھا جو مہندی ہال کے سیڑج پر لگے صوفے پر بیٹھا تھا

یمنی نے منت کے لیے جیسا مہندی کا جوڑا خریدا تھا ویسا ہی زائشہ اور جنت کے لیے بھی خریدا تھا

زائشہ ڈارک گرین کلر کے لہنگے میں ملبوس تھی جس پر کڑھائی کا بھاری کام کیا گیا تھا گلے میں "نازک سی جیولری تھی اور بالوں کو جوڑے کی شکل میں باندھ کر اس میں موتیے کے پھول لگائے

گئے تھے۔ کادار دوپٹے کو سر پر پنوں کی مدد سے لٹائے ایک طرف سے کندھے کے پیچھے سے گزارا کیا تھا جب کے دوسری طرف سے کندھے کے آگے کیا گیا تھا۔۔۔۔

منت بھی تیار ہو چکی تھی۔ اس نے بھی ویسا ہی ڈارک گرین کلر کا بھاری کادار لہنگا پہنا تھا۔۔۔ بالوں کی فرنیچ ٹیل بنائے اس میں جابجا موتیے کی ادھ کھلی کلیاں لگائی ہوئی تھیں ہلکا پھلکا سا قدرتی پھولوں کا زیور پہن رکھا تھا۔۔۔ لائٹ سے میک اپ میں وہ بہت خوب صورت دکھائی دے رہی تھی۔۔۔۔

آیت آپ تیار ہو گئی ہو اب آپ آرام سے بیٹھ جاؤ۔۔۔۔ گر جاؤ گی۔۔۔۔"

جنت نے آیت کو تیار کر کہ بستر پر بٹھایا جو بار بار بیڈ سے نیچے اترنے کی کوشش کر رہی تھی بیڈ کافی اونچا تھا۔۔۔ اسے ڈر تھا کہیں وہ فرش پر گرنا جائے۔۔۔۔

ایک تو یہ ممانے بھی مجھے کہاں پھنسا دیا۔۔۔۔"

وہ جھنجھلا کر بولی۔۔۔ اور اپنے بھاری بھر کم لہنگے کو جھٹک کر بولی۔۔۔۔

اب میں اس لنگے کو سنبھالوں گی یا آیت کو "وہ منہ میں بڑبڑا رہی تھی ----"

کچھ دیر پہلے ہی زرشال جنت کو لنگا دے کر گئیں تھیں اور کہہ رہی تھی کہ یہ یہی نے ان تینوں کے لیے ایک جیسا بہت پیار سے لیا ہے۔ اور ان کی خواہش ہے کہ آج وہ تینوں ایک جیسا لنگا پہنے ---- تو اپنی پھپھو کو ناراض مت کرنا اور یہ پہن لینا ---- جنت نے ان کی بات مان کر لنگا پہن تو لیا تھا مگر سنبھالنے نہیں ہو رہا تھا ----

اوپر سے آیت میڈم نے الگ تنگ کر رکھا تھا ----
آیت بھی چھوٹے سے لنگا چولی میں ملبوس بالکل گریا لگ رہی تھی ----
مما !!! اس نے جنت کو متوجہ کیا آواز دے کر۔"
جنت جو اپنی شرٹ کی بیک ڈوری بند کر رہی تھی پلٹ کر اسکی جانب دیکھا ----
کیا چاہیے آیت ؟؟ وہ پوچھنے لگی ----"

مما ---- وہ ---- اس نے کبرڈ کے اوپر اشارہ کیا جہاں اسے وہ ڈول نظر آگئی جو جنت نے اس سے چھپانے کے لیے اوپر پھینک دی تھی ---- کیونکہ وہ ڈول زیان نے اسے لا کر دی تھی

ہیر تم ابھی تک تیار نہیں ہوئی انہیں کپڑوں میں ہو "؟ یعنی نے اسے سادہ سے کڑھائی والے"
سوٹ میں دیکھ کر کہا ----

مگر مجھے پتہ نہیں ماما میں نے پہننا کیا ہے؟ وہ معصومیت سے بولی ----"
یہ لو تمہارا ڈریس جاؤ جلدی سے تبدیل کر کہ آؤ ---"

"مگر ماما بلیک رنگ کا ڈریس؟"

"ہیر زیادہ سوال مت کرو بعد میں پتہ چلے گا"

ماما آپ نے لیا ہے یہ میرے لیے؟؟؟ اس نے اتنے خوبصورت ڈریس کو ستائشی نظروں سے"
دیکھ کر پوچھا ----

"نہیں میں نے نہیں لیا کسی نے بھیجا ہے"

کس نے ماما؟؟؟"

"یہ بہت بھاری ہے"

کسی جن سے کم بھی نہیں "منت نے منہ بناتے ہوئے کہا۔"

دیکھنا آج ابتسام بھائی تمہاری کتنی تعریف کریں گے "جنت نے منت کو چھیڑتے ہوئے کہا"
 --- آج وہ اپنی بہن کی خوشیوں میں دل سے شریک تھی اور بہت خوش بھی --- اپنی باتوں کو
 بھلائے وہ اس کی اچھی زندگی کے لیے دعاگو تھی۔

آپی ابتسام بھائی کیوں تعریف کریں گے منت آپ کی؟ ہیر نے سوالیہ نظروں سے دیکھتے ہوئے
 پوچھا ---

مما آپ بتائیں نا "زائشہ نے یمنی کو دیکھ کر کہا ---"
 جو ہیر کی باقی مچنگ کی چیزیں بیگ سے نکال رہی تھیں
 "اوہو --- میں کیا سمجھاؤں اس کو تم خیر سے شادی شدہ ہو تم ہی سمجھاؤ اسے ---"
 "زائشہ کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں ان کی بات سن کر --- "کہ اب وہ کیا سمجھائے ہیر کو

نہیں ماما آپ ہی سمجھائیں مجھے نہیں پتہ "وہ دامن چھڑوا کر بولی ----"

جنت اور منت دونوں زائشہ کی حالت کا مزہ لیتے ہوئے ہنس رہی تھیں۔

"بیٹا جی جب شادی ہوتی ہے نا تو دولہا اپنی دلہن کی تعریف کرتا ہے۔" سمیل

یمنی نے گویا بات ہی ختم کی۔

مگر ماما میرے دولے نے تو میری تعریف کی ہی نہیں ---- وہ خفگی سے منہ پھلا کر بولی۔

اس کی بات سن کر جنت۔ منت اور زائشہ تینوں کھکھلا کر ہنسنے لگیں ----

تم تینوں میری معصوم سی بچی کا مذاق مت بناؤ "یمنی نے ان تینوں کو مصنوعی طور پر ڈانٹا"

میری ہیر بہت اچھی ہے۔ سب کی بات مانتی ہے۔ اور جب لڑکی کسی کی بیوی بن جاتی ہے تو

اسے اپنے شوہر کی ہر بات ماننی چاہیے ---- ٹھیک ہے نا ہیر "انہوں نے دبے لفظوں میں

اسے سمجھایا ----

ہیر نے سمجھداری سے اثبات میں سر ہلایا ----
 زائشہ اور جنت دونوں مل کر منت کو باہر سٹیج پر لا رہی تھیں۔

وہ جنت اور زائشہ کی ہمراہی اور لڑکیوں کے جھرمٹ میں گھری دوپٹے کے نیچے چلتے ہوئے سٹیج
 تک پہنچی تو وہاں اتنے سارے لوگوں کو دیکھ کر گھبرا گئی ----

ڈمی جے نے اونچی آواز میں اللہ تعالیٰ کے نام لگائے ہوئے تھے جب وہ چل کر یہاں تک آرہی
 تھی۔ تمام مرد ایک سائیڈ پر لگے صوفوں اور کرسیوں پر بیٹھے ہوئے تھے۔ حسام اور زیان سب کی
 نظروں کا مرکز بنے ہوئے تھے۔ پلیٹوں میں پھولوں کی پتیاں لیے کھڑی لڑکیوں نے ان پر پھول
 نچھاور کیے پھر وہ لڑکیاں اب پیچھے ہٹ گئی تھیں اور ابتسام اٹھ کر آگے بڑھا تھا۔ ہلکا سا جھک کر
 ہاتھ اس کی طرف بڑھایا تو منت بری طرح چونک کر گر بڑائی تھی ----

وہ بے حد نروس تھی سمجھ نہیں آ رہا تھا کہ کیسے ری ایکٹ کرے۔ وہ کیسے اتنے لوگوں کے
 سامنے ابتسام کا ہاتھ پکڑ لیتی۔ سر جھکائے وہ شش و پنج میں مبتلا تھی۔ لوگوں کیلئے یہ صورتحال

جی بالکل آپ کا ہی گھر ہے وہ بھی جب مرضی آئیں ----"

مسسز نعیم نے کہا ----

یہ میرا بیٹا ہے شاہ من ابھی ایک ماہ پہلے ہی آکسفورڈ سے اپنی تعلیم مکمل کیے آیا ہے۔"

اسلام و علیکم آنٹی! شاہ من نے آگے بڑھ کر انہیں سلام کیا پھر دعا کے بھائی کو بھی سلام"

جھاڑا ----

کچھ رسمی سی گفتگو ہوئی ان سب کے درمیان ----

دعا بھی گا ہے بگا ہے شاہ من پر نظر ڈال رہی تھی ---- شاہ من بھی سچی سنوری دعا کو نظروں کے حصار میں لیے ہوئے تھا ----

مہندی کی رسم خوش اسلوبی سے اپنے انجام کو پہنچی تو اب نکاح کی تیاریاں شروع کر دیں گئیں

جنت اپنے ساتھ منت کو برائیدل روم میں لے گئی نکاح کی مناسبت سے تیار کرنے کے لیے

مہمان مرد حضرات ابھی نیچے ہی تھے بس گھر کے سب افراد اوپر والے ہال میں آئے ----

، جس میں زمارے، زرشال، زیگن ذوناش، زریار، بریرہ، شہریار، یمنی، اہتسام، حسام، زائشہ، ہیر

زیان۔ شاہ من۔ اور آیت شامل تھے۔۔۔۔۔

باقی سب ابھی نچلے فلور پر تھے نکاح کے وقت انہوں نے اوپر آنا تھا۔۔۔۔۔

اسی دوران ہال میں موجود تمام لائٹس آف ہو گئیں۔۔۔۔۔

یکدم چاروں طرف اندھیرا چھا گیا۔۔۔۔۔

سب گھر والے پریشان ہو گئے آخر یہ اچانک کیا ہوا۔۔۔۔۔

تبھی ہال میں موجود ڈانس فلور پر ایک سپاٹ لائٹ پڑی۔۔۔۔۔ تو سب نے پلٹ کر اسی طرف

دیکھا۔۔۔۔۔۔۔

سب متلاشی نگاہوں سے وہیں دیکھ رہے تھے۔۔۔۔۔

اچانک وہاں لگے بوفر سے نکلنے والے تیز آواز میوزک نے ان کے کان کے پردوں کو ہلا ڈالا۔۔۔۔۔

"بادشاہ ہیں دل کے"

گانے کے بول ادا ہوئے تو سپاٹ لائٹ کی روشنی میں سیاہ جینز اور شرٹ جس کے دو اوپری بٹن کھلے جس میں اس کا کسرتی سینہ نمایاں تھا۔

سر پر سیاہ ہیٹ رکھے وہ چہرہ چھپائے ماہرانہ انداز میں فٹ سٹپس لیے تھا۔۔۔ جس میں اسکے پاؤں آگے پیچھے ہوئے تھے۔۔۔۔

"بادشاہ ہیں دل کے"

اس نے ہیٹ اتار کر پھینکا۔۔۔۔

سب نے چونک کر ڈانس سٹپس لینے والے شیر زمان کو دیکھا تو حیرت زدہ رہ گئے۔۔۔۔

"عیش فرماتے ہیں"

گانے کے دوسرے بول پر ضامن جس نے شیر زمان کی طرح ہی بلیک جینز اور شرٹ پہن رکھی تھی۔۔۔۔ عیش ڈار کا ہاتھ پکڑے دونوں ایک ساتھ ڈانس موو لیا۔۔۔۔۔

ہیر شیر زمان کو دیکھ کر اسکی طرف دوڑی۔۔۔۔

گاڑی کے بونٹ پر پیتے ہیں کھاتے ہیں۔"

فطرت اپنی اٹ پٹی

اوپر سے جینز بھی مچھی۔۔

ضامن اور عیش مووز لیتے ہوئے نظر آئے۔۔ گھومتا ہوا ڈانسنگ فلور ایک بار شیر زمان کو سامنے لایا۔۔۔

اور کھول کر رکھتے اپنی شرٹ کے بٹن۔

اوکڑیاں کیا ناچیں گے ریے۔

ڈانسنگ فلور کے لیجنڈ ہیں ہم

ہلا دیں لٹکوں جھٹکوں سے

ہیرو کے بھی ہیرو ہم۔۔۔۔

ڈانس کے لیجنڈ ہیں ہم۔۔۔

سپیکر بولے دھم۔۔ دھم۔۔ دھم۔۔

ان تینوں نے ایک جیسے مووز لیے۔۔۔۔

ڈانس فلور پر جیسے ان کے سٹیپس سے آگ لگی۔۔۔۔

چاروں طرف سے الیکٹرک فائرنگ کی شروعات ہوئی تو روشنی کا سمندر آباد ہوا۔۔۔۔۔

ہیر جو سٹیج پر شیر زمان کے پاس اسے ڈانس کرتے دیکھ حیرانگی سے منہ کھولے کھڑی تھی
 ---- شیر زمان نے آگے بڑھ کر ایک انگلی اس کی تھوڑی پر رکھے اسکے ادھ کھلے منہ کو بند کیا

ہیر اور شیر زمان ایک دوسرے کی آنکھوں میں دیکھتے مسکرائے -----

شہریار نے ہیر اور شیر زمان کو ساتھ دیکھا تو غصے سے ان کی طرف بڑھا ---

حسام اور ابتسام جو اس کے ساتھ کھڑے تھے اس کے شانوں پر ہاتھ رکھے اسے روک گئے

ماحول میں گانے کی آواز گونج رہی تھی ----

"Baba be calm

حسام نے شہریار کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا ---

" بابا اب ہیر اس کی بیوی ہے "

ابتسام نے بھی ہاتھ رکھ کر اسے پرسکون کرنا چاہا ----

شہریار مٹھیاں بھینچ کر خود پر ضبط کرتے رہ گیا-----

شیر زمان ہیر کا ہاتھ پکڑے بھاگنے کے انداز میں ڈانسنگ فلور سے نیچے اترا ---- ہیر، شیر زمان

ضامن اور عیش چاروں نے بلیک ڈیس پہن رکھے تھے ----،

ضامن اور عیش دونوں گانے پر سنٹیپس لے رہے تھے۔۔۔۔

شو میں واٹ یوگاٹ ----

تیرے پاس مرسدیز

میرے پاس ہے سائیکل

تو کلب کی شکیرا

او ہم گلی کا مائیکل

ضامن نے موز لیتے کہا۔۔۔

برہینڈز تیرے فیک ہیں سبھی

بننا ہے تو کیوں اور ابھی

دہلی کی جانے انٹر نیشنل روم۔۔۔۔

عیش ڈار بھریور اس کا مقابلہ کر رہی تھی ----

او کڑیاں کیا ناچیں گی رے ڈانسنگ فلور کے لیجنڈ ہم ---

پورٹرن

میں چیز اور تجنل تو جعلی نوٹ ہے۔

میرے ڈانس سے زیادہ میری ادا ہاٹ ہے۔

سمجھو نا Hey

ہمکو

duffer

ہے اپنا

Highi caliber....

باتوں سے زیادہ اپنے موز میں ہے دم ---

دونوں میں برابر کی ٹکر تھی ----

منڈے کیا ناچیں گے رے

ڈانسنگ فلور کے لیجنڈ ہم

اپنے لٹکوں جھٹکوں سے

سیپکر بولے دھم دھم دھم

اوکڑیاں کیا ناچیں گی رے

"ہلا دے لٹکوں جھٹکوں سے ہیرو کے بھی ہیرو ہم

زیر اور زیگن اپنی بزنس پارٹنر عیش ڈار کو ضامن کے ساتھ ڈانسنگ فلور پر دیکھ کر حیران ہوئے

آیت جو زبان کی گود میں تھی۔ اپنے ماموں ضامن کو ڈانس کرتے دیکھ اپنے ننھے ننھے ہاتھوں سے تالیاں بجا رہی تھی۔۔۔۔۔ زبان اور جنت اسے خوش دیکھ کر خوش ہو رہے تھے۔

شیر زمان نے جاکر زیگن کو پشت سے گلے لگایا۔۔۔
زیگن نے نظروں میں بے پناہ خفگی لیے اسے مڑ کر دیکھا۔۔۔

شیر زمان نے انہیں زور سے خود میں بھینچا۔۔۔۔۔
 زیگن اپنے پیٹے کے منانے کے انداز پر نثار ہوا۔۔۔۔۔ پھر ہلکے سے مسکرا دیا۔۔۔۔۔
 یہ منظر دیکھ کر ذوناش کے چہرے پر بھی آسودہ مسکراہٹ بکھر گئی۔۔۔۔۔

"مولانا صاحب پلیز آپ ابھی بیٹھے رہیے"

مولانا صاحب جو نکاح کا فریضہ انجام دیئے اپنی جگہ سے اٹھنے لگے تھے۔۔۔۔۔ ذوناش کی آواز سن کر وہیں بیٹھ گئے۔۔۔۔۔

ایک اور نکاح پڑھوانا ہے، "ذوناش نے ہلکا سا مسکرا کر کہا۔"

سب نے ایک دوسرے کو حیرت انگیز نظروں سے دیکھا۔۔۔۔۔

صرف شہریار اور یمنی کے چہرے پر حیرت دکھائی نہیں دی۔۔۔۔۔ وہ نارمل تھے جیسے پہلے سے سب جانتے تھے۔۔۔۔۔

ذوناش نے اس دن شیر زمان سے مل کر آنے کے بعد شہریار اور یمنی سے بات کی تھی کہ شیر زمان دوبارہ سب کے سامنے ہیر سے نکاح کرے گا۔ تاکہ شہریار کی بھی پریشانی دور ہو جائے۔۔۔۔۔ اور وہ اسے خود رخصت کریں۔۔۔۔۔ اور ہیر کی بھی خواہش پوری ہو جائے دلہن بننے کی۔۔۔۔۔ جو اس نے شیر زمان سے کی تھی۔

ذوناش کی بات سن کر پہلے تو شہیار نے اسے منع کر دیا۔۔۔ مگر جب ذوناش اور یمینی نے اسے منایا کہ ہیر کی خوشی شیر زمان میں ہی ہے۔ تو وہ ناچاہتے ہوئے بھی اپنی بیٹی کی خوشی کو دیکھ کر مان ہی گئے۔۔۔۔

آؤ ہیر یہاں، "یمینی نے ہیر کو صوفے پر بٹھا کر اس کے سر پہ دوپٹہ اوڑھا دیا۔۔۔۔"

شیر زمان جو زیگن کے ساتھ کھڑا تھا۔۔۔۔ اسے یمینی نے ہیر کے ساتھ صوفے پر بیٹھنے کے لیے کہا۔۔۔۔

جاؤ شیر زمان تم بھی چلیج کر لو "ذوناش اس کے لیے نکاح کے موقع کے مطابق شیروانی لے کر آئی تھی۔۔۔

ان کپڑوں کو کیا ہے۔۔۔؟ مام پلیز میں نمونہ نہیں بن سکتا۔۔۔ یہ شیروانی وغیرہ پہن کر "اس" نے چہرے کے زاویے بگاڑ کر بیزاری سے کہا۔۔۔۔

تو تمہارا کیا مطلب ہے۔ میں نمونہ بنا ہوا ہوں؟؟؟ ابتسام جس نے شیروانی زیب تن کر رکھی "تھی۔۔۔ وہ بل کھا کر بولا۔۔۔

"Take it easy bro ...

شیر زمان نے مسکرا کر کہا۔۔۔ اور پھر صوفے پر بیٹھ گیا۔۔۔

شہیار نے شیر زمان پر تفصیلی نگاہ ڈالی جس نے بلیک جینز پر بلیک شرٹ جس کے دو اوپری بٹن کھلے تھے۔ کلائی میں مختلف رنگ کے بینڈز موجود تھے۔۔۔۔۔ وہ تاسف سے سر ہلا کر رہ گیا۔۔۔۔۔

اس دیو ہیکل وجود کے ساتھ اپنی چھوٹی پری جیسی بیٹی کو بیٹھے ہوئے دیکھ تلملانے کے سوا کچھ ناکر سکا۔۔۔۔۔ کیونکہ اس کی پری کی خوشی اسی میں تھی۔۔۔۔۔ وہ یہی سوچ کر خود پر قابو پانے لگا۔۔۔۔۔ گہری سانس بھر کر خود کو پرسکون کیا۔۔۔۔۔

سب نے دونوں جوڑوں کو دعائیں دیں۔۔۔۔

زبان،،، شیر زمان کو میاں دیکھ کر اب سمجھا تھا ضامن کی بات --- کہ وہ اسے اپنی پولیس گیری دکھانے سے کیوں دھمکا رہا تھا ----

تمام رسموں کے بعد ڈنر کا دور چلا۔۔۔۔۔ جس میں انواع و اقسام کے کھانے تھے جن میں بریانی، قورمہ، فنگر فش، باربی کیو، ریشٹین سیلڈ اور چائیز بھی تھا۔۔۔۔۔ میٹھے میں آئس کریم اور فروٹ، ٹرائفل شامل تھا۔ سب مہمانوں نے خوب سیر ہو کر کھایا۔

آخر کار رخصتی کا شور اٹھا۔

شیر زمان !!! ذوناش اس کے ساتھ قدرے خالی جگہ پر آئی --- تو اسے پکار کر کہا "

"جی مام"

"میں سب کچھ تو نہیں مگر کچھ نا کچھ تو ضرور جانتی ہوں..... اتنی بھی نا بلد نہیں میں
تم نے کہا تھا کہ میری بات مانو گے۔۔۔"

تو میرا یہی حکم ہے آج کے بعد تم کبھی بھی کسی کو نہیں مارو گے

"تمہیں میری قسم ہے۔ اگر تم نے یہ قسم توڑی تو میرا مرا ہوا منہ دیکھو گے۔ بھول جاؤ سب

شیر زمان کی اوشن بلیو آئیز خون چھلکانے لگیں۔۔۔ اس نے اپنی مٹھیوں کو زور سے بھینچا
۔۔۔ اسے اپنے ضبط کی طنابیں ٹوٹی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔ اتنا بڑا فیصلہ لیتے ہوئے۔ وہ جبروں کو
بھینچے ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہا تھا۔

ٹھیک ہے مام "وہ آنکھیں میچ کر فیصلہ لیتے ہوئے شکستہ آواز میں بولا۔"

اگر میں یہاں رہا تو کبھی بھی قسم ٹوٹ جائے گی۔۔۔ میں یہاں سے بہت دور چلا جاؤں گا"
۔۔۔ کبھی زندگی میں موقع ملا تو ملاقات ہوگی۔۔۔۔۔

وہ ان کے گلے لگ کر رو دیا پہلی بار۔۔۔۔۔

اس کے چہرے پر سرخی چھائی ہوئی تھی۔ پیشانی پر پسینے کی ننھی ننھی بوندیں اور لرزتی پلکیں
اس کے حسن کو مزید بڑھا رہی تھی۔۔

تم نے ابھی تک چیلنج نہیں کیا؟؟؟ اس نے سپاٹ انداز میں پوچھا۔۔۔"
منت نے جھکی ہوئی نظریں اٹھا کر اسے دیکھا۔

اپنے آپ کو اس بھاری بوجھ سے آزاد کراو اور ری لیکس ہو جاؤ۔" وہ اپنے شوز اتار کر اسے شو"
ریک میں رکھتے ہوئے بولا۔

منت ابھی بھی حیران تھی اس کی باتوں پر۔۔۔۔۔"

تم چاہتی ہو کہ تمہاری تعریف کروں "تو۔۔۔۔۔"

دلہن جو دس کلو کا میک اپ تھوپ کر کہتی ہیں۔ کہ آج کے دن ان کے مجازی خدا انکی تعریف
کریں تو میرے لحاظ سے یہ سراسر بے وقوفی ہے۔

اصل خوبصورتی سادگی میں ہے۔۔۔۔۔ جو قدرت نے بخشی ہے۔ اور۔۔۔۔۔ رہی بار تعریف کی تو۔۔۔۔۔
خدا کی بنائی ہوئی تخلیق کی جتنی بھی تعریف کی جائے کم ہے۔

منت اپنی جگہ سے اٹھی تو بستر پر موجود پھولوں کی پتیاں بھی اس کے لہنگے کے ساتھ نیچے فرش
بوس ہوئیں -

اس کی پائل اور چوڑیوں کی جھنکار سے پورا کمرہ جھنجھنا اٹھا ----

مجھے تو آج تک یہ بات سمجھ میں نہیں آئی کہ دو انجان لوگ جو پہلے سے ایک دوسرے کو "
"جانتے نہیں پہلی ہی رات میں اپنا ازدواجی تعلق کیسے بڑھا لیتے ہیں -

وہ مخاطب تو اسی سے تھا --- مگر بنا اس کی طرف دیکھے اپنے کام میں لگن تھا --- اب وہ کلائی
پر بندھی ہوئی گھڑی اتار کر ڈیسنگ پر رکھ چکا تھا اور پاکٹ سے موبائل اور والٹ نکال رہا تھا

منت فرش پر گھڑی تھی اس کی طرف دیکھ رہی تھی ----

ساری زندگی پڑی ہے - یہی سب کچھ کرنا ہے - وہ سادہ سے الفاظ میں بولا ---- "

مگر منت کے چہرے پر موجود سرخیوں میں اور اضافہ کر گیا۔۔۔۔۔

بہت تھک گیا ہوں میں۔۔۔ تم بھی آرام کرو اور مجھے بھی کرنے دو "وہ کبرڈ سے اپنا آرام دہ" سوٹ نکال کر واش روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔۔

منت اپنی جگہ ساکت رہ گئی۔۔۔۔۔
ابتسام چہنچ کیے باہر آیا تو منت ابھی تک وہیں جمی کھڑی کسی سوچ میں گم تھی۔

کیا ہوا؟؟؟ ابنتام نے ماتھے پر بل ڈال کر پوچھا۔
ن۔۔۔ نہی۔ نہیں کچھ بھی نہیں "وہ نفی میں سر ہلا کر بولی۔۔۔۔۔"
اس کی نظریں ابنتام کو دیکھ کر کچھ کھوج رہی تھیں۔۔۔۔۔

ابتسام نے ایک تفصیلی نگاہ اسکے سچے ہوئے سراپے پر ڈالی۔۔۔۔۔

تم یہی سوچ رہی ہو کہ وہ سٹیج پر میرا بیہوئیر کیسا تھا ہے نا "؟؟؟"

منت اس کے یوں اندازہ لگانے پر عیش عیش کر اٹھی۔۔۔ اس نے دل میں سوچا انہیں کیسے "پتہ چلا۔۔۔۔

وہ سر جھکا گئی۔۔۔۔ معاکہیں وہ اس کی آنکھیں پھر سے نا پڑھ لے۔۔۔۔

"بس کچھ وقت کا تقاضا اور کچھ دنیا داری تھی"

وہ اپنی جگہ لیٹ کر تکیہ درست کرتے ہوئے بولا۔۔۔۔

منت نے ایک تفصیلی نگاہ سارے کمرے میں ڈالی جہاں ہر طرف سجاوٹ کی گئی تھی۔۔۔۔ مگر دلہا صاحب اس پر فسوں ماحول کی بنا پرواہ کیے۔ کروٹ بدل کر لیٹ چکے تھے۔۔۔۔ منت نے بھی کبرڈ سے اپنا ایک سوٹ نکالا جو شاید زائشہ پہلے ہی ہینگ کیے جا چکی تھی۔۔۔۔ اسے لیے واش روم کی طرف چلی گئی۔۔۔۔ کچھ دیر بعد وہ چینج کیے باہر آئی تو اپنی جیولری ڈریسنگ کے ڈراور میں رکھی اور اپنا ڈریس کبرڈ میں رکھ دیا۔۔۔۔

منت لائٹ آف کردو پلنز "ابتسام نے آنکھیں موندے ہوئے کہا۔۔۔ تو منت لائٹ آف کیے"
 خالی جگہ پر آکے سمٹ کر
 لیٹ گئی۔۔۔۔

دونوں ہی تھک چکے تھے اسی لیے تھوڑی دیر میں دونوں نیند کی وادیوں میں اتر گئے۔۔۔



سب کام نیٹا کر جب زائشہ اپنے روم میں آئی تو گلابوں کی محسور کن مہک نے اس کا استقبال کیا۔۔۔۔۔ آج تو اس کے کمرے کی ڈھب ہی نرالی تھی۔
 کینڈلز کی مدہم روشنی چہار سو پھیل کر ماحول کو سحر انگیز بنا رہی تھی۔۔۔۔۔ زائشہ چل کر آگے آئی تو کسی نے اسے پیچھے سے اپنی بانہوں کے گھیرے میں لیا۔۔۔۔۔
 زائشہ سمجھ چکی تھی کہ وہ کون ہے۔۔۔۔۔ وہ آنکھیں میچ گئی۔۔۔۔۔

"میری زندگی میں آنے کے لیے اور مجھے اپنی زندگی میں اہم بنانے کے لیے بہت شکریہ"

زائشہ !!! مجھے لگا تھا کہ میں اپنی یک طرفہ محبت کو دل میں لیے ہی اس دنیا سے چلا جاؤں گا
 --- نجانے کب دل تمہارے لیے دھڑکنے لگا --- مجھے خود بھی پتہ نہیں چلا --- اور جب پتہ چلا
 تو بہت میں بہت آگے نکل چکا تھا --- جہاں سے واپسی ممکن نہیں تھی --- مجھے کبھی بھی
 نہیں لگا کہ تم مجھے مل پاؤ گی --- میں نے خدا کے فیصلے پر سر جھکا دیا --- مگر دیکھو نا خدا کتنا
 مہربان ہے مجھ پر اس نے میری محبت مجھے عطا کی - اور پھر میری محبت کے دل میں بھی
 میری محبت پیدا کر دی --- ایسا ہی ہے نا؟؟؟
 وہ اس سے پوچھنے لگا ---

"بولو زائشہ کیا تمہارے دل میں بھی وہی فیلنگز ہیں جو میرے دل میں ہیں تمہارے لیے؟؟؟"

وہ اسکی مضبوط گرفت میں کہاں کچھ بولنے کے قابل تھی --- بس شرماتے ہوئے ہولے سے
 اثبات میں سر ہلا گئی ---

حسام نے اس کے بالوں کی آبشار کو اکٹھا کیے شانے کے ایک طرف رکھا پھر اس کی گردن میں ایک نازک سی چین پہنا کر وہاں اپنے لب رکھے۔۔۔۔ زائشہ تو جی جان سے کانپ کر رہ گئی۔۔۔۔ جب اسے ساڑھی کا پلو سرکتا ہوا محسوس ہوا۔۔۔۔

وہ اس کی گرفت سے نکل کر دور جانے لگی۔۔۔۔۔
حسام نے اسی پلو کو ہاتھ میں لپیٹ کر اسے اپنی طرف کھینچ لیا۔۔۔۔ وہ ایک بار پھر سے اسکے کشادہ سینے سے آگئی۔۔۔۔ دل تو پسلیاں توڑ کر باہر نکلنے کو بیتاب ہوا۔۔۔۔ اس کی حد درجہ قربت پر زائشہ موم کی مانند پگھلنے لگی۔۔۔۔
حسام اسے اپنی بانہوں میں بھر کر بیڈ پر لایا۔۔۔۔

زائشہ رخ موڑ گئی۔۔۔۔

اسے اپنی پشت پر حسام کے ہونٹوں کا لمس محسوس ہو رہا تھا۔۔۔۔ وہ ایک بار پھر سے آنکھیں میچ گئی۔۔۔۔ اور تکیے کو زور سے پکڑ لیا خود کو سہارا دینے کے لیے۔۔۔۔ حسام نے اسکی کمر میں ہاتھ ڈال کر اسکا رخ اپنی جانب موڑا۔۔۔۔

ایسی ہوشیاری نہیں چلے گی۔۔۔۔۔ ایتھینٹک جگہ پر آئیں "وہ اسے کھینچ کر اپنے اوپر گرا چکا تھا"

دونوں کی مدہم سرگوشیاں کمرے میں ان کی محبت بھرے ملن کی گواہی دے رہی تھیں۔۔۔۔۔۔۔



منت کی رخصتی کے بعد گھر والے عیش کو اپنے ساتھ تویلی لاکے تھے۔۔۔ سب نے اس کا پر جوش استقبال کیا۔۔۔

عیش تو ان کی محبت دیکھ کر پھولے نہیں سما رہی تھی۔۔۔

سب گھر والے جہاں منت کی رخصتی پر غمگین تھے وہیں عیش کی آمد نے اس گھر کی افسردگی دور کیے خوشی کا سماں باندھ دیا تھا۔۔۔

وہاں موجود سب مکین اس سے خوش گپیوں میں مصروف تھے۔۔۔ ضامن نے وقت دیکھا گھڑی رات کے دو بج رہی تھی مگر کوئی بھی اپنی جگہ سے اُس سے مس نہ ہو رہا تھا۔۔۔ صرف جنت آیت کو لے کر روم میں جا چکی تھی اسے سلانے کے لیے۔۔۔

آپ لوگوں کو سونا نہیں "ضامن نے جھنجھلا کر بالآخر پوچھ ہی لیا۔۔۔"

سو جائیں گے اتنی جلدی بھی کیا ہے۔ پہلی بار بہو گھر آئی ہے۔ ایسے موقعے بار بار تھوڑی آتے ہیں۔ "زمارے نے اس کی بات کو ہوا میں اڑاتے ہوئے کہا۔۔۔"

عیش ڈار نے ایک اتراتی ہوئی مسکان ضامن کی طرف اچھالی۔۔۔ وہ دانت پیس کر رہ گیا۔۔۔ ہمیشہ وہی سب کو تنگ کرتا تھا۔۔۔ آج باقی سب کو موقع ملا تھا اسے تنگ کرنے کا تو وہ یہ نایاب موقع ہاتھ سے کیسے جانے دیتے۔۔۔۔۔

مجھے نا اپنی بیوی کو اپنا کمرہ دکھانا ہے۔ صبح ملاقات ہوگی تو باقی کی باتیں کر لینا آپ سب"

ضامن اپنی جگہ سے اٹھا اور عیش کے پاس آتے ہی اس کو اپنی بانہوں میں بھر کر سیڑھیاں"

چڑھنے لگا۔۔۔۔۔

عیش نے اس کے اسطرح سب کے سامنے اسے اٹھانے پر گھور کر دیکھا مگر اسے کہاں اثر تھا
اسکی گھوری کا ----

پیچھے سے سب کے قہقہے چھوٹے ----

جیسے ہی ضامن نے لات مار کر اپنے روم کا دروازہ کھولنا چاہا ---- دروازہ خود بخود کھل گیا ---

ضامن نے حیرت سے دیکھا ----

شاہ من سامنے کھڑا مسکرا رہا تھا ----

سرپرائز برو "وہ مسکرا کر بولا۔"

ضامن نے اپنے روم کو دیکھا جو پوری طرح گلاب اور موتیے کے پھولوں سے سجا ہوا تھا ----

واؤ ---- تھینکس برو "ضامن نے جوابا مسکرا کر کہا ----"

ایسے تھینکس نہیں چلے گا۔ کچھ دیر بعد آپ بھی مجھے ایسے ہی سرپرائز دے سکتے ہیں میری"

شادی پر میرا روم سجا کر --- "وہ خوش دلی سے بولا۔ ---"

زمارے میں نے کبھی بھی نہیں سوچا تھا کہ آپ عمر کے اس حصے میں آکر اتنے سنجیدہ اور "معاملہ فہم ہو جائیں گے

یہ آپ ہماری تعریف کر رہی ہیں یا پھر؟؟؟"

یہی تعریف آپ کسی اور طرح بھی کر سکتی ہیں؟ وہ اس کو شانوں سے تھام کر اپنے قریب کیے۔

بولا۔۔۔

زمارے شرم کریں۔ اب آپ کے پوتے پوتیوں کو گود میں کھیلا نے کے دن ہیں "زرشال نے"
مصنوعی خفگی سے کہا۔۔۔

"دن پوتے پوتیوں کو کھیلا نے کے ہیں مگر رات تو نہیں نا"

بابا ہا۔۔۔۔۔ آخر بیٹا تو میرا ہی ہے "وہ ہلکا سا قہقہہ لگا کر بولا۔"



نیچے اتارو مجھے "عیش نے روم میں آتے ہی ضامن کے سینے پر مکا برساکر کہا۔"

یہ لیں جی اتریں نیچے گینگسٹر بیوی "وہ اسے نیچے اتار کر بولا۔۔۔۔"

بستر کے اطراف میں لگی پھولوں کی لڑیوں میں سے کچھ پھولوں کی پتیاں توڑیں --- پھر ناک کے پاس لے جا کر انکی مہک کو اپنی سانسوں میں اتارا ----

آہ۔۔۔۔ آج تو ان پھولوں نے ہماری گولڈن ناٹ کا مزہ دو بالا کر دیا۔۔۔ وہ پھولوں کی پتیاں " اس کے چہرے پر پھونک مار کر پھینکتے ہوئے ایک آنکھ ونگ کیے شرارت سے بولا۔۔۔۔

بڑی کوئی فضول لائن تھی "وہ منہ بنا کر بولی ---"

حد ہو گئی بھئی ---"

"پہلی رات کی دامن ہو کوئی تھوڑا سا شرما ہی لو"

وہ تاسف سے سر ہلا کر بولا -

یہ شرمانا کیا ہوتا ہے؟؟؟ عیش آنکھیں پٹپٹاتے ہوئے بولی ----"

"آہ !!! لگتا ہے - تمہیں شرما تے دیکھنا میرے مقدر میں نہیں"

اس نے ٹھنڈی آہ بھر کر کہا -

اچھا چلو ٹھیک ہے تمہارے لیے تھوڑی کوشش کر کہ دیکھتی ہوں "وہ شانوں پر موجود دوپٹہ"

سر پہ اوڑھے اب گھونگھٹ نکال کے --- بستر پر بیٹھی ----

اس سے پہلے کہ ضامن اس کا گھونگھٹ اٹھا کر اسے شرما تے ہوئے دیکھتا ----

ضامن نے دوپٹہ کھینچ کر سامنے ڈیسنگ ٹیبل پر اچھالا۔۔۔۔۔"

چلو اتارو....." ضامن نے تیکھے چتونوں سے گھورتے ہوئے کہا۔۔۔"

تم کیا سمجھتی؟؟؟"

عیش کی بکھری ہوئی سانسیں بحال ہوئیں۔۔۔۔۔

وہ واقعی اس کے ہوش اڑا چکا تھا۔۔۔

میری گینگسٹر بیوی زرا پاس آئیے --- "
اس کی کلائی کھینچ کر ضامن نے اسے اپنے حصار میں لیا۔۔۔۔

نہیں ضامن ابھی نہیں "اس نے ضامن کے ارادے بھانپ کر اسے منع کیا۔۔۔۔"
کڑی ہے تو"

Fine

اب دے دے مجھے

Line

"میں تیرے نال جج دا بڑا
وہ اس کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے گنگنا کر بولا۔۔۔

ناضد ویری"

Much

"کر

وہ ضامن کے لبوں پر ہاتھ رکھے اسے لگے قدم سے روک کر بولی۔۔۔۔

ضامن نے اسے چھوڑا اور غصے میں وہاں سے اٹھنے لگا۔۔۔ اسے عیش کا یہ انکار بے وجہ لگا

۔۔۔۔

پھر بھی جو نامانے

Dil

کرتا جائے تجھ کو

Kill

تھام لے تو آکہ میرا ہاتھ

اس نے خفگی سے اٹھ کر جاتے ہوئے ضامن کا ہاتھ پکڑ کر اپنی طرف کھینچا۔۔۔۔۔
 ضامن اپنا توازن برقرار نہ رکھ سکا اور عیش کے ساتھ بستر پر گرا۔۔۔۔۔
 یہ مجھے منانے کا طریقہ تھا؟؟؟ وہ ابرو اچکا کر سپاٹ انداز میں پوچھنے لگا۔۔۔۔۔"

تو پھر کیسے مناؤں؟ "وہ اس کی شوخ آنکھوں میں دیکھ کر پوچھنے لگی۔۔۔۔۔"
 اور ساتھ ساتھ اپنی جیولری اتار کر سائیڈ ٹیبل پر رکھنے لگی۔۔۔۔۔

"سوچو اپنے ہرزمینڈ کو منانے کا طریقہ"
 ضامن اس کے پر مز والے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستے ہوئے بولا۔۔۔۔۔
 عیش نے ضامن کی شرٹ کے بٹن کو کھولا۔۔۔۔۔"
 ضامن کی آنکھیں حیرت سے دوچند ہوئیں۔۔۔۔۔

ابھی تو منانے کی شروعات ہے "عیش اسے منانے کے لیے یہ بے باک حرکت کر تو گئی تھی" مگر اندر سے دل سوکھے پتے کی مانند کانپ رہا تھا۔۔۔ وہ کسی بھی معاملے میں ضامن سے ہار نہیں مان سکتی تھی اس کے لیے چاہے اسے کچھ بھی کرنا پڑے۔۔۔۔

ضامن کی آنکھوں میں پھیلی ہوئی حیرت کی جگہ اب ٹھاٹھیں مارتے ہوئے شوریہ جذبات نے لے لی۔۔۔۔

وہ انجانے میں اس کے سوئے ہوئے جذبات کو جگا چکی تھی۔۔۔ جس طوفان کو اس نے جگایا تھا۔۔۔ وہ نہیں جانتی تھی کہ جذبات کا یہ طوفان اسے اپنے ساتھ بہا کر لے جانے والا تھا۔۔۔۔

ضامن نے اسے تکیے سے لگا کر اسکی شہ رگ پر اپنے لب رکھے۔۔۔۔۔ عیش نے ضامن کو خود پر حاوی دیکھا تو دھڑ دھڑ کرتے دل سے اٹھ کر بیٹھی۔۔۔۔

ایسے کیسے گینگسٹر بیوی اب تو اس قید سے رہائی ناممکن ہے۔۔۔۔ تم پہلے ہم پر اپنے حسن" کے جلوے بکھیرتی ہو اور پھر جب دیوانہ اس قفس میں پھنس جائے تو راہ فرار اختیار کرتی

عیش کو اس کی گرم سانسوں سے اپنی گردن جھلستی ہوئی محسوس ہو رہی تھی۔۔۔۔۔

دل دھونکنی کی مانند دھڑک رہا تھا۔۔۔۔۔ ضامن نے اس کی گردن پر لو بائٹ بنائی تو عیش نے
سسک کر آنکھیں بند کر لیں۔۔۔۔۔ ضامن کی انگلیاں اس کی شرٹ کی ڈوریوں سے الجھ رہی تھیں
۔۔۔۔۔ عیش کے وجود میں سنسنی سی دوڑ گئی۔۔۔۔۔

ضامن پلیز !!! اسے ضامن کی بڑھتی ہوئی جسارتوں پر بندھ باندھنا چاہا۔۔۔۔۔"

ضامن کے پاؤں اس کی ٹانگوں پر سے لہنگے کو کھسکاتے ہوئے محسوس ہوئے تو عیش کی اصل معنوں میں جان نکلی۔۔۔۔۔

ہم کہاں جا رہے ہیں؟؟؟ ہیر نے شیر زمان سے پوچھا۔۔۔۔۔"

"ہم۔۔۔۔۔ روس کی ایک مسلم ریاست میں"

ہائے اتنی دور میں نے تو ایک بار اپنی کتاب میں پڑھا تھا کہ وہاں بہت سردی ہوتی ہے۔ مائس سینٹی گریڈ رہتا ہے۔ اس موسم میں بھی۔ اور آپ کو پتہ ہے مجھے کتنی سردی لگتی ہے۔ میری تو قلفی جم جائے گی وہاں۔۔۔ آپ کو کوئی اور ملک نہیں ملا تھا دنیا میں؟؟؟ وہ ایک بار پھر سے ناراض ہوئی۔۔۔۔ شیر زمان نے کان میں لگی ڈیوائس پر آہستہ آواز میں کسی سے بات کی۔۔۔

ہیر اس کی طرف پوری طرح سے متوجہ تھی تو شیر زمان اسے وہیں کھڑے رہنے کا اشارہ کرتا ہوا
اس سے زرا فاصلے پر ہوا۔۔۔۔۔

ہاں۔۔۔۔؟"

آگے سے کچھ کہا گیا۔۔۔

"سب کچھ کلوز کر دو"

مگر سر؟؟؟

میں سب چھوڑ رہا ہوں۔ اور یہاں سے جا رہا ہوں تم سب بھی واپس چلے جاؤ۔۔۔ آج سے "سب ختم سمجھو۔۔۔ سب ڈیوائسز کو ختم کر دینا کسی کو کچھ ناملے۔۔۔"

جی سر!!! آگے سے مؤدب انداز میں کہا گیا۔۔۔۔"

شیر زمان نے ان سب کو اطلاع دی۔"

پھر ڈیوائس نیچے پھینک کر اسے اپنے بھاری بوٹ تلے دبایا تو وہ ٹوٹ گئی۔۔۔۔ اس نے وہ ٹوٹی ہوئی ڈیوائس ڈسٹ بن میں ڈال دی۔۔۔۔ سب یہیں چھوڑ کر وہ جہاز میں داخل ہو گیا۔۔۔۔ ایک نئی زندگی کی شروعات کرنے۔۔۔۔ اپنی ہیر کے ساتھ۔۔۔۔



زائشہ کے اٹھنے سے پہلے ہی حسام اٹھ چکا تھا وہ فریش ہوئے نیچے لان میں آیا اور ہمیشہ کی طرح آج بھی پھول توڑے گلدستہ بنا کر اسکے لیے کمرے میں لایا ----

شاید اس کے جاتے ہی زائشہ بھی اٹھ چکی تھی --- اسی لیے جب وہ واپس کمرے میں آیا تو وہ شاور لیے ہلکی سی ایمبرائیڈری والا آتشی گلابی رنگ کا فراک اور کیپری زیب تن کر چکی تھی اور اب آئینے کے سامنے کھڑی اپنے گیلے بالوں کو سلجھا رہی تھی ----

اس کے گیلے بالوں سے پانی کے قطرے موتیوں کی طرح ٹپک رہے تھے ---
حسام کو سامنے دیکھ وہ سٹیٹا کر آنکھیں میچ گئی ----

زائشہ کو اپنے چہرے پر ہلکی سی ٹھنڈک اور نمی محسوس ہوئی تو اس نے آنکھیں کھول دیں ---- حسام اس کے روبرو تھا ---- اس میں بھیگے ہوئے پھول سے اس کا گال سہلا رہا تھا

"صبح بخیر مسسر"

جی ماما "وہ انگلیاں چٹختے ہوئی بولی ----"

دل ابھی بھی زوروں سے دھڑک رہا تھا حسام کی جسارتیں یاد کیے ----

یہی نے اس کے چہرے پر پھیلے گلال کو بخوبی محسوس کیا۔۔۔ اس کے بھگے بال۔۔۔ نم سراپا

۔۔۔ اسے بہت کچھ سمجھا گیا۔۔۔ جب سے زائشہ کی شادی ہوئی تھی یہ پہلی بار تھا کہ وہ اس

طرح ادھ کھلی گلاب بنی نظر آئی تھی۔۔۔۔۔ یہی دل سے خوش ہوئی بالآخر زائشہ اور حسام میں

سب کچھ ٹھیک ہو گیا تھا۔۔۔ وہ دل ہی دل میں ان دونوں کی خوشگوار زندگی کی دعا کرنے لگیں



منت کی جاگ باہر کھڑ پھڑکی آوازوں سے کھل چکی تھی۔۔۔ وہ کبرڈ سے ہلکے سے کام والا سوٹ

نکال کر شاور لیے اسے زیب تن کر چکی تھی۔۔۔ کہ دروازہ ناک ہوا۔۔۔۔

ابتسام!!!! باہر سے یہی کی آواز آئی ----"

یہ تمہاری منہ دکھائی "منت نے نظریں اٹھا کر اپنے ہمسفر کو دیکھا۔۔۔ جو کسی بھی جذبے سے"
 عاری دکھائی دیا۔۔۔
 وہ دل مسوس کر رہ گئی۔۔۔۔

آؤ باہر چلیں "ابتسام نے اس کا ٹھنڈا پرتا ہوا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیا۔۔۔۔ اور باہر کی طرف"
 بڑھنے لگا۔۔۔۔۔

منت اس کے اتنے سے التفات پر بھی خوش ہو گئی۔۔۔۔ ساتھ تو تھا اسکے اور ہاتھ بھی تھام لیا
 تھا۔۔۔۔۔ کچھ زیادہ برا بھلا بھی نہیں کہا مجھے۔۔۔۔ شاید یہ ایسے ہی ہیں سنجیدہ سے۔۔۔ ایک نا
 ایک دن خود ہی ٹھیک ہوں جائیں گے۔ وہ دل میں امیدیں وابستہ کیے اس کے ہمراہ چلتے
 ہوئے باہر آرہی تھی۔۔۔۔



گڈ نائٹ گینگسٹر !! وہ خمار زدہ آواز میں بولا اور اپنی ٹانگیں ہٹائے پھر سے اسے کمر سے جکڑا۔

ہیں یہ پھر سے گڈ نائٹ ----؟؟؟"

لگتا ہے کوئی نشہ کر لیا ہے۔۔۔ جو صبح کو پھر سے رات میں بدل رہے ہو؟؟؟ وہ جھجھکیلا کر "اس کی گرفت سے آزاد ہونے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔"

جی بالکل نشہ کیا ہے --- آپ کی قربت کا --- جو دنیا کا سب سے ظالم نشہ تھا --- "وہ" ذومعنی انداز میں بول کر اپنی آدھی مندی ہوئی آنکھوں سے دیکھنے لگا ---

فضول مت بولو۔۔ ضامن پیچھے ہو۔۔۔ باہر سب کیا سوچیں گے؟؟؟"

ہنس لو ہنس لو جتنا ہنسنا ہے۔۔۔ ابھی تو چھوڑ رہا ہوں رات کو اس ہنسی کا بدلہ سود سمیت لوں"

گا۔۔۔ وہ بستر سے اٹھ کر واش روم کی طرف بڑھ گیا۔۔۔۔

پیچھے سے عیش کھکھلا کر رہ گئی۔۔۔



زیان جو واش روم میں شاور لے رہا تھا باہر سے آیت کے رونے کی آواز سنی تو ٹراؤزر پہنے شانے پر ٹاول رکھے بنا شرٹ کے تیزی سے باہر نکلا۔۔۔۔

آیت بیڈ سے نیچے گر چکی تھی۔۔۔۔

زیان بنا ایک لمحہ بھی ضائع کیے بھاگ کر اسکے پاس پہنچا۔۔۔

آیت کے سر سے خون نکل رہا تھا۔۔۔۔ آیت کو زخمی دیکھ زیان کے تو ہاتھ پاؤں پھول گئے

۔۔۔۔

زیان اسے لیے ایک قریبی ہاسپٹل پہنچ چکا تھا۔۔۔۔

ڈاکٹر نے آیت کی فوری ٹریسمنٹ شروع کر دی۔۔۔۔ اسے سر پہ سیٹجزل لگے تھے۔۔۔ ابھی وہ انجیکشن کے زیر اثر بیہوش تھی۔۔۔۔ جنت اس کے پاس کھڑی تھی۔۔۔ اس کا ننھا سا ہاتھ اپنے ہاتھوں میں لیے رو رہی تھی۔۔۔۔ اسکے ننھے ہاتھ پر جنت کے آنسو ٹپ ٹپ گر رہے تھے۔۔۔۔

سب ٹھیک ہے ڈاکٹر نے کہا ہے آیت کو تھوڑی دیر تک ہوش آ جائے گا "زیان نے تسلی" آمیز انداز میں کہا۔۔۔۔

اور اس کے شانے کے گرد اپنی بازو رکھی تاکہ اپنے ساتھ کا احساس دلا سکے۔۔۔۔
 زیان کا بازو اپنے شانے کے گرد محسوس کیے اسے جیسے کرنٹ لگا۔۔۔۔
 جنت نے اس کا بازو جھٹک دیا۔۔۔۔ اور خونخوار نگاہوں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

زیان اسکے عمل پر پیچ و تاب کھا کر رہ گیا۔۔۔ مگر گہری سانس لیتے ہوئے خود کو نارمل کیا۔۔۔۔۔ اور
نظریں آیت کے معصوم چہرے پر جمادیں۔۔۔۔۔

جو اب ہلکا ہلکا کسمانے لگی تھی۔۔۔ جیسے اسے ہوش آ رہا تھا۔۔۔۔۔

بریرہ آپنی زیان اور جنت کہاں ہیں؟ انہیں نہیں جانا؟ ذوناش نے پوچھا۔
دراصل آیت کو صبح صبح چوٹ لگ گئی تھی وہ اسے لے کر ہاسپٹل گئے ہیں۔ میری زیان سے۔
فون پر بات ہوئی تھی۔ اب آیت ٹھیک ہے۔ وہ لوگ ابھی کچھ دیر وہیں رکیں گے۔۔۔۔۔ آپ
"سب چلے جائیں ناشتہ لے کر

"مگر زیادہ پریشانی والی بات تو نہیں"
ذوناش نے تشویش بھرے انداز میں پوچھا۔

نہیں شکر ہے خدا کا سب ٹھیک ہے - میں یہیں گھر پہ رکتی ہوں آپ سب چلے جاو --- میں "

جب تک آیت کو دیکھ نہیں لیتی مجھے سکون نہیں ملے گا -- تم زرشال کو مت بتانا ورنہ وہ پریشان ہو جائے گی ---

واپس آئے گی تو مل لے گی خودی "بریرہ نے کہا ---

مگر وہ جنت کی نا جانے کی وجہ بھی تو پوچھے گی - "

"اے کہنا کہ جنت زیان کے ساتھ باہر گئی ہے کسی ضروری کام سے "

"چلیں ٹھیک ہے -



زائشہ اور حسام دونوں ڈائنگ ہال میں داخل ہوئے تو سب ان دونوں کی طرف متوجہ ہوئے ---

نے تو بے ساختہ ان کی بلائیں ہی لے ڈالی

ابتسام اور منت بھی وہی موجود تھے زائشہ نے سب کی نظریں خود پر محسوس کر کے جھجکتے ہوئے ہاتھ چھڑوایا۔۔۔

پر گزرتا ہوا دن ان دونوں کی محبت میں مزید اضافہ کر رہا تھا۔۔۔ زائشہ کا کھلا ہوا چہرہ اس بات کا گواہ تھا۔۔۔ جس پر ہر پہر الوہی مسکان سبھی رہتی تھی۔۔۔۔

سب نے مل کر ناشتہ کیا۔۔۔ ڈائننگ پر بھی حسام کی نظریں جس طرح سے زائشہ کے چہرے کا طواف کرتیں۔۔۔ منت سے یہ بات ڈھکی چھپی نہیں رہتی۔۔۔۔ وہ نظریں جھکا لیتی۔۔۔ کہیں انہیں اس کی ہی پیار بھری نظر نا لگ جائے۔۔۔۔

میری فلائٹ کا وقت ہو گیا ہے۔۔۔ میں چلتا ہوں "حسام کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر نظر ڈال" کر بولا۔

حسام ناشتہ تو ٹھیک سے کر لیتے "یہی نے اسے جاتے ہوئے دیکھ کر کہا۔" مام ہو گیا میرا بس "وہ عجلت سے باہر نکل رہا تھا۔۔۔ مگر یکدم پیچھے مڑ کر زائشہ کو دیکھنے لگا۔۔۔"

ابتسام بھی آفس کے لیے نکل رہا تھا ----

اس نے ایک نظر خاموش بیٹھی منت پر ڈالی جو ابھی تک وہیں چئیر پر بیٹھی ناخن کھرچ رہی تھی

کیا ہوا منت؟؟؟ اس نے اسے خاموش دیکھ کر پوچھا ----

نہیں کچھ بھی نہیں --- اس نے گلوگیر آواز میں کہا ----

ابتسام اس کی آواز اور آنکھوں میں نمی بخوبی محسوس کر چکا تھا ----

ان کی شادی کو دو ماہ ہونے والے تھے ،،، وہ جیسی بیوی چاہتا تھا منت اس معیار پر بالکل پوری اترتی ہوئی لگی ---

وہ یہ ہمیشہ خاموشی سے سر جھکا کر بات ماننے والی --- خاموش طبع ، اور سادہ سی بیوی چاہتا تھا

منت اس کی ایک ایک چیز کا خیال رکھتی --- وہ صفائی پسند تھا تو منت بھی اسکی ایک ایک چیز کی صفائی رکھتی --- اس کے کہنے سے قبل ہی ہر چیز اسے مہیا کرتی ----

منت کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر کہیں جانے کا دل نہیں کیا۔۔۔ مگر ابھی کچھ دیر میں ایک اہم
 میٹنگ متوقع تھی جس کی وجہ سے اسے جانا پڑا۔۔۔۔
 منت کے رونے میں شدت آگئی اپنی کم مائیگی پر۔۔۔۔
 وہ وہیں ڈائنگ ٹیبل پر سر رکھے رونے لگی۔۔۔۔
 ایک ایک منظر اس کی آنکھوں کے پردوں پر لہرانے لگا۔۔۔۔۔"

کیسے روزانہ حسام زائشہ کے لیے پھول توڑ کر لے جاتا ہے۔ کیسے واپس گھر آکر زائشہ کو التفات
 بھری نظروں سے دیکھتا ہے۔ کیسے ہر پل اسے اپنی محبت بھری نگاہوں کے حصار میں
 رکھتا ہے۔۔۔۔ وہ ان دونوں کی مثالی محبت سے حسد نہیں کرتی تھی۔۔۔۔ مگر کہیں ناکہیں وہ
 افسردہ ضرور تھی۔

اپنی شادی شدہ زندگی کو لے کر۔۔۔۔ بظاہر تو ابتسام کا رویہ اس سے نارمل تھا۔۔۔ دیکھا جائے تو
 اس نے کبھی بھی منت کو کسی بھی بات سے ڈانٹا نہیں تھا۔۔۔۔ مگر کچھ ناکچھ مسنگ ضرور تھا
 ۔۔۔۔ اس کی زندگی میں۔۔۔۔ وہ بے شک ایک ہی بستر پر سوتے تھے مگر اجنبی کی طرح۔۔۔۔۔

آج بھی پہلے دن کی طرح ان کے پیچ میں خلیج حائل تھی ---- وہ ابتسام کے بیگانہ رویے پر دل مسوس کر رہ گئی ----

اس سے پہلے کہ اسے کوئی ہوں روتا ہوا دیکھ لیتا وہ اپنے آنسو پونچھ کر اپنے کمرے کی طرف چلی گئی ----

مما آج شام کے کھانے کے لیے کیا بنواؤں "زائشہ نے لاونج میں بیٹھی ہوئی مینی سے استفسار کیا ----

شام کو کیا بنوانا ہے --- رہنے دو آج شام تو حویلی جانا ہے پھر وہاں سے شاہ من کی انگیجمنٹ " میں جانا ہے۔ کھانا وہیں پر ہے

اوہ میں تو بھول ہی گئی "وہ سر پر ہاتھ مار کر بولی ---- " اسے اپنی آنکھوں کے سامنے اندھیرا چھاتا ہوا محسوس ہوا تو اس نے پاس پڑے ہوئے گلدان کو ہی پکڑنا چاہا گرنے سے بچنے کے لیے ----

مگر وہ خود بھی چکراتے سر سے گرمی اور گلدان بھی ٹھاہ کی آواز سے زمین بوس ہو گیا۔۔۔۔ اس کے ٹکڑے ٹکڑے ہو گئے۔۔۔۔

زائشہ !!! کیا ہوا بیٹا؟؟؟"
 اٹھو زائشہ !!! وہ اسکا گال تھپتھپا کر کر بولیں۔۔۔۔"
 کیا ہوا ماما زائشہ آپی کو؟؟؟ منت نے مینی کے ساتھ مل اسے اٹھایا۔۔۔۔"

کچھ دیر میں وہ ہوش میں آگئی۔۔۔۔
 کیا ہوا تھا زائشہ؟ مینی نے تشویش بھرے انداز میں پوچھا۔۔۔۔"

پتہ نہیں ماما بس اچانک چکر آگیا تھا "وہ پیشانی کو مسلتے ہوئے بولی۔۔۔۔"
 "زائشہ میرے ساتھ ڈاکٹر کے پاس چلو۔۔۔۔ یوں چکر آنا اچھی بات تو نہیں"
 "نہیں ماما میں ٹھیک ہوں اب"

ڈاکٹر نے مسکراتے ہوئے انہیں جو خبر سنائی زائشہ تو کھل کر گلاب بن چکی تھی اور یمنی کے بھی پاؤں خوشی سے زمین پر نہیں پڑ رہے تھے۔

"بہت بہت مبارک ہو زائشہ"

تم ہمارے گھر میں پہلا وارث پیدا کرنے جا رہی ہو۔۔۔ تم نہیں جانتی تم نے مجھے کتنی بڑی "خوشی دی ہے" دیکھنا حسام بھی یہ بات جان کر کتنا خوش ہوتا "وہ پر پر مسرت لہجے میں بولی۔

وارث "لفظ سن کر زائشہ کی آنکھوں میں جلتے ہوئے دئیوں کی چمک تھوڑی ماند پڑی ---"

مما اگر بیٹی ہوئی؟؟؟ وہ دُرتے ہوئے بالآخر دل کا دُر زبان پر لائی ----"

زائشہ کیسی باتیں کرتی ہو بیٹے اور بیٹی برابر ہوتے ہیں۔ مجھے کوئی مسئلہ نہیں بیٹا ہو یا بیٹی یہ تو "خدا کی دین ہے۔ کبھی بھی اپنے ذہن میں کچھ برا مت لانا۔۔۔ کتنے سالوں بعد اس گھر میں ایک ننھا سا مہمان آنے والا ہے۔ آو اس کی شاپنگ کریں " وہ پر جوش آواز میں بولیں۔

مما مگر ابھی سے؟؟ اس نے حیران کن نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔ "آؤ تو بے بی کی ممما کے لیے بھی تو کچھ لینا ہے۔ جس نے مجھے اتنی بڑی خوشخبری دی ہے۔۔۔"

وہ ددھیما سا مسکراتے ہوئے ان کے ساتھ چل پڑی۔۔۔۔

ان میں سے کونسا ڈریس پسند ہے؟؟ انہوں نے مختلف ڈریس کو ادھر ادھر کرتے پوچھا۔۔۔۔

زائشہ کو ایک ڈارک بلیو کلر کا ڈریس پسند آیا۔۔۔۔

"ہممم۔۔۔ بہت پیارا ہے"

زائشہ!! انہوں نے کچھ سوچتے ہوئے اسے پکارا۔۔۔۔

! جی ممما"

میں سوچ رہی تھی کہ ایسا ہی ڈریس منت کے لیے بھی لے لوں --- کہیں اس کے دل میں "کوئی خیال نہیں آئے کہ میں نے صرف تمہیں لے کر دیا

مایہ بھی کوئی پوچھنے کی بات ہے؟؟؟ مجھے تو اچھا لگے گا ہم دونوں ایک جیسا ڈریس پہنیں گی۔"

چلو ٹھیک ہے پھر دونوں ایک جیسے ڈریس پیک کروا لو آج شام انگیجمنٹ میں دونوں ایک جیسے "ڈریس پہننا۔ جیسے شادی پر پہنے تھے۔

"جی ٹھیک ہے مام"

وہ دونوں کچھ شاپنگ کے بعد گھر واپس آئیں ----

"زائشہ !! احسام نہیں آیا ابھی تک ---"

زائشہ جو منت کے کمرے میں ایک ساتھ میک اپ کرنے میں مصروف تھی ---
یعنی وقت دیکھتے ہوئے ہڑبڑی میں کمرے میں آتے ہوئے بولیں --

"نہیں مام میری بات نہیں ہوئی ان سے۔۔۔"

وہ شرمندگی سے نظریں جھکا کر بولی۔۔۔ اس نے کتنی بار حسام کو کال ملائی تھی مگر اس نے فون نہیں اٹھایا تھا۔۔۔

"چلو تم پتہ کرو اور جلدی سے تیار ہو جاؤ ٹائم بھی کافی ہو گیا ہے۔۔۔"

"جی مام۔۔۔"

وہ ساری چیزیں وہیں رکھتی اپنے کمرے کی طرف چل دی تاکہ اسے کال ملا سکے۔۔۔
ڈارک بلیو کلر کی پاؤں کو چھوتی ہوئی فراک جس کے دامن پہ خوبصورت کام ہوا تھا۔۔۔
بالوں کا میسی جوڑا بنائے ہوئے تھی چند شریر لٹیں اس کے رخساروں کو بوسہ دے رہی تھی۔۔۔
گلے میں وہی چین اس کی گردن کی خوبصورتی کو بڑھا رہی تھی۔۔۔ جو حسام نے اسکے گلے کی زینت بنائی تھی۔۔۔۔

میک اپ کے نام پہ لبوں پر ریڈ ڈیپ لپ سٹک اور ہلکے پھلکے میک اپ میں بہت خوبصورت لگ رہی تھی ڈوپٹہ شانوں پر پھیلائے وہ باہر آئی تو شہیار بھی تیار ہو کر نیچے لاؤنج میں صوفے پر بیٹھ چکا تھا۔۔۔

زائشہ بیٹا ایک کپ چائے تو پلا دو ابھی حسام اور ابتسام دونوں نہیں آئے۔۔۔ وہ دونوں آجائیں تو
"پھر نکلتے ہیں"

شہیار نے زائشہ سے کہا۔۔۔۔

جی پایا ابھی بنا کر لاتی ہوں "وہ مؤدب انداز میں کہتے ہوئے کچن کی طرف بڑھ گئی۔۔۔"

شہیار پلیر آئیے نا "یہی نے اسے اپنے کمرے کے دروازے سے ہانک لگائی۔۔۔"

آتا ہوں وہ کہتے ہوئے اپنی جگہ سے اٹھے اور واپس اپنے روم میں چلے گئے جہاں یہی تیار ہو رہی
تھی۔۔۔۔

"جی فرمائیے"

پلیر یہ نیکلس کی ہک بند کر دیں کب سے کوشش کر رہی ہوں بند ہی نہیں ہو رہی "وہ جھجھکیلا
کر بولیں۔

بیگم صاحبہ! آپ کو ابھی بھی ہماری توجہ کی ضرورت ہے؟ وہ آئیے میں دیکھ کر مسکراتے
ہوئے پوچھ رہے تھے۔

بیوی چاہے عمر کے کسی بھی حصے میں کیوں نا چلی جائے اسے شوہر کی توجہ کی ہمیشہ ضرورت " رہتی ہے

اچھا جی "وہ ہک بند کرتے ہوئے اس کا رخ اپنی طرف موڑ کر بولے ---"

بلکہ اس عمر میں تو اور بھی زیادہ ہوتی ہے۔ وہ شہریار کے کوٹ پر ہاتھ پھیر کر بولیں۔ " کتنی توجہ چاہیے؟؟؟ اب وہ اس کے پشت پر اپنے دونوں ہاتھ باندھ چکے تھے ----"

یہی مسکرا کر شہریار کو دیکھنے لگی --- وہ آج بھی اتنا ہی ڈیسنٹ اور ہینڈسم تھا جتنا پہلے تھا ----

آج تو تم نے سالوں پہلے والے شٹ اپ کی یاد کروا دی ----"

دل کر رہا کہ تم شٹ اپ بولو اور میں تمہیں ویسے ہی چپ کراؤں "وہ پل بھر میں لہجہ بدل چکا تھا ----

"کچھ شرم کریں آپ دادا بننے والے ہیں"

سچ کہہ رہی ہو؟؟؟

ہممم --- حسام پاپا بننے والا ہے۔ آج آئے گا تو زائشہ خود اسے یہ خوشخبری سنائے گی۔

شہریار اس کی بات سن کر مسکرانے لگا۔۔۔۔

ابتسام جو آفس کے کام سے فارغ ہو کر گھر آیا تھا۔۔۔ کمرے میں داخل ہوتے ہی اس کی نظر منت پہ پڑی تو مہبوت سا اسے دیکھے گیا۔۔۔

کسی کی نظروں کی تپش کے احساس سے دھیرے سے پلکیں اٹھا کر آئینے میں دیکھا تو دروازے پہ کھڑے ابتسام کو دیکھ کر اس کا دل زور زور سے دھڑکنے لگا۔۔۔۔۔
خود پر اس کی بے خود نظریں محسوس کر کے اس نے پلکوں کی چلمن گرا لی تھیں۔۔۔۔

آ۔۔۔ آپ کے کپڑے نکال دیئے ہیں۔۔۔ آپ تیار ہو جائیں۔۔۔۔
وہ ٹائی کی ناٹ کو ڈھیلا کرتے بستر پر بیٹھا۔۔۔ اپنی پیشانی کو مسلنے لگا۔۔۔
کیا ہوا کوئی پریشانی ہے۔۔۔ یا پھر سر میں درد ہے؟
آ۔۔۔ ہاں۔۔۔ بس سر میں درد ہے تھوڑا۔۔۔۔
حسام بھائی ابھی آئے نہیں اگر آپ نے چائے پینی ہے تو بنا دوں۔؟

"ہاں بنا دو ایک کپ"

وہ اسے کہتے ہوئے اپنے کپڑے لیے واش روم میں چلا گیا۔۔۔۔
منت کچن میں آئی تو زائشہ چائے کا پانی چولہے پر چڑھا رہی تھی۔۔۔۔

آپی کس کے لیے چائے بنا رہی ہیں؟؟؟"

میں پیپا کے لیے بنانے لگی ہوں۔۔۔ وہ ابتسام کے لیے بھی بنانی تھی مجھے۔۔۔۔
کوئی بات نہیں میں بنا رہی ہوں۔۔ ایک کی بجائے دو کپ بنا لوں گی۔۔۔۔۔
منت !!! یہی کی آواز سن کر وہ کچن سے باہر نکلی۔۔۔۔۔

جی ماما۔۔۔۔۔

یہ دیکھو موسم کو بھی آج ہی خراب ہونا تھا۔۔۔ ایک دم سے کتنے گہرے بادل آگئے ہیں۔ جاو"
زرا چھت سے کپڑے سمیٹ کر اندر چھت والے روم میں رکھ دو۔۔۔۔
جی ماما میں کرتی ہوں۔"

وہ چھت پر چلی گئی۔۔۔ اور یہی گھر کی کھلی ہوئی کھڑکیوں کے پٹ بند کرنے لگی۔۔۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 696
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

■■■■

منت جو مین سوچ بورڈ سے جرنیئر کا سوچ آن کرنے آئی تھی گھر میں داخل ہوتے ہوئے حسام" نے اسے دیکھا تو زائشہ کے بارے میں پوچھا ---

زائشہ کہاں ہے ؟؟؟؟

"بھائی وہ کچن میں چائے بنا رہی ہے"

لاؤ میں سوچ آن کرتا ہوں۔"

انہوں نے سوچا آں کیا۔۔۔

مگر ابھی لائٹ نہیں چلی ---



تم آخر چاہتے کیا ہو؟؟؟"

وہ واش روم سے باتھ لے کر نکلی تھی ----

زبان کو آیت کو گود میں اٹھائے دیکھا تو پھٹ پڑی۔۔۔

وہ ابھی آدھ گھنٹہ پہلے ہی آیت کو سلا کر گئی تھی --- اور اب وہ اسے گود میں لیے بیٹھا اسکے ساتھ کھیل رہا تھا --- یہ منظر دیکھ کر جنت کو تو آگ بگولہ ہو گئی ----

زیان نے دُول آیت کو پکڑتے ہوئے خود چل کر اسکے قریب آیا۔۔۔"

جو میں چاہتا ہوں وہ تم نہیں چاہتی تو رہنے دو۔۔۔"

پھر پوچھنے کا فائدہ؟؟؟

وہ پیٹ کی پاکٹ میں ایک ہاتھ گھسائے اس پر تفصیلی نگاہ ڈالتے ہوئے بولا۔۔۔

اس نے آگے بڑھ کر بیڈ پر موجود اپنا دوپٹہ اٹھا کر شانوں پر پھیلا دیا۔۔۔۔۔

زبان کے لبوں پر مسکراہٹ ابھر کر معدوم ہوئی۔۔۔۔۔

اسکی احتیاط پر۔۔۔۔۔

ت۔۔۔ تم میری بیٹی کو مجھ سے دور کرنا چاہتے ہو۔۔۔ اسی لیے رات دن اس کو اپنے ساتھ لگائے پھرتے ہو۔۔۔ راتوں کو اٹھ کر اسکا خیال رکھنے کا کیا مقصد؟؟؟ بولو۔۔۔۔

تمہاری یہی چال ہے کہ تم آیت کو اپنا عادی بنا لو۔۔۔ تاکہ وہ تم سے الگ نارہ سکے۔۔۔"

"تم اسے اپنی سائیڈ کرنا چاہتے ہو تاکہ وہ تمہارے حق میں فیصلہ دے"

وہ ہنسنے لگا۔۔۔ آتش فشاں کے لاوے کی مانند پھٹ پڑی تھی۔۔۔۔

زبان کی آنکھوں میں پنپتے ہوئے جذبات دیکھ وہ بھونچکا رہ گئی۔۔۔۔

جنت ہی جنت کا نظارہ کروا کر اپنی جنت کو جنت سے دور کرے یہ بات ناقابل برداشت نہیں"

؟؟؟ وہ خمار زدہ آواز میں اس کے کان کے قریب چہرہ کیے بولا۔۔۔۔

"!!! زبان پلیر-----"

اس نے پھر سے ہلکی سی مزاحمت کی ---

"!!!جنت مجھے معاف کر دو۔۔ بس اب تمہارے بنا گزراہ نا ممکن لگ رہا ہے۔۔۔۔۔"

مجھے معاف کر دو پلیز ہم سب کی زندگی سہل ہو جائے گی۔ اپنا دل بڑا کر لو۔۔ معاف کرو گی نا"

"آیت کے لیے ہی سہی -----؟؟؟"

مُجھ سے دور رہو۔۔۔ ہم صرف آیت کے لیے اکٹھا ہوئے تھے۔۔۔"

تم میری بیوی ہو۔۔۔ جنت۔۔۔ میرا حق ہے تم پر۔۔۔ جب چاہے تم سے اپنا حق وصول"

"لوں

"مگر میں پچھلی بار کی طرح زبردستی نہیں کرنا چاہتا"

"اس بار میں تمہیں تمہاری رضا سے پانا چاہتا ہوں
وہ اس کے کانوں میں رس گھول رہا تھا ----

زبان کی اتنی قربت پر جنت کی پیداشانی پہ پسینے کی ننھی ننھی بوندیں نمودار ہونے لگیں۔۔۔۔

اسے اتنے پاس دیکھ کر اس کی دھڑکنوں کی آواز اسے اپنے کانوں میں سنائی دینے لگی ----
اسے سانس لینا دوبھر لگا۔۔۔۔۔ وہ آنکھیں میچ گئی۔۔۔۔۔

وہ اپنی بکھری ہوئی سانسیں بحال کیے نفرت سے پھنکاری ---- اور دوپٹہ لپیٹ کر باہر نکل گئی

زبان ایک بار پھر سے اس کے جھٹک دینے پر افسردہ ہوا ----

اور ڈھیلے وجود سے آیت کے پاس بیٹھ گیا جو بلاکس کے ساتھ کھیل رہی تھی ----



وہ کمرے کی کھڑکی کھولے کھڑی تھی --- جہاں سے تیخ بستہ ہوائیں کمرے میں داخل ہوئے
کمرے کا ماحول سرد بنا رہی تھیں۔

باہر منفی درجہ حرارت تھا۔ برف باری شروع ہو چکی تھی، روئی کے گالوں کے مانند باہر برف
سے ڈھکے ہوئے پہاڑوں کو مزید ڈھک رہی تھی۔ کتنا دلکش نظارہ تھا یہ --- اس کی ہمیشہ سے
خواہش رہی تھی ایسے موسم اور نظارے کو دیکھنے کی --- آج وہ اسے محسوس کر رہی تھی مگر اس

ہیر نے خالی نظروں سے اسکی آنکھوں میں دیکھا۔

زکام ہو جائے گا۔۔۔ سوٹر پہنو "اسے کہتے ہوئے شیر زمان نے تیزی سے ونڈو بند کی۔۔۔۔"

تو کمرہ معمول کے مطابق بہتر ہوا۔۔۔

کچھ کھایا ہے؟؟؟ اس نے سوالیہ انداز میں پوچھا۔"

نہیں "وہ نفی میں سر ہلا کر بولی۔"

آؤ تمہارے لیے سوپ بنادیتا ہوں اس موسم میں ٹھیک رہے گا۔۔۔ وہ آگے آگے باہر نکل گیا"

تو ہیر اسکے پیچھے اٹالین طرز کے بنے کچن میں آئی۔۔۔

کیا مسئلہ ہے؟؟ "اس نے ہیر کو خاموش دیکھ کر پوچھا۔"

ساتھ ساتھ سوپ کی تیاری کر رہا تھا۔۔۔۔"

وہ تھوڑی دیر خاموش رہی پھر بولی۔۔۔۔

آپ نے دو بار مجھ سے شادی کی اور ایک بار بھی میری تعریف نہیں کی "اس کے لبوں سے"
شکوہ پھسلا۔۔۔۔

سب یہی کہتے ہیں کہ شادی کے بعد دلہا اپنی دلہن کی تعریف کرتا ہے۔۔۔ آپ نے ایک بار"
بھی نہیں کی۔۔۔۔

اس کے بے سروپا بات پر شیر زمان نے ابرو اچکا کر سپاٹ انداز میں دیکھا۔۔۔

فضول باتیں مت سوچو۔۔۔ میں نے تمہارا ایڈمیشن کروا دیا ہے سڈی پر فوکس کرو باقی کی سٹڈیز"
کمپلیٹ کرو۔۔۔

خالی دماغ شیطان کا گھر ہے۔ اسے ٹھیک طرف لگاؤ۔۔۔۔"
وہ ڈپٹنے کے انداز میں بولا۔

"آپ صبح ہوتے چلے جاتے ہیں۔ میں سارا دن اکیلی یہاں بور ہو جاتی ہوں"
آپ مجھے آفس اپنے ساتھ لے جائیں۔۔۔۔"

ہیر تنگ مت کرو --- نیو سیٹ اپ ہے۔ نئی جگہ ہے۔ یہاں سب سیٹ کرنے میں مصروف ہوں --- نئے سرے سے بزنس سٹارٹ کرنا --- کسی انجان ملک میں بہت مشکل ہے سب --- بڑی ہو جاؤ اب --- تمہیں کیسے آفس ساتھ لے جاؤں ---

اور اسی لیے تو کہہ رہا ہوں کتابوں میں دل لگاؤ وقت گزر جائے گا۔۔۔
وہ اتنے میں سوپ تیار کیے اسے ڈھک کر ہلکی آنچ پر پکنے کے لیے رکھے واپس کمرے میں آیا تو ہیر نے اس کی تائید کی۔۔۔۔

آپ اب مجھ سے پیار نہیں کرتے "وہ شکوہ کناں نگاہوں سے دیکھ کر تند لہجے میں بولی۔"

میرے پیچھے کس نے بھرا یہ خناس تمہارے دماغ میں؟؟؟ وہ جو کبرڈ سے اپنا آرام دہ سوٹ نکال رہا تھا --- کبرڈ کا دروازہ دھاڑ سے مار کر تیز قدموں سے اس کے پاس آیا۔۔۔

آپ آخر ہیں کیا؟؟؟ وہ"

!! سر پھرا"

!! جنونی"

!! آوارہ"

!!! مگر صرف تمہارا"

وہ ہیر کے سنہری بالوں کو مٹھی میں جکڑ کر اسکا چہرہ اپنے قریب کیے جنونیت آمیز نظروں سے دیکھتے ہوئے غرایا ---

بالوں پر سخت گرفت کی شدت سے ہیر کی آنکھیں نمکین پانیوں سے بھر گئیں ---

ہیر کی آنکھوں میں آنسو دیکھ کر اسکے ہاتھ کی گرفت ڈھیلی پڑ گئی ----

وہ اسے چھوڑ کر بستر پر گرنے کے انداز میں لیٹا --- اس کا جسم تو بستر پر تھا پاؤں زمین پر لٹک رہے تھے ---

وہ اپنی اوشن بلیو آنکھوں کو کھولے کمرے کی چھت کو گھور رہا تھا۔۔۔۔ اس کی نیلی آنکھوں میں
سرخ ڈورے نمایاں ہوئے۔۔۔۔۔ جیسے وہ ابھی لہو چھلکانے لگیں ہوں۔۔۔۔

پیشانی کی رگیں پھولیں ہوئی دکھائی دینے لگیں۔۔۔۔۔ جیسے وہ ضبط کے کڑے مراحل سے گزر رہا
تھا۔۔۔۔۔

جب سے وہ دونوں یہاں آئے تھے شیر زمان کا یہی رویہ تھا۔۔۔۔۔ صبح گیا شام کو لوٹتا۔۔۔۔۔ اور
آکر بیگانہ بن جاتا۔۔۔۔۔ وہ یہاں آ تو گیا تھا مگر خود کو وہیں کہیں بھول آیا تھا۔۔۔۔۔



ارے منت کہاں جا رہی ہو؟؟ مینی جو اپنے روم سے شہیار کے ساتھ باہر نکل رہی تھی منت کو
بھاگ کر کمرے کی طرف جاتے دیکھ اسے راستے میں ہی روکا۔۔۔۔
اس نے جلدی سے رخ موڑ کر اپنا چہرہ صاف کیا۔۔۔۔۔
میں ہوں مام "اس نے بھی زائشہ کی دیکھا دیکھی انہیں مام کہنا شروع کر دیا تھا۔۔۔۔۔"

ابتسام جو منت کے پیچھے آیا تھا --- سب کو ایک ساتھ دیکھ کر وہیں رک گیا ---
 ابتسام جلدی چلو اس سے پہلے کہ بارش تیز ہو جائے --- فنکشن کا وقت نکل جائے گا "شہیار"
 نے کلائی پر بندھی ہوئی گھڑی پر نظر ڈال کر کہا -

"جی بابا"

تم ایسا کرو منت اور مینی کو لے کر نکلو میں حسام اور زائشہ کے ساتھ دوسری گاڑی میں آتا ہوں

ٹھیک ہے -- "وہ کہتے ہوئے باہر نکل گیا ----"

حسام خاموش تھا اور زائشہ بھی راستہ بھی خاموشی سے گزر گیا ---- وہ سب انگیجمنٹ کے فنکشن میں پہنچ چکے تھے ----

ذوناش اور زیگن نے دعا سے ملکر اس کی فیملی سے شاہ من اور اس کا رشتہ طے کر دیا تھا -
 دونوں طرف سے رشتہ پکا ہوتے ہی آج انگیجمنٹ کی چھوٹی سی تقریب رکھی گئی تھی جس میں
 صرف گھر والے ہی شامل تھے ----

بارش تھم چکی تھی -- بارش کے بعد ٹھنڈی ہوا چل رہی تھی جو موسم کو مزید خوشگوار بنا رہی تھی
 --- سب حویلی سے نکل کر ساتھ والے گھر میں داخل ہو گئے ----

مسز نعیم نے انگیجمنٹ کے لیے لان کا انتخاب کیا مگر بارش کی وجہ سے سارا سیٹ اپ خراب ہو گیا۔۔۔ جس کی وجہ سے انہیں اندر لاؤنج میں دوبارہ سے نیا سیٹ اپ تیار کرنا پڑا سب کے بیٹھنے کے لیے۔۔۔

شاہ من نے سلور گرے کلر کا پینٹ کوٹ پہن کر سکائی کلر کی شرٹ پہن رکھی تھی جس میں اس کی وجہ پر سنائی نمایاں ہو رہی تھی۔۔۔ دعا نے بھی لائٹ سکائی کلر کا جدید طرز کا شارٹ کا مدار فراک اور پلازو زیب تن کر رکھا تھا۔۔۔ ہلکے پھلکے میک اپ میں بھی وہ شاہ من کے دل پر بجلیاں گرا رہی تھی۔۔۔

دونوں کو ساتھ بٹھا کر رسم ادا کی گئی۔۔۔ پرنکلف کھانے کے بعد سب واپس حویلی لوٹ آئے۔۔۔

زائشہ تم آج یہیں رک جاؤ "بریرہ نے کہا۔۔۔"

اوہ سوری آنٹی دراصل میری صبح کی فلائیٹ ہے۔ اور مجھے زائشہ کی پیکنگ میں مدد کی ضرورت ہے۔ پھر کبھی آکر رہ لے گی۔۔۔ حسام نے زائشہ کے مثبت جواب دینے سے پہلے سہولت سے اپنی بات کہہ دی۔

زائشہ خاموشی سے سر جھکائے ہوئے بیٹھ گئی۔۔۔

منت تم ہی رک جاؤ شادی کے بعد ایک بار بھی یہاں رہنے نہیں آئی "زرشال نے شکوہ کناں " نگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے کہا ----

آئی --- ابتسام زرشال کی بات کاٹ دی ---

اس سے پہلے کہ منت جواب دیتی ----

منت پھر کبھی رک جائے گی صبح میری ایک آفیشل میٹنگ ہے۔ اور منت ہی مجھے روزانہ وقت " پر اٹھاتی ہے۔ ورنہ میٹنگ کے لیے وقت پر نکل نہیں پاؤں گا ---- اس نے بہانہ بنایا۔

ارے بیٹا جی منت کے آنے سے پہلے تمہاری ماما ہی تمہیں اٹھاتی تھیں ---- کوئی پاور فل " بہانا بناؤ اسے ساتھ کے جانے کا ---- جیسے حسام نے بنایا ہے "شہیار نے مسکرا کر کہا ---- تو اس کی تقلید میں سب مسکرانے لگے ----

میں نے کوئی بہانا نہیں بنایا "حسام سب کے سامنے گڑبڑا کر رہ گیا ----

"ویسے ہی میرے دونوں بیٹے بیویوں کو پیارے ہو گئے ہیں "

شہیار نے ہنستے ہوئے کہا ۔

یہ تو بالکل ٹھیک کہا آپ نے "شاہ من نے شہیار کی ہاں میں ہاں ملائی ----

وہ دن دور نہیں جب تم بھی بیوی کو پیارے ہو جاؤ گے "ضامن نے ٹکڑا لگایا ----

جی بالکل آپ کی طرح "شاہ من کہاں پیچھے رہنے والوں میں سے تھا۔ اس نے فوراً ضامن کی" بات کا بدلہ چکایا۔۔۔۔ عیش بھی ان کی نوک جھوک پر مسکرانے لگی۔۔۔ کچھ دیر وہاں بیٹھ کر سب واپس اپنے گھر کو لوٹ آئے۔۔۔

زائشہ واپس آئی اور کبرڈ سے اپنے کپڑے لیے تبدیل کرنے کے لیے واش روم کی طرف جا رہی تھی کہ حسام نے اس کی کلائی سے کھینچ کر اسے اپنے پاس بستر پر بٹھایا۔۔۔۔ ابھی تو میں نے ٹھیک سے تعریف بھی نہیں کی اور تم مجھ سے نظریں چرا کر جا رہی ہو۔۔۔۔" وہ آنچ دیتے ہوئے لہجے میں بولا۔۔۔۔ زائشہ کی آنکھیں پھر سے بھیگنے لگیں۔۔۔۔ زائشہ آنسو مت بہاؤ "تمہارے یہ آنسو میرے دل پر گرتے ہیں" وہ اس کی تھوڑی کو اوپر اٹھا کر آہستگی سے بولا۔

جب آپ مجھے شک بھری نگاہوں سے دیکھتے ہیں تو میرا دل کرتا ہے میں اپنے آپ کو ختم" کرڈالوں "کسی کی بھی زندگی میں زبردستی اپنی جگہ نہیں بنائی جا سکتی، اگر آپ کا دامن پاکیزہ ہو تو کسی کی زندگی میں رہنے کے لیے بھیک نہیں مانگی چاہیے "اگر کسی کو آپ پر اعتماد نہیں تو خاموشی سے ایک طرف ہو جانے میں ہی بھلائی۔۔۔ اور مجھے میری عزت نفس بہت پیاری ہے۔ ہر لڑکی کی طرح

آپ نہیں جانتے حسام میں آپ سے کتنا پیار کرتی ہوں --- آپ کو دیکھے بنا دن نہیں گزرتا"
 --- آپ کو محسوس کیے بنا چین نہیں آتا --- جب تک آپ پیار سے دیکھ نالیں سکون نہیں ملتا
 کہیں --- آپ کی یہ بے اعتنائی یہ بے اعتباری مجھے مار ڈالے گی خدا را مجھ پر یہ ظلم مت کرنا
 --- وہ منہ پر ہاتھ رکھے بھبھک کر رونے لگی ---

زائشہ !!! کیا تمہیں میری آنکھوں میں اپنے لیے بے اعتباری نظر آئی؟؟؟ اگر ایسا ہے تو میں "
 ابھی ان آنکھوں کو بینائی سے محروم کر دوں گا ---
 زائشہ نے اس کی بات پر تڑپ کر اسے دیکھا ---

محبت کی پہلی سیڑھی ہی اعتبار ہوتی ہے - مجھے اپنی محبت پر خود سے بھی زیادہ اعتماد ہے "
 - زائشہ تم نے سوچ بھی کیسے لیا کہ میں تم پر شک کر سکتا ہوں - یا تم پر کوئی بے وفائی کا
 بہتان لگا سکتا ہوں ---

یہ میری ہی محبت کی توہین ہوگی اگر ایسا ہوا تو --- "

زائشہ میری محبت اتنی گئی گزری نہیں جو سالوں کا پیار پل بھر میں روند دے ایک غلط فہمی کی "
 "زد میں آکر

ادھر دیکھو میری طرف --- "کیا میں نے تم سے کچھ کہا؟؟؟"

وہ اس کی نم آنکھوں میں دیکھ کر بولا ---

زائشہ نے نفی میں سر ہلایا۔۔۔۔

میں جانتا ہوں وہ ایک غلط فہمی ایک حادثے کے سوا اور کچھ نہیں تھا۔۔۔۔۔"

ویسے۔۔۔۔۔ ایک بات تو اچھی ہوئی "وہ مسکرا کر بولا تاکہ ماحول میں چھائی ہوئی تلخی ختم ہو"

جائے۔۔۔۔۔

زائشہ نے سوالیہ نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

تم نے آج انجانے میں ہی سہی اقرار محبت کر لیا۔۔۔۔۔"

وہ اپنی باتوں کو یاد کرتے ہوئے شرمندہ ہوئی۔۔۔ واقعی وہ جلدبازی میں جانے کیا کیا بول گئی تھی۔۔۔۔۔

تم نے تو اظہار کر دیا۔۔۔ اب میرے پیار کی باری "وہ ذو معنی انداز میں اسے دیکھتے ہوئے اپنے" بازوؤں کے گھیرے میں لیتے ہوئے بولا۔۔۔۔

مجھے چیلنج کرنا ہے "وہ اس کے حصار کو توڑنے کی کوشش کرنے لگی۔۔۔۔"

چیلنج بھی ہو جائے گا اسی پیار کے سلسلے کی کڑی ہے وہ بھی۔ "حسام اسے بستر پر لیٹاتے ہی"

اس پر جھکا ----

پلیز حسام پہلے میری بات سنیں "وہ ممننا کر بولی۔"

حسام آپ پایا بننے والے ہیں "بالآخر اس نے ہمت کیے اسے بتا ہی دیا۔۔۔۔۔"

کیا؟؟؟

وہ حسام سے پیار وصولتی ہوئی اپنے پیار کی سلامتی اور اسکے تادم قائم و دائم رہنے کی دعائیں مانگنے لگی۔



ابتسام اور منت واپس گھر آ کے تھے۔۔۔ ابتسام چیخ کیے بستر پر دراز تھا۔۔۔ منت سب چیزیں سمیٹ کر رکھ رہی تھی جو نہی کبرڈ سے اپنے کپڑے نکالنے تبدیل کرنے کے لیے اپنے پیچھے کسی کی موجودگی کو محسوس کرتے ہی مڑی۔۔۔۔

اس کا ناک ابتسام کے سینے سے جا لگا۔۔۔

ابتسام نے اس کے چہرے کو قریب سے دیکھا۔۔۔

بڑی بڑی سیاہ آنکھوں میں نمی تھی۔ گال سرخی مائل دکھائی دے رہے تھے جیسے رونے کے بعد رگڑ رگڑ کر صاف کیے گئے تھے۔ گلابی کٹاؤ دار لب باہم پیوست تھے۔ منت کو اس کی گرم سانسیں اپنے چہرے پر محسوس ہو رہی تھیں۔۔۔

ابتسام نے اس کے ہاتھ سے کپڑے لے کر واپس کبرڈ میں پھینکے۔۔۔ اور وہاں سے ہینگ کی ہوئی وائٹ سلک کی ریشمی نائیٹی نکال کر اسکے ہاتھ میں تھمائی۔۔۔

منت نے حیران کن نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

جاؤ یہ تبدیل کر کہ آؤ "اس نے حکمیہ انداز میں کہا۔"

منت کا دل تو چاہ رہا تھا کہ چیخ چیخ کر روئے اور یہ نائی واپس اس کے منہ پر مارے --- اسے صفائی دینے کی بجائے یا اعتماد میں لینے کی بجائے --- وہ اپنا ہی رعب جما رہا ہے --- مگر اپنی عادت کے تحت خاموشی سے سر جھکائے اسکے ہاتھ سے نائی لیے واش روم میں چلی گئی --- جب واپس باہر آئی تو کمرے کا ماحول ہی بدل چکا تھا ---

نائٹ بلب کی مدھم روشنی میں وہ بستر پر نیم دراز سا لیٹے ہوئے دکھائی دیا --- منت اپنا تکیہ اٹھا کر صوفے پر رکھنے لگی ---

منت شرافت سے واپس آؤ --- ورنہ اگر میں آیا تمہیں لینے تو بہت برا ہوگا "وہ دھونس بھرے" انداز میں بولا ---

منت جلنے اور کڑھنے کے سوا اور کچھ ناکر سکی --- وہ بھی ضد میں آچکی تھی اس کی بات نظر انداز کیے - دھپ سے صوفے پر بیٹھی ---

ابتسام اپنی جگہ سے اٹھا اور تیز قدم اٹھاتے ہوئے صوفے تک آیا --- بنا ایک بھی لمحہ ضائع کیے اس نے منت کو بانہوں میں بھرا ---

چھوڑیں مجھے "اس نے ابتسام کے سینے پر ہلکے برسانے شروع کر دیئے" ---

وہ اسے اپنی بانہوں میں لیے ہی بستر پر گرنے کے انداز میں لیٹا ---

منت نے خائف نظروں سے اسے دیکھا ---

کیونکہ اب ان آنکھوں میں صرف اپنا آپ دیکھنا چاہتا ہوں اس لیے "کہتے ہی وہ سائیڈ لیمنپ" آف کر گیا۔۔۔



زرشال نے جنت کو اپنے کمرے کے دروازے پر کھڑے ہوئے دیکھ کر کہا۔
وہ چھوٹے چھوٹے قدم اٹھاتے ہوئے ان کے قریب آکر بستر پر بیٹھ گئی۔۔۔۔
مما کیا میں آج رات یہیں رک جاؤں آپ کے ساتھ "اس نے پوچھا۔۔۔۔"
بیٹا مگر آیت کہاں ہے؟"

"مما وہ زیان کے ساتھ روم میں ہے"

"تو اسے کون دیکھے گا رات میں جاؤ اسے بھی لے آؤ پھر"

نہیں ماما سے زیان سنبھال لے گا۔ روز وہی سنبھالتا ہے رات کو مجھے نہیں اٹھاتا آیت کا فیڈر"
"بنانے کے لیے

زرشال نے حیرت سے جنت کی طرف دیکھا۔۔۔۔

زمارے بے شک جتنی مرضی محبت لٹاتا تھا زرشال پر۔۔۔ مگر اس نے کبھی رات کو اٹھ کر بچوں کو نہیں سنبھالا تھا۔

اچھا ٹھیک ہے تم آرام کرو۔ ویسے بھی زمارے کو ہاسپٹل سے ایک ایمر جنسی کال آئی تھی وہ صبح ہی واپس آئیں گے۔

وہ دونوں بستر پر لیٹ گئی۔

جنت کیا بات ہے؟ اگر کوئی پریشانی ہے تو مجھ سے شئیر کرو "انہوں نے جنت کو جاگتے دیکھ کر پوچھا۔

ماما وہ مجھ پر حق جتانے لگا ہے اب میں مزید اسے جھیل نہیں سکتی "اسکے لہجے سے ہی درشتگی محسوس ہوئی زرشال کو۔

جنت میں جانتی ہوں۔ تمہارے ساتھ بہت برا کیا اس نے۔۔۔ اگر ایک ماں کے لحاظ سے "سوچوں تو اپنی بیٹی کے ساتھ ایسا کرنے والے کو کبھی معاف ناکروں۔۔۔۔

"مگر میں ایک عام عورت بن کر کہتی ہوں کہ ہو سکے تو اسے معاف کر دو اسی میں بہتری ہے

"اسے ایک بھیانک خواب سمجھ کر بھولنے کی کوشش کرو"

میں جانتی ہوں کہنے اور کرنے میں بہت فرق ہوتا ہے۔ مگر جنت بیٹا تمہاری اور آیت کی بھلائی
 اسی میں ہے۔ ایک بار سوچنا ضرور اس بارے میں --- میں تم پر زور نہیں ڈالتی کوئی بھی
 فیصلہ لینے پر -- مگر بیٹا آیت کو اپنے ذہن میں رکھ کر ہی کوئی بھی فیصلہ لینا ---
 وہ کتنی ہی دیر یونہی آپس میں بیٹھیں دل کا بوجھ ہلکا کرتی رہیں -----



وہ شیشے کے سامنے کھڑی اپنی تیاری پر تفصیلی نگاہ ڈالتے ہوئے اپنا بیگ لیے باہر نکلی --- اور
 سیرٹھیاں اترنے لگی۔

عیش بیٹا تم بیگ کے کر کہاں جا رہی ہو؟

ذوناش نے سادہ انداز میں اس سے استفسار کیا ---

"وہ یہ بیگ گھر بھجوا رہی ہوں کپڑے دھل جائیں گے"

"تو ادھر بھجوانے کی کیا ضرورت؟؟؟ یہاں دھل جائیں گے کپڑے"

نہیں --- وہ دراصل دوسرا سامان لے آؤں گی ---

چلو ٹھیک ہے جیسا تمہیں مناسب لگے --

!ہیلو! اسلام و علیکم"

کیسی ہو؟

!وعلیکم السلام"

میں بالکل ٹھیک ہوں۔ تم کیسے ہو؟"

میں تو انکیجمنٹ کے بعد کچھ زیادہ ہی ٹھیک ہوں ویسے رات کو تو آپ غضب دھا رہی تھیں"

- وہ اس کی تعریف میں رطب اللسان ہوا۔

"بہت شکریہ جناب آپ کا"

پھر شادی کا کب ارادہ ہے؟"

شاہ من نے پوچھا۔

"میں کیا بتاؤں وہ تو گھر والے ہی بتائیں گے"

یہ کیا بات ہوئی بھلا۔۔۔ وہ جھنجھلا کر بولا۔

بھئی اتنی جلدی تھی شادی کی تو انگریجمنٹ کیوں کروائی سیدھا شادی کی بات کرتے ---"

لگتا ہے اب ایسا ہی کچھ کرنا پڑے گا۔۔۔۔"

دعا تم سے ایک بات پوچھوں؟؟؟ اگر تمہیں برانا لگے تو۔"

بھی دیکھیں۔

آج ویکینڈ کی وجہ سے وہ گھر تھا۔۔۔ کل ہیر کے ساتھ وہ انجانے میں تلخ رویہ اختیار کر گیا تھا۔۔۔۔ وہ اپنی ماں کے کہنے پر سب چھوڑ تو آیا تھا مگر اپنے جینے کا مقصد اسے ادھورا سالگنے لگا تھا۔۔۔۔ سب کچھ پا کر بھی خود کو ادھورا سا محسوس کر رہا تھا۔۔۔۔ اور اپنے اندر کا انتشار من میں پھیلا خلفشار اس پر انڈیل گیا۔۔۔ آج اسی زیادتی کا ازالہ کرنے کے لیے وہ ہیر کو گھر سے دور ایک مشہور تفریحی مقام پر لایا تھا۔۔۔ وہاں کا موسم ٹھنڈا اور آج دھوپ نکلنے کے باعث نہایت خوشگوار تھا۔ ورنہ عام طور پر تو روزانہ سیاہ بادلوں کا بے بسیرا ہوتا وہاں۔۔۔۔ ٹھنڈی ہوائیں آسمان پر سرمئی بادلوں سے اٹھکیلیاں کر رہی تھیں۔ وہاں صبح کے دس بج چکے تھے۔ سڑکوں پر ٹریفک اور انسانوں کا رش سا لگا ہوا تھا۔ ایسے میں وہ دونوں ساتھ ساتھ سفید برف پر چلتے ہوئے آگے کی جانب بڑھ رہے تھے۔ ہیر نے ریڈ رنگ کی شرٹ اور جینز پر سیاہ لانگ کوٹ پہنے ہوئے تھی۔ بال جوڑے میں باندھے ہوئے تھے اور گرم شال کو لپیٹ رکھا تھا۔ پاؤں میں جراب اور بلیک لانگ شوز تھے۔۔ شیر زمان نے جاگرز اور بلیو جینز پر بلیو شرٹ پہنے اور بلیک لیڈر کی جیکٹ پہنے اس کے ساتھ چلتے ہوئے باکمال دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

کئی لوگوں کی رشک بھری نظریں انہیں دوبارہ مڑ کر دیکھنے پر مجبور ہو گئیں۔۔

دور سے اس کی نظریں وائر کیبن پر لگی تھیں۔۔۔

مجھے اسمیں بیٹھنا ہے "اس نے فرمائش کی۔۔۔"

کیا ہم اس میں - جا سکتے ہیں؟ "پرچوش لہجے میں پوچھا۔"

ہاں آؤ ٹکٹس لیتے ہیں۔ "شیر زمان اس کو بازو سے پکڑ کر ٹکٹ لینے بڑھا۔۔"

پھر اسے ساتھ لیے اس میں سوار ہو گیا۔۔۔۔

اب وہ شیشے کے وائر کیبن میں تھے دور دور تک دکھائی دیتے برف سے ڈھکے پہاڑوں کو دیکھنا بہت دلکش لگ رہا تھا۔۔۔۔ اور قریب پہنچ کر وہ اور بھی خوبصورت لگنے لگا تھا۔ وہ سر اٹھا کر اس کی اونچائی دیکھتی حیران ہو رہی تھی۔

اس کی آنکھیں چندھیا گئیں۔ یہاں سے سارا شہر نظر آ رہا تھا۔ دور دور تک۔ آسمان بھی بہت وسیع تھا۔ سورج اپنی پوری آب و تاب کے ساتھ چمکتا سارے شہر کو روشن کیے ہوئے تھا۔۔۔۔ وہ دونوں اس میں سفر کیے باہر نکلے تو تیز ہوا ہیر کے سنہری بالوں اور شال کو اڑا رہی تھی۔

وہ دونوں ساتھ ساتھ چل رہے تھے کہ برف کی وجہ سے ہیر کا پاؤں پھسلا۔۔۔

بہت پیاری ہے "وہ مسکرا کر بولی ---"

اور میں؟؟؟"

آپ بھی "وہ بھی اقرار کیے اسے مسکرانے پر مجبور کر گئی ----"

میں بہت خوش قسمت ہوں جو مجھے تم جیسی ہمسفر ملی ---- ہم نہیں جانتے مگر ہمارا خدا بہتر"

جانتا ہے کہ ہمارے لیے کیا ٹھیک ہے۔ آج میں اپنے خدا کے فیصلے پر دل سے خوش ہوں

--- وہ منت کا ہاتھ اپنے ہونٹوں سے لگا کر بولا ----

با--- باہر سب انتظار کر رہے ہوں گے "وہ اسے اپنے چہرے کی طرف بڑھتے ہوئے دیکھ ہڑبڑا"

کر بولی ----

"پہلے گڈ مارنگ کا جواب تو دیتی جاؤ"

ابتسام نے اس کے دوپٹے کو پکڑنا چاہا --- مگر وہ تیزی سے باہر نکل گئی ---

وہ بھی اس کی تیزی دیکھ مسکراتے ہوئے اٹھا اور واش روم کی طرف چل دیا --



وہ آفس میں آئی تو سب ورکرز اپنے کام میں مصروف تھے۔۔۔۔ عیش چلتے ہوئے زیگن کے خالی آفس میں آئی اور اس کی مخصوص چئیر پر بیٹھ گئی۔۔۔۔
 ریوالنگ چئیر پر بیٹھ کر گول گول گھوم کر پر اسرار سا مسکرانے لگی۔۔۔۔
 زیگن کے پرائیویٹ لاکر کی چابی اس کے خفیہ ڈر اور سے نکال کر اس لاکر میں لگائی جو لمحوں میں کھل گیا۔۔۔

عیش نے اپنی مطلوبہ چیز نکال لی اور اسے بند کیا۔۔۔۔
 اب وہ مزید ہنسنے لگی۔۔۔
 اس کے ہنسنے کی آواز سارے کیبن میں گونجنے لگی۔۔۔۔
 اس کی ہنسی میں بھی نمی تھی۔۔۔۔ اور اسکی آنکھوں میں بھی۔۔۔



شام کے نارنجی اور سرمئی سائے رات کی تاریکی میں گم ہونے لگے تھے۔ کھڑکی سے باہر ہلکی ہلکی برفباری ماحول کو پرفسوں بنا رہی تھی۔۔۔

شیر زمان ابھی کچھ دیر پہلے ہی آفس سے واپس آیا تھا۔۔۔

تم پھپھو بننے والی ہو، حسام اور زائشہ کے گھر چھوٹا سا بے بی آنے والا ہے۔"

واؤ مما کتنے مزے کی بات ہے۔۔۔۔ وہ خوشی سے جھوم اٹھی۔۔۔"

"مما مجھے بھی بے بی چاہیے۔۔۔ میں اس سے کھیلوں گی۔۔۔ یہاں اکیلی بور ہو جاتی ہوں"

ہیر بیٹا یہ بات آپ اپنے شوہر سے کہیں آپ کی یہ فرمائش تو وہی پورا کر سکتا ہے۔ یعنی نے"

دبے لفظوں میں کہا۔۔۔

سچ مما وہ مجھے بے بی لادیں گے۔۔۔"

تو اسکی بات پر یعنی نے جواباً سر اثبات میں ہلایا۔۔۔

دونوں آپس میں ہلکی پھلکی گفتگو کرنے لگیں۔۔۔۔

ہیر تقریباً ہفتے میں ایک بار یونہی ان سب سے ویڈیو کال پر بات کرتی تھی۔۔۔۔

شیر زمان ٹی وی بند کیے روم میں آیا آرام کرنے کے لیے تو ہیر لیپ ٹاپ ایک طرف رکھے اسی سے بات کرنے کے لیے باہر آرہی تھی۔۔۔

بات ہو گئی؟؟؟"

جی ہو گئی۔۔۔"

مجھے کچھ چاہیے "ہیر سر جھکائے ہوئے بولی۔"
 کیا چاہیے؟؟؟ پہلے تو کبھی ایسے نہیں کہا اب کیا ہوا؟ وہ اسے خشمگین نگاہوں سے گھورتے "ہوئے بولا۔

مجھے نا بے بی چاہیے، "پلیز۔۔۔ وہ اب کی بار نظریں اٹھائے منت آمیز نظروں سے دیکھتے "ہوئے بولی۔

مجھے یہ سمجھ نہیں آتی یہ روز نئی خرافات تمہارے دماغ میں بھرتا کون ہے۔ اس کا لہجہ درشت "ہوا۔۔۔۔

ہیر ڈر کر تھوڑا سا پیچھے ہوئی۔۔۔

"مجھے بی بے چاہیے تو بس چاہیے"

اب کی بار وہ ڈر بھلا کر اسکے سامنے تن کر بولی۔۔۔۔ اتنے عرصے میں وہ اب شیر زمان کے عطا کردہ اعتماد سے کافی بدل چکی تھی۔۔۔۔

ابھی تم خود بے بی ہو تم سنبھال نہیں پاؤ گی یہ ذمہ داری۔۔۔۔ سمجھا کرو ہیر۔۔۔۔"

یہ جب آپ میرا نام لیتے ہیں ہیر تو مجھے اپنا نام زہر لگنے لگتا ہے۔۔۔۔ مجھے اسی نام کی عادت " ہے۔۔۔ جس کا آپ نے مجھے عادی بنایا۔۔۔۔

آپ کیسے بھول سکتے ہیں وہ سب۔۔۔۔

مجھے عادی بنا کر آپ دور کیوں رہتے ہیں؟؟؟ آج مجھے بتا ہی دیں آخر ایسا کیا کر دیا میں نے جو "آپ مجھ سے بات نہیں کرتے

"اور ایک اور بات میں اب بے بی نہیں رہی اٹھارہ سال سے اوپر ہو چکی ہوں" سمجھے آپ " وہ تند و تیز آواز میں بولی۔۔۔۔

ہیر میرا دماغ خراب مت کرو ورنہ بہت برا پیش آؤں گا سمجھی تم۔۔۔۔

مجھے رہنا ہی نہیں آپ کے ساتھ۔۔۔۔ میں چلی جاؤں گی۔۔۔۔ یہاں سے دور بہت دور چلی " جاؤں گی۔۔۔۔

وہ اونچی آواز میں کہتے ہوئے دھاڑ سے دروازہ بند کیے باہر نکل گئی۔۔۔۔

شیر زمان نے اچلتی ہوئی نظر اس پر ڈالی۔۔۔۔ اور بستر پر ڈھیر ہو گیا۔۔۔۔

کہاں ہو "؟"

!!! ہیر اٹھو"

ہیر کا چہرہ تھپتھپا کر کر اسے اٹھانے کی کوشش کی مگر بے سود۔۔۔۔۔ ہیر کے ہونٹ سردی کی شدت سے نیلے پڑ چکے تھے۔۔۔۔۔ اور اس کے گال خطرناک حد تک سرد اور سرخ تھے۔

اسے بھینگا دیکھ شیر زمان کو کچھ اور نا سوجھا تو وہ اسے واش روم میں لے گیا اور گرم پانی والا شاور آن کیا۔۔۔۔۔

واش روم کی لائٹ آف کر دی۔۔۔۔۔ پھر ہیر کے گیلے کپڑے اتار کر اسے گرم پانی کے نیچے رکھا۔۔۔۔۔ ہاتھ سے ٹول کر ٹاول سٹینڈ سے لٹکا اپنا ہاتھ روب لے کر اسے پہنا دیا۔۔۔۔۔

پھر واپس اسے باہر لا کر بستر پر ڈالا۔۔۔۔۔

اس پر کمفرٹر اوڑھا دیا۔۔۔۔۔

تیزی سے کمرے میں موجود آتش دان میں آگ جلائی۔۔۔۔۔

کچھ ہی دیر میں اس کی گرمائش سے کمرے کا درجہ حرارت نارمل ہو گیا۔۔۔۔۔

واش روم کی کاروائی کے دوران شیر زمان کے کپڑے بھیک چکے تھے ----
اس نے جیکٹ اور شرٹ اتار کر باسکٹ میں ڈال دی ---

کمرے میں اچھی خاصی گرمی ہو چکی تھی آتش دان کے جلنے کی وجہ سے اس نے روم کی لائٹ
آف کر دی --- بس آتش دان سے نکلتی ہوئی آگ کی روشنی نے کمرے میں سنہری کرنیں بکھیر
رکھیں تھیں ----

وہ چلتے ہوئے ہیر کے پاس آیا ---- اس کے نیلے ہونٹوں کو اپنی پوروں سے چھو کر گرمائش
پہنچانی چاہی ----

سرخی مائل گال پر ہاتھ کی ہتھیلی رکھ دی ---- مگر ابھی بھی اس کا جسم ٹھنڈا تھا ---

ہیر کے گیلے سنہری بال تکیے پر بکھرے پڑے تھے ---- سرخ و سفید چہرہ ان سنہری بالوں میں
یوں دکھائی دے رہا تھا جیسے بادلوں کی اوٹ سے جھب دکھلاتا ہوا چاند ---
وہ مبہوت سا اسے دیکھے گیا --- اس کے معصوم دلکش حسن کو ----

■■■■

شیر زمان کے منہ زور جذبات نے اسے بوکھلا کر رکھ دیا۔۔۔ اس کے دل کی دھڑکن اسے اپنے کانوں میں سنائی دینے لگی۔۔۔ اس کی سانسیں اکھڑ رہی تھیں۔۔۔۔

شیر زمان اس کی حالت کے پیش نظر پیچھے ہوا تو ہیر نے آنکھیں کھول کر اسے دیکھنا چاہا مگر شرم کے باعث پلکیں اٹھنے سے انکاری تھیں۔۔۔۔

شیر زمان کے لب آہستہ سے مسکرائے۔۔۔ اس کے گال کا ڈمپل گہرا ہوا۔۔۔۔

شیر زمان نے اس کا چہرہ تھام کر اونچا کیا ایک بار وہ پھر سے اس کے ہونٹوں پر جھک کر اپنے ہونٹ رکھ چکا تھا جانے کیسی تشنگی تھی جو ملنے کا نام ہی نہیں کے رہی تھی۔ ہیر نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے پیچھے کرنا چاہا مگر شیر زمان کے شرٹ لیس سینے کو محسوس کیے ہاتھ واپس کھینچ گئی۔۔۔

اس دوران وہ اس کے ہاتھ گاؤن کی ڈوری کھول کر پیچھے ہوا۔۔ شیر زمان کی اس حرکت پر ہیر کا دل بہت زور سے دھڑکا۔۔۔

"یہ --- یہ آپ کیا کر رہے ہیں؟"

ہیر دھڑکتے دل کے ساتھ ایک اور بیوقوفانہ سوال داغ گئی --- اس کا رواں رواں کپکپکا رہا تھا

تمہی کو شکوہ تھا نا کہ تمہیں پیار نہیں کرتا تو سوچ رہا ہوں آج سارے شکوے شکایات دور کردوں "

آج تمہیں بتاؤں گا کہ مجھے تمہاری کن کن اداؤں پر پیار آتا ہے ---- "

شیر زمان نے اپنے ہونٹ ہیر کی گردن پر رکھے تو اس نے اپنی آنکھیں بند کر لی شولڈرز سے اسے گاؤں سرکتا ہوا محسوس ہوا --- اب وہ شیر زمان کے ہونٹوں کا لمس اپنی گردن کے بعد اب اپنے کندھوں پر محسوس کرنے لگی

تمہیں پہلے بتا رہا ہوں بے بی چاہیے تو اس کا پروسیجر بہت جان لیوا ہوتا ہے --- اگر مس "

بیہوش آپ بیہوش ہو گئیں تو بعد میں مجھے ذمہ دار مت ٹھہرائیے گا " وہ اس کی گردن سے اپنا چہرہ نکال کر ذومعنی انداز میں بولا

"زمان جي"

ہمیر اس کی جسارتوں پر رو دینے کو تھی۔۔۔۔

"ہیر دُومت"

کیا تمہارا شیر زمان کبھی تمہیں تکلیف پہنچا سکتا ہے؟؟؟ وہ اس کے کانوں کے قریب چہرہ کیے " سحر انگیز آواز میں بولا۔۔

"ن۔۔۔۔نہیں"

ہیر کے گلے کی گلٹی ابھر کر معدوم ہوئی۔۔۔ وہ ہمت کر کے بولی مگر وہ شرم کی وجہ سے شیر زمان کی طرف دیکھ نہیں پائی۔۔۔

"Shair Zaman Loves his little wify from the bottom of
his heart "

Just trust me"

وہ ہیر کے نم بالوں میں انگلیاں الجھائے ہوئے بولا۔۔۔

"محسوس مت کرو بس مجھے سوچو"

زمان نے سنجیدگی سے اس کا دھیان بھٹکایا۔۔۔ اس کی نازک انگلیوں میں اپنی انگلیاں پھنسائے

۔۔۔

اب کی بار نہ صرف اس کا دل بری طرح دھڑکا تھا بلکہ اسے اپنی جان بھی نکلتی ہوئی۔۔۔
ہیر کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے۔۔۔۔

جنہیں کچھ دیر بعد شیر زمان نے اپنے لبوں سے چنا۔۔۔۔

شیر زمان نے اپنی بازو پھیلائی تو ہیر نے اس پر اپنا سر رکھ دیا۔۔۔۔

وہ دھیرے دھیرے اس کے بالوں میں انگلیاں چلانے لگا۔۔۔

ہیر نے اسکے اس عمل پر سکون محسوس کیا۔۔۔۔

اس کے قرب سے اٹھتی مخصوص مہک کو ہیر نے اپنی سانسوں میں بھر کر انہیں ہموار کیا جو انتشار کی کیفیت میں مبتلا تھیں شیر زمان نے کسی قیمتی متاع کی طرح اسے خود میں بھینچ گیا۔۔۔



سورج طلوع ہوئے اپنی سنہری کرنوں کا جال بچھا چکا تھا۔ رات کو سنوفال کے بعد آج بادلوں کی اوٹ سے جھانکتے ہوئے سورج نے اپنی روشنی پھیلائی جو چھن چھن کرتی کمرے میں موجود کھرکی سے اندر آرہی تھی۔۔۔۔

وہ معصوم پری شیر زمان کے سینے پر سر رکھے دنیا جہاں سے بیگانہ تھی۔ مگر ان سورج کی کرنوں نے اس کی مندی ہوئی آنکھیں کھولنے کا فیصلہ کر لیا تھا۔۔۔ اس نے کسمسا کر اپنی آنکھیں کھولیں اور تھوڑی سی آنکھ کھول کر سورج کی چمکتی ہوئی کرنوں کو ناگواری سے دیکھا جس نے اس کی میٹھی نیند میں خلل ڈالا تھا۔۔۔ وہ واپس نیند میں ڈوب جانے والی تھی کہ اسے اپنا چہرہ

شیر زمان کے سینے پر محسوس ہوا تو اسکی نیند سے بوجھل آنکھیں فوراً کھل گئیں۔۔۔۔۔ وہ تھوڑا سا دور ہوئی۔۔۔

اسکی نظر سوئے ہوئے شیر زمان کے چہرے پر پڑی تو پلٹنا بھول گئی۔۔۔۔۔ سوئے ہوئے وہ کتنا معصوم دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

اس کی بولتی ہوئی اوشن بلیو آئیز اس وقت بند تھیں کھڑی مغرور ناک چمک رہی تھی۔۔۔۔۔ عنابی لب باہم پیوست تھے۔ کتنا پرکشش اور جاذبیت نظر تھے اس کے نقوش، وہ اپنی قسمت پر رشک کرنے لگی۔۔۔۔۔ کتنا خوبو انسان اس کے نصیب میں آیا تھا۔ جو صرف اس کا تھا۔ اس کے ورزشی سفید رنگت کے بائیسپس دیکھ کر ہیر کی آنکھیں حیرت سے پھیلیں۔۔۔۔۔ اس نے انگلی لگا کر اسے دیکھا۔۔۔۔۔ واقعی یہ اصلی ہیں۔۔۔۔۔ اپنی اس حرکت پر وہ خود ہی مسکرانے لگی۔۔۔۔۔ سورج کی روشنی شیر زمان کی نیند میں بھی خلل ڈال رہی تھی شاید،،، جو اس نے روشنی سے بچنے کے لیے چہرہ دوسری طرف پھیر لیا۔

ہیر تھوڑا سا اٹھ کر شیر زمان کے آگے جھک گئی۔۔۔

اس طرح سورج کی روشنی شیر زمان کے چہرے پر پڑنے کی بجائے اب ہیر کی پشت پر پڑنے لگی۔۔۔۔۔

اسے اپنے قریب ہلچل محسوس ہوئی تو اپنی آنکھیں کھولیں۔۔۔۔۔

سامنے ہی ہیر اس پر سایہ کیئے ہوئے تھی ----
 اس کے سنہری کھلے بال اس پر سایہ فگن تھے ---- وہ اسے چمکتی آنکھوں سے نہار رہی تھی
 --- کتنا خوشنا منظر تھا جو نئی صبح میں اس نے سب سے پہلے دیکھا ----

"اب اس دھوپ کا ڈر نہیں"
 ان سایہ فگن گھنی پلکوں کے دلنشیں چھاؤں جو میسر ہو گئی - "وہ خمار آلود آواز میں کہتے
 ہوئے اسے کھینچ کر واپس اپنے اوپر گرا چکا تھا ---

وہ اس کے سینے پر تھوڑی جمائے اسے دیکھ رہی تھی ----
 رات کے گزرے مناظر آنکھوں کے پردوں پر لہرائے تو
 خفت سے گلابی چہرہ ایسے لگا کہ کسی نے اس پر سرخ روشنائی انڈیل دی ہو ---
 اسکی آنکھیں بھیگنے لگیں ---- شیر زمان کو لگا کہ وہ دنیا بھول گیا --- اُسے دیکھ کر وہ ساری دنیا
 بھول ہی تو جاتا تھا کیونکہ اُس کے معصوم سے محبوب کی ہر ادا ہی نرالی تھی - ابھی وہ اُس کے
 شرمائے لجائے ہوئے روپ کو آنکھوں کے راستے دل میں اتار رہا تھا ---
 کہ اسکی برستی ہوئی آنکھوں کو دیکھ کر پریشان ہوا ----

مائی لٹل وائفی کیا ہوا؟؟؟

"میں نہیں بولتی آپ سے"

کوئی ایسے بھی کرتا ہے "وہ نروٹھے انداز میں منہ پھلا کر بولی ----"

سب ہزبینڈ ایسے ہی کرتے ہیں -- میں نے تو آپ کو نرمی سے بالکل پھولوں کی طرح چھوا تھا"
-- اور سب سے پہلے تو ان آنکھوں سے آنسو صاف کریں تمہیں پتہ ہے نارونے سے میں نے
تمہیں منع کیا ہے ---- ان آنکھوں میں آنسو نہیں دیکھ سکتا ---- انہیں بس ہمیشہ خوشی سے
چمکتا دیکھنا چاہتا ہوں ----

وہ اس کے آنسو اپنی پوروں سے پونچھ کر بولا ----

ہیر تمہیں یاد ہے ایک بار جب تم نے بچپن میں جگنو پکڑنے کی ضد کی تھی ---- اور میں تمہیں "
وہ دیکھانے کے لیے لے کر گیا تھا ---- وہ اسے بچپن کا واقعہ یاد دلانے لگا ---- ہیر نے اس
کی بات سن کر دماغ پر زور ڈالا ----
"!!!! جگنو"

!!!! چلو نا ضامن"

باہر جا کر جگنوؤں کو دیکھتے ہیں "اس نے معصومانہ فرمائش کی -

"باہر بہت ٹھنڈ ہے مجھے نہیں جانا"

چلو!!! اس ٹھٹھرتی ہوئی سردی میں اس کی سرد ترین آواز ہیر کے کان میں سنائی دی اور وہ "اس کی کلائی سے کھینچ کر باہر لے گیا۔۔۔ آسمان پر جابجا ستارے پورے آب و تاب سے چمک رہے تھے۔۔۔ شیر زمان اسے اپنے ساتھ لان کے پچھلے حصے میں گھسیٹ لایا۔۔۔۔ جہاں رات کے اس پہر جھاڑیوں کے پیچھے ان گنت جگنوؤں کا بسیرا تھا۔

اس نے ہیر کی آنکھوں سے اپنے ہاتھ ہٹائے۔۔۔۔ ہیر کی آنکھیں کھلتے ہی جگمگانے لگیں۔ تاروں کی طرح جھلملاتے ہوئے جگنوؤں کو دیکھا جو اندھیرے میں دیئے کی مانند روشنی بکھیر رہے تھے۔

ہیر سامنے کا منظر دیکھ کر اپنی جگہ ساکت رہ گئی گہرے اندھیرے میں لاتعداد جگنو جگمگا رہے تھے بالکل ویسے جیسے کالی رات میں سیاہ آسمان پر ستارے چمک رہے تھے وہ بے یقینی سے سامنے دیکھنے لگی۔۔۔

چھو لو انہیں "شیر زمان کی آواز اسے قریب سے سنائی دی۔۔۔ وہ بھول چکی تھی کہ وہ اس "وقت شیر زمان کے ساتھ ہے۔۔۔ یاد تھا تو بس اتنا کہ وہ اپنا من پسند منظر دیکھ رہی ہے۔۔۔۔ ہیر کی نظریں تو ان جگمگ کرتے جگنوؤں کو دیکھ خوشی سے جھلملا رہی تھیں۔

اور وہ ان جگنوؤں سے پھوٹی ہوئی روشنی کو ہیر کی آنکھوں میں دیکھ رہا تھا۔ وہ اُس کے چہرہ کو دیکھ کر ہمیشہ کی طرح آج بھی دیکھتا ہی رہ گیا۔۔۔ ہیر کا معصوم چہرہ اُس کی جھیل سی گہری آنکھیں جو اس وقت جگنوؤں کی مانند چمک رہی تھی۔ آٹھ سالہ ہیر جس نے فراک پہنے ہوئے سنہری بالوں کی پونی ٹیل کیے سر پہ سردی کی وجہ سے سکاف لے رکھا تھا۔ شیر زمان نے کچھ جگنوؤں کو مٹھی میں قید کیے ہیر کے سکاف میں رکھا جن میں سے اس اندھیرے میں روشنی پھوٹ رہی تھی، ایسے جیسے جگنوؤں سے بھر دیا آنچل

اس وقت ہی میں نے دل میں ارادہ کیا تھا کہ تمہاری ان آنکھوں کو ہمیشہ یونہی چمکتا ہوا رکھوں " گا۔۔۔ چاہے اس کے لیے مجھے کچھ بھی کرنا پڑے۔۔۔ اس دن پہلی بار تمہارے لیے یہ دل دھڑکا تھا۔ اس نے ہیر کا نازک ہاتھ تھام کر اپنے دل کے مقام پر رکھا۔ تمہاری محبت خون بن کر میری رگ رگ میں دوڑتی ہے تم چاہو بھی تو اپنے لیے میری شدتوں، جنونیت اور عشق کی گہرائی کا اندازہ بھی نہیں لگا پاؤ گی " وہ فسوں خیز آواز میں اس کے کانوں میں رس گھول رہا تھا۔۔۔

ہیر نے اپنا ہاتھ اٹھا کر جھکی اور وہاں اپنے لب رکھ دیئے۔۔۔

وہ اپنی لٹل وانٹی کی اس ادا پر نثار ہوتے ہوئے مسکرا کر اسے اپنی بانہوں میں بھر لیا۔۔۔

ہیر بس اتنا یاد رکھنا اگر تمہیں کبھی کچھ ہونا تو قسم ہے۔ یہ شیر زمان اپنی جان دے کر تمہیں "

"خدا سے واپس مانگ لائے گا

اسکے لہجے میں چھلکتا جنون دیکھ ہیر کی سانس ساکن ہوئیں ----

"لٹل وائفی!!!!!! تمہیں تو بخار ہے"

اس نے ہیر کے تمازت زدہ گرم وجود کو محسوس کیا تو پریشانی سے استفسار کیا۔

باہر ٹھنڈ میں گئی تھی یہ تو ہونا تھا۔۔۔۔

"چلو ہاٹ باتھ لو پھر میں تمہیں میڈیسن دیتا ہوں"

وہ بستر میں سے اٹھ کر بولا۔۔۔

ہیر نے اپنی حالت کے پیش نظر کمفرٹر گردن تک اوڑھ لیا۔۔۔۔ اب اس طرح وہ کیسے کمفرٹر سے

باہر نکلتی اسکے سامنے۔۔۔۔

"O come on "

آؤ نا۔۔۔ کیا سوچ رہی ہو؟؟؟

آپ باہر جائیں نا۔۔۔۔

وہ مہمنا تے ہوئے بولی۔۔۔

اوہ ---- اچھا ---- وہ یاد آنے پر اپنے بالوں میں انگلیاں پھیر کر مسکرا دیا ---- "

ویسے یہ چھپنے چھپانے والا سین گزر گیا کل رات اب کوئی فائدہ نہیں " وہ ذومعنی انداز میں کہتے " ہوئے اسے ایک بار پھر کپکپانے پر مجبور کر گیا ----

اس سے پہلے کہ وہ روہانسی ہو کر رو دیتی ----

شیر زمان نے اسے کمفرٹر سمیت بانہوں میں بھرا اور واش روم کی طرف چل دیا ----

تم یہاں شاور لو - میرے دوسرے روم کے واش روم میں "

چلا جاتا ہوں - پھر بریک فاسٹ کر کہ میڈیسن لینا ----

ہیر نے اسکی بات پر اثبات میں سر ہلایا ----

وہ کچن میں تھا کہ پیچھے سے ہیر کے قدموں کی چاپ سنائی دی ---- اس نے مڑ کر دیکھا وہ جینز

اور ہائی نیک پہنے بالکل گریٹا دکھائی دے رہی تھی ---- سوسوسو کرتی سرخ ناک لیے نظریں

جھکائے کھڑی تھی ----

شیر زمان نے اسے وہیں کھڑے دیکھا تو اس کی جھجھک محسوس کیے خودی اس کے قریب آیا اور

اسے اٹھا کر کچن میں موجود شیلف پر بیٹھا دیا ----

بھوک لگی ہے؟؟؟ "

ہیر نے اسکے سوال پر اثبات میں سر ہلایا۔

ابھی ایک بوائے ہو رہے ہیں۔ اور کافی بیٹ کر رہا ہوں۔ سلاؤں ٹوسٹر میں ہیں۔"

"پانچ منٹ بس

مجھے زیادہ بھوک لگی ہے" وہ اپنے گیلے بالوں کو کان کے پیچھے اڑستی ہوئی بولی۔"

شیر زمان نے فریج کھولی۔۔۔

ہیر کی نظر سامنے رکھے پائن اپیل کے ٹن پر پڑی۔۔۔۔

پائن اپیل "اس نے خوشی سے چمک کر کہا۔۔۔"

وہ ٹن نکال کر اسکی طرف آیا اسے کھول کر فورک میں ایک پائن اپیل کا پیس پھنسا یا اور فورک اسکے منہ کہ طرف بڑھایا۔۔۔۔

ہیر نے جیسے ہی کھانے کے لیے منہ کھولا۔۔۔

شیر زمان نے اپنا منہ بھی قریب کرتے ہوئے فورک دور پھینکا اب پائن اپیل کا آدھا پیس ہیر کے منہ میں تھا اور آدھا شیر زمان کے منہ میں۔۔۔۔

ہیر نے چہرہ پیچھے کھینچنا چاہا مگر شیر زمان نے اس کی گردن میں ہاتھ ڈالے اسے ایسا کرنے سے روک دیا۔۔۔۔

اس نے وہ آدھا پیس ڈر کے مارے ثابت ہی گلے سے نگل لیا۔۔۔۔ جبکہ شیر زمان کی نظروں میں چھپے ہوئے مفہوم کو جان کر وہ شرم سے دوہری ہونے لگی۔۔۔۔۔

اس کی اوشن بلیو آئیز میں شوریدہ جذبات کا ٹھاٹھیں مارتا ہوا سمندر آباد تھا۔۔۔ وہ کہاں ان پر بندھ باندھ سکتی تھی۔۔۔ شیر زمان نے عمل پیرا ہونے کا سوچا اور ہیر کو شلیف پر جھکا کر اسے کے کپکپاتے ہوئے ہونٹوں پر اپنی محبت کی شدتوں کی کہانی رقم کر دی۔۔۔۔

ٹوسٹر سے ٹوسٹ جلنے کی سمیل سے شیر زمان نے اسے چھوڑ کر پیچھے دیکھا۔۔۔ مگر تب تک ٹوسٹ جل چکا تھا۔۔۔ اس نے دوبارہ سے نئی بریڈ ٹوسٹر میں ڈالی۔۔۔۔

دونوں نے ملکر ناشتہ کیا۔۔۔ ہیر کو میڈیسن کھلائی۔۔۔۔ شیر زمان نے اسے قدم بھی زمین پر نا رکھنے دیا۔۔۔ آج سارا دن انہوں نے ایک ساتھ ایک دوسرے کی قربت میں گزارا۔۔۔ سارے دن شیر زمان نے اسے اپنی ہتھیلی کا چھالہ بنائے رکھا۔۔۔



شاہ من "!ضامن جو ابھی واپس لوٹا تھا اس نے اسے آواز دے کر روکنا چاہا مگر وہ اپنے حواس" کھو بیٹھا تھا اسے کچھ سنائی نہیں دے رہا تھا۔

شاہ من "!ضامن نے اسکی کلائی تھام لی وہ ابھی تک کہیں کھویا ہوا تھا۔"

"شاہ من---کیا ہوا ہے؟ سب ٹھیک تو ہے؟"

وہ --- وہ --- "اسکے منہ سے الفاظ نکل نہیں پا رہے تھے۔"

"!...کیا ہوا ہے بولو نا"

ب--- بھیا وہ پایا "!اسکا سانس رکنے لگا۔۔۔آواز اسکی گلے میں رہ گئی۔ ضامن اسکی یہ حالت "دیکھ کر گھبرا گیا۔

بتاؤ مجھے --- کیا ہوا ہے انہیں؟ "ضامن خود بھی ابھی اس کے جواب کیلئے تیار نہیں تھا۔ وہ "ڈوبتے ہوئے دل سے شاہ من کے چہرے کو دیکھنے لگا۔

--- شاہ من کی آنکھیں سُرخ ہو رہی تھیں اُس کی آنکھوں سے آنسو رواں تھے اور زبان تو ایسے مانو نہ بولنے کی قسم کھالی ہو کہ یہاں کچھ کہا نہیں اور وہیں سب ختم۔۔۔۔۔

بولو بھی شاہ من کیا ہوا ہے؟ "ضامن نے اب کی بار گھبرا کے پوچھا کیونکہ وہ اسکی حالت دیکھ کر سمجھ چکا تھا کہ بات کوئی چھوٹی موٹی نہیں ہے۔۔۔۔۔

ضامن بھائی! پایا کو ہارٹ اٹیک ہوا ہے اور انہیں آفس کے ورکرز ہاسپٹل میں لے کر گئے ہیں - "اس نے روتے ہوئے ضامن کی طرف دیکھ کر کہا۔۔۔۔۔ جو شاید خبر سنتے ہی سکتا میں چلا گیا تھا۔۔۔۔۔

"شاہ من بہادر بنو۔ ابھی تو تمہیں بڑی ماما کو بھی سہارا دینا ہوگا۔۔۔ کچھ نہیں ہوگا اُنہیں۔"

ضامن نے شاہ من کی طرف دیکھا اور بولا۔۔۔

سر آپ ایک منٹ رکئیے اور حوصلہ رکھیں میں ابھی آپ کی بات ڈاکٹر ذوالفقار سے کرواتی ہوں۔" یہ انہیں کاکیں ہے۔ "ریسیپشن پر بیٹھی لڑکی نے کہا اور فون پر بات کرنے کے بعد ضامن اور شاہ من کو آئی سی یو کی طرف اشارہ کر دیا وہ دونوں اس طرف بھاگے اور انتظار کرنے لگے دونوں کے لیے یہ انتظار کسی عذاب سے کم نہ تھا شاہ من پریشانی کے عالم میں ٹہل رہا تھا۔ اسکا دل بیٹھا جا رہا تھا۔ اور اسکے ساتھ کھڑا ضامن خود بھی زیگن کی حالت جاننے کیلئے منتظر کھڑا تھا۔ ---

گھر میں بھی اطلاع مل چکی تھی --- زمارے تو ہاسپٹل میں ہی موجود تھا --- گھر سے برہرہ آر
 ذوناش بھی آچکی تھیں --- زریار بھی یہ خبر سنتے آفس سے سیدھا میس آیا ---
 ماما! آپ پلیز پاپا کیلئے دعا کریں نا! کہ انہیں کچھ نہ ہو "شاہ من نے ذوناش سے کہا"
 میری ہر دعا انکے ساتھ ہے۔ اسلئے اچھے کی امید رکھو۔ "وہ اب اسے کیسے بتاتی کہ زیگن ہی تو"
 خود اسکی زندگی کا سب سے لازم و اہم جزو ہے۔ اسکی بے قرار دھڑکنوں کا سکون ہے وہ ---
 اس وقت وہ خود ایک کرب سے گزر رہی تھی۔ وہ خود اسکی
 زندگی کیلئے دعا کر رہی تھی۔ وہ کیسے نہ کرتی اسکے لیے دعائیں؟۔ وہ کیسے نارب سے اسکی زندگی
 مانگتی؟ اسکی زندگی کے نظر آتے اندھیروں ہی میں تو ذوناش کے دل کی دھڑکن قید تھی۔ ذوناش
 نے اپنی آنکھوں کے کناروں سے بہتے ہوئے اشکوں کو بہنے کی اجازت دے دی جس پر وہ کب
 سے بندھ باندھے بیٹھی تھی۔
 اسکو وہ لمحات وہ باتیں یاد آنے لگیں۔۔۔ جو ذوناش کی زندگی کا حاصل تھیں۔۔۔ اس نے کرب
 سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔۔۔
 آدھے گھنٹے بعد ڈاکٹر زائی سی یو سے نکل کر باہر کی جانب کو آئے۔ شاہ من اور ضامن فوراً ڈاکٹر
 کی طرف بڑھے۔۔۔
 آپ پشنت کے کیا ہیں؟ "ڈاکٹر نے آتے ہی کہا۔"

جی میں ان کا بیٹا ہوں۔ کہاں ہیں پایا؟ کیسی کنڈیشن ہے ان کی؟ وہ ٹھیک تو ہیں نا؟ "شاہ" من نے کئی سوال ایک ہی سانس میں کر ڈالے۔ ڈاکٹر نے سر جھکا کر ایک طویل سانس اندر کھینچا اور شاہ من کے کندھے کو تھپک کر اسے حوصلہ دیا۔۔۔ شاہ من کو اب اپنی زندگی ختم ہوتی محسوس ہوئی۔ اسکے ارد گرد ہر شے اسے گھومتی ہوئی محسوس ہونے لگی۔ وہ اسوقت اپنے پایا کے لیے کوئی بھی انتہائی خبر سننے سمجھنے اور سوچنے کا متحمل نہیں تھا۔۔۔۔

اللہ تعالیٰ نے آپ کی دعائیں سن لیں اب وہ خطرے سے باہر ہیں، "وہ اس کا شانہ تھپتھپا کر" کر اپنے ماہرانہ پیشہ ورانہ انداز میں کہتے ہوئے آگے بڑھ گئے۔۔۔

شام تک زیگن کو ہوش آچکا تھا سب نے اس کے پاس جا کر ان کا حال دریافت کیا۔۔۔۔ ڈاکٹر نے انہیں ایک رات ہاسپٹل میں رکنے کا مشورہ دیا۔۔۔

ضامن نے سب کو گھر بھیج دیا اور خود ان کے پاس رک گیا۔۔۔۔

بڑے پایا آپ کو کوئی پریشانی ہے تو مجھے بتا سکتے ہیں۔۔ کیا ہوا جو شیر زمان یہاں نہیں"۔۔۔

میں بھی تو آپ کے بیٹے جیسا ہوں۔ میں جانتا ہوں شاہ من تھوڑا کمزور دل کا مالک ہے۔۔۔

مگر میں تو یہاں ہوں۔۔۔ یہ ہم دونوں میں سیکرٹ رہے گا۔۔۔

زیگن نے کے چہرے پر پریشان کن تاثرات ابھرے۔۔۔۔

ضامن میں جو بھی تمہیں بتاؤں گا اسے صبر و تحمل سے سننا اور برداشت کرنا۔ جلد بازی میں " کوئی بھی غلط فیصلہ نہیں لینا ----

بڑے پاپا ---- پلیز صاف صاف بتادیں کیا بات ہے۔ میں کچھ نہیں کروں گا۔ پرامس ---- " عیش نے ہماری کمپنی سے اپنی کمپنی کو مرج کیا تھا ---- مگر اب اس نے دھوکے بازی سے " میری کمپنی کو بھی ٹیک اور کر لیا ہے ----

یہ آپ کیا کہہ رہے ہیں ؟؟؟ وہ حیرت زدہ رہ گیا ----

یہی سچ ہے۔ تم میرے بیٹے ہو اور تمہارے لحاظ سے وہ بھی میری بیٹی کی طرح ہے۔ اگر وہ مجھ " سے میری کمپنی مانگتی تو میں خوشی خوشی سب اسے دے دیتا مگر اس نے میرے ساتھ دھوکا کیا ہے ----

زیگن کو آج صبح کی اپنی اور عیش کے درمیان ہوئی گفتگو یاد آئی تو اس کے لبوں پر تلخ مسکراہٹ پھیل گئی ----

آپ جانتے ہیں میں کون ہوں ؟؟؟ وہ طنزیہ انداز میں بولی -

زیگن نے حیران کن نظروں سے اسے دیکھا ----

میں فرحین شاہ کی بیٹی ہوں ---- عیش ڈار ----

وہی فرحین شاہ جسے تم نے جیل کی سلاخوں کے پیچھے بھیجا تھا۔۔۔ میرے پاپا نے انہیں وہاں سے نکال کر زندگی کی طرف لانے کی بہت کوشش کی مگر وہ آپ کی بے وفائی کو دل سے لگائے مجھے پیدا کرتے ہی اس دنیا سے چلی گئی۔۔۔۔ آپ نے میری ماں کی زندگی برباد کر دی تھی۔۔۔ اب میں آپ کا سب کچھ چھین کر آپ کی بھی زندگی برباد کر دوں گی۔۔۔۔۔۔

اس کے کہے گئے جملے ابھی بھی زیگن کو اپنے کانوں میں سنائی دے رہے تھے۔۔۔۔

"ضامن عیش فرحین کی بیٹی ہے

بڑے پیپا کون فرحین؟؟؟ اسنے اچنبھے سے پوچھا۔"

زیگن نے اسے شروع سے سب بات بتائی کہ کیسے اسکی یادداشت چلی گئی تھی اور فرحین اسے اپنے ساتھ لے گئی اور اس نے کیسے ذوناش کو مارنا چاہا تھا۔۔۔۔

ضامن نے ساری سچائی سن کر اپنی مٹھیاں بھیچ لیں۔۔ اسے اپنے ضبط کی طنابیں ٹوٹی ہوئی محسوس ہوئی۔۔۔۔

وہ تیز قدموں سے باہر نکلا۔۔۔

"ضامن رک جاؤ کچھ غلط مت کرنا"

زیگن نے پیچھے سے آواز لگائی --- مگر وہ ان سنی کرتے ہوئے باہر نکل گیا ---



آیت منہ کھولو شاباش "جنت سونے سے پہلے روزانہ آیت کو کچھ نا کچھ کھلا دیتی تاکہ وہ ساری" رات آرام سے سو جائے۔۔۔ ابھی ابھی وہ اس کے لیے پوڈنگ بنا کر لائی تھی۔۔۔ آیت نے غصے میں آکر ہاتھ مارا اور پڈنگ والا باؤل جنت کے ہاتھ سے نکل کر زمین پر گرا۔۔۔۔۔ آیت!!!! "جنت نے ایک زوردار تھپڑ آیت کے پھولے ہوئے گالوں پر مارا۔۔۔۔۔" آیت زور زور سے رونے لگیں۔۔۔

جنت کیا کرتی ہو؟؟؟؟

بچی ہے۔۔۔ اس کا دل نہیں کر رہا تھا کھانے کو تو زبردستی نہیں کیا کرو۔" میں جانتا ہوں تمہیں مجھ پر غصہ ہے مگر اس معصوم کا کیا قصور؟؟؟؟" زیان نے آیت کو گود میں لیا۔۔۔

بس۔۔۔ میری جان چپ کر جائے۔۔۔ وہ اسے پیار سے بہلانے لگا۔۔۔۔۔" جنت غصے میں اٹھی اور باہر نکل گئی۔۔۔ کچھ دیر بعد غصہ ٹھنڈا ہوا تو واپس آکر ساری صفائی کی

! چلو ہنس دو

کسی دل کو پکڑ لینا کہاں آزاد کرنا ہے -

چلو یونہی سہی، کرچلو، اگر برباد کرنا ہے۔

!!!!! پرنڈوں کو بھی اگر قید کر کہ اکثر چھوڑ دیتے ہیں۔۔۔۔

کسی کو مارنے سے قبل کیا دل توڑ دیتے ہیں؟؟؟

چلو تم روٹھنا چھوڑ دو۔۔

وگرنہ جانتے ہو تم ۔

مجھے مرنا بھی آتا ہے۔

مجھے غم اس طرح نادو۔

کہ اپنے آپ مر جاؤں

سمیٹے دھوپ کو اپنی

میں سائے میں اتر جاؤں

!!!! ہواؤں میں بکھر جاؤں

تمہیں معلوم ہے - مجبوریاں اک چیز ہوتیں ہیں۔

سنا ہے کہ --- اتنی دوریاں --- اک دن ----

چلو چھوڑو کہ ہم آخری کام کرتے ہیں۔

بجائے آنسوؤں کے اب ہنسی انجام کرتے ہیں۔

!!! چلو ہنس دو ---

میرے بہتے ہوئے آنسو

تمہارے پاؤں پڑتے ہیں۔

!!!.. چلو ہنس دو

!!! چلو ہنس دو ----"

جنت "اکسی سوچ میں گم بیٹھے زیان کے نے ترچھے رخ پر بیٹھتے، اس کے کندھے پر ہاتھ رکھ کر اسے پکارا تھا۔ اور دھیمے لہجے میں اپنے دل کی بات کو لفظوں کے پیراہن میں ڈھالا --- اس کے لہجے کی نرمی پر جنت نے مڑ کر دیکھا --- زیان نے یکدم اس کے کندھے سے ماتھا ٹکاتے ہوئے رو دیا تھا۔ کندھوں پر پھیلا جنت کا دوپٹہ پل بھر میں ہی اس کے آنسوؤں سے تر ہوا تھا۔

Visit For More Novels : www.urdunovelbank.com Page 775
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://www.whatsapp.com/channel/00291a3061756508)

زیان نے اسکے گلابی ہونٹوں کو دیکھا جو آپس میں پیوست تھے ۔

اس نے جنت کو حصار میں لیتے ہوئے ان گلابی لبوں پر اپنی محبت کی مہر ثبت کردی ----



وقت پر لگا کر اڑتا چلا گیا۔۔

گزرتا ہوا ہر دن زندگی کی کتاب سے کسی بوسیدہ ورق کی طرح پھٹتا چلا گیا اور سب کی زندگیوں میں نئی تاریخیں رقم کرتا چلا گیا۔۔۔ چار سال بعد آج ایک نیا دن طلوع ہوا۔۔۔ جو نئے دن میں نئی تاریخ رقم کرنے جا رہا تھا۔

سورج کی سنہری کرنیں آسمان پہ جلوہ افروز ہوئے ہر سو اپنی روشنی بکھیر رہی تھیں۔ جوں جوں وہ سب اپنی منزل کے قریب پہنچ رہے تھے رگوں میں دوڑتے خون کی گردش میں تیزی آرہی تھی ائیر پورٹ پر انہیں کوئی لینے نہیں آنے والا تھا کیونکہ انہوں نے کسی کو اطلاع جو نہیں کی۔ ان، کا ارادہ سب کو سرپرائز دینے کا تھا

جونہی انہوں نے پاکستان کی سر زمین پر قدم رکھے مسرور چہروں سے ایک دوسرے کی جانب دیکھا ۔

"یہ آپ کیا مجھے نمونہ بنا کر یہاں لے آئے سب ہنسیں گے مجھ پر"

اس نے ہیر پر تفصیلی نگاہ ڈالی جس نے سیاہ عبایا پہنے سر پر حجاب گول گھما کر لے رکھا تھا۔
عبائے کے نیچے بلاشبہ جینز اور شرٹ کے ساتھ جوگرز تھے۔ مگر بظاہر دیکھنے والوں کو عبائے
کے نیچے جوگرز ہی دکھائی دے رہے تھے۔۔۔۔

جو بھی ڈریسنگ شیر زنان کی بیوی کرے گی وہ فیشن ٹرینڈ بن جائے گا۔ "اسکی گھمبیر آواز سن"
کر ہیر نے مقابل موجود شیر زنان پر اچھٹی ہوئی نظر ڈالی۔۔۔

جو سیاہ جینز سیاہ شرٹ اور سیاہ لیڈر جیکٹ پہنے اپنی دراز قامت اور سحر انگیز شخصیت سمیت
پورے طمطراق سے اپنی اوشن بلیو آئیز لیے ادھر ادھر دیکھ رہا تھا۔۔
"آپ گلاسز لگائیں اپنی آنکھوں پر۔۔۔ میں نہیں چاہتی یہ آنکھیں میرے علاوہ کسی کو دیکھیں"
وہ مغرورانہ انداز میں بولی۔۔۔ یہ غرور اسے شیر زنان کی محبت کا ہی عطا کردہ تھا۔
میرے شیروں!!!!!! زرا دھیان سے "شیر زنان کی متفکر آواز سن کر تینوں نے ایک ساتھ مڑ کر"
پیچھے اپنے ڈیڈ شیر زنان کی طرف دیکھا۔۔۔۔
"ڈیڈ ٹینشن ناٹ"

"شیروں کے راستے میں آنے کی جرات کسی کی نہیں"

ان تینوں نے بیک وقت ایک آواز میں کہا۔۔۔۔

شیر زمان کے گال کا ڈمپل گہرا ہوا ان تینوں کے نڈر انداز پر ---- یہی تو وہ چاہتا تھا کہ اس کے تینوں بیٹے بھی اس کی طرح نڈر اور بہادر ہوں -

زمان جی یہ بالکل ٹھیک نہیں --- بہت زبان چلنے لگی ہے ان تینوں کی --- میں کہہ رہی "

" ہوں میں انکی پٹائی کردوں گی

مائی لٹل وائفی !!! اس حالت میں غصہ کرنا ٹھیک نہیں --- چلیں یا ایئر پورٹ زیادہ پسند آگیا"

؟؟؟

ہیر ناک سکوڑتے ہوئے شیر زمان کے پیچھے پیچھے چلنے لگی ----

اور وہ تینوں شیر زمان کے ڈک ٹوکاپی بالکل اسی طرح کی ڈریسنگ کیے بلیک کلر کی جینز اور چھوٹی چھوٹی لیڈر جیکٹس میں ملبوس اسی کی طرح اکڑ کر چل رہے تھے ---

شیر زمان اور ہیر کے ایک ساتھ پیدا ہونے والے تین سالہ ٹریپلٹ بے بیز تھے -

ہیر آگے آؤ میرے پیچھے کیوں چل رہی ہو ؟"

شیر زمان نے گردن ترچھی کیے اسے کہا -

جہاں جہاں آپ قدم رکھتے ہیں - میں آپ کے قدموں کے نشان پر اپنے قدم رکھ کر چلتی ہوں "

!!! زمان جی

حلق خشک ہونے لگا۔۔۔ زبان تالو سے چپک گئی۔۔۔ گلے سے آواز نکلنے سے انکاری تھی
 ۔۔۔۔ بس گھٹی گھٹی آواز نکل رہی تھی۔ وہ نفی میں سر ہلانے لگی۔۔۔۔۔ چہرہ ضبط کی وجہ سے
 خون چھلکانے لگا۔۔۔ جیسے جسم کا سارا خون چہرے پر سمٹ آیا تھا۔۔۔۔۔

ضامن نے جھٹکے سے اسے چھوڑا۔۔۔۔۔

وہ ضامن کے چھوڑتے ہی اپنے سینے پر ہاتھ رکھے لمبی لمبی سانسیں اپنے اندر کھینچنے لگی
 ۔۔۔۔ اور اپنی رکی ہوئی سانسوں کو بحال کرنے لگی۔۔۔۔۔

ایسا لگ رہا تھا اگر وہ کچھ دیر کے لیے اور اس کا گلہ دباتا تو اس کی جان نکل جانی تھی۔۔۔۔۔
 چاہتا تو تمہاری جان لے لیتا مگر،،، تمہاری یہ سزا بہت کم ہے، زندہ رہ کر تڑپو تنہا یہی سزا ہے "
 تمہاری

عیش نے گہری سانس لیتے ہوئے اس کی طرف تیکھی نگاہوں سے دیکھا۔

میری تم سے کوئی دشمنی نہیں۔۔۔۔۔"

اس سب میں میں صرف زیگن خان سے بدلہ لینا چاہتی تھی۔۔۔ میرا شکار اس کے بیٹے تھے
 ۔۔۔۔ بڑا تو ضرورت سے زیادہ ہوشیار تھا۔ اس پر ہاتھ ڈالنے سے پہلے سو بار سوچنا پڑا۔۔۔۔۔ اور

چھوٹے کی واپسی کا انتظار کرنا بہت مشکل تھا۔۔۔۔۔ اسی لیے اس گھر میں گھس کر ان سب کا
اعتماد جیتنے کے لیے مجھے تمہارا سہارا لینا پڑا۔۔۔۔۔ مانتی ہوں اس شطرنج کے کھیل میں آگے بڑھنے
کے لیے تمہیں پیادے کے طور پر استعمال کیا۔۔۔۔۔ مگر کب یہ عیش ڈار تمہیں اپنا دل دے
بیٹھی۔۔۔۔۔ مجھے خود بھی خبر نہیں ہوئی۔۔۔۔۔ میں صرف تمہاری ہوں ضامن۔۔۔۔۔ اور تم میرے

سچ کہا ہے کسی نے غیروں سے نہیں اپنوں سے ڈرو۔۔۔۔۔"

،،، غیر تو کھلم کھلا دشمنی نبھاتے ہیں۔ مگر اپنے اپنا بن کے کب پیٹھ میں وار کیے آپکا اعتماد توڑ کر
،آپ کو منہ کے بل گرا دیں،،، کچھ خبر نہیں
وہ زہریلی مسکراہٹ لبوں پر سجائے بولا۔
ضامن تم میرے ساتھ ایسا مت کرو "وہ التجائیہ انداز میں بولی۔۔۔۔۔"

کسی کے اعتماد کو توڑ کر اسکے سچے پیار کو پیروں تلے روند کر تمہیں وقتی تسکین ضرور مل جائے گی
۔۔۔۔۔ مگر یہ بات یاد رکھنا۔۔۔۔۔ تا عمر روح کے سکون کو تڑپو گی تم۔۔۔۔۔ "وہ تلخی سے گویا ہوا۔

"ایسا کبھی سوچنا بھی مت"

آئی بات سمجھ میں؟؟؟"

سرُو۔۔۔۔ اکیلی۔۔۔۔ وہ اسے تنفر زدہ نظروں سے دیکھ کر لمبے لمبے ڈگ بھرتا ہے باہر نکل گیا۔۔۔۔

عیش شکست خوردہ ہو کر تہی داماں وہیں چئیر پر ڈھ سے گئی۔۔۔۔

وہ یاد کرتے ہوئے اس کی آنکھیں بھینگے لگیں۔۔۔۔

اس نے کرب سے آنکھیں میچ لیں۔۔۔۔

مما!!!۔۔۔ اس کی پیاری سے آواز عیش کے کانوں میں سنائی دی تو اس نے آنکھیں کھول کر

ماضی کی یادوں سے پیچھا چھڑوایا۔۔۔۔

"ادھر آؤ مومن۔۔۔ یہ دیکھو تمہارے لیے نوڈلز بنوائے ہیں"

مما مجھے نوڈلز نہیں چاہیے میں نے نگلُس کھانے ہیں "وہ منہ پھلا کر بولا۔۔۔"



پیشنت کی طبیعت بگڑ رہی ہے۔۔ آپ جلد از جلد 'بلڈ' اریج کریں۔۔ مزید تاخیر ماں اور بچے دونوں کی جان کو خطرے میں ڈال سکتی ہے۔۔

کیا بچہ؟؟؟ اس نے حیرت اور پریشانی کی ملی جلی کیفیت میں اپنی پیشانی رگڑی۔۔۔۔۔

"کچھ دیر کے توقف کے بعد بولا۔۔۔۔۔

"سسر پلینز آپ انہیں بلڈ لگائیں۔ میں سارے ڈیویز ادا کر دوں گا۔۔۔۔۔

"جی ٹھیک ہے"

سسر نے پیشہ ورانہ انداز میں کہا۔۔۔۔۔

آئی سو سوری سر مگر۔۔ اونیگیٹو گروپ بہت کم میسر ہوتا ہے۔۔ ہمارے ہاسپٹل میں بھی

اویبل نہیں، اسی لیے آپ کو خود اریج کرنا ہو گا۔۔ جلد پلینز۔۔۔۔۔ "سسر نرم لہجے میں کہتے ہوئی

چلی گئی تو ضامن نے بلڈ کا اریج کیا۔۔۔ کچھ گھنٹوں بعد جب ڈاکٹر باہر آئیں تو انہوں نے بتایا کہ

اسے بیٹا ہوا ہے۔۔۔۔۔

پیشنت کی طبیعت اب پہلے سے بہتر ہے۔۔۔ مگر ابھی پوری طرح سے ٹھیک نہیں۔۔۔۔۔ آپ

کو ان کا زیادہ سے زیادہ خیال رکھنا ہو گا۔۔۔۔۔ سسر نے پیشہ ورانہ انداز میں کہا۔۔۔۔۔

وہ وقت غروب آفتاب کا تھا۔۔ سورج ہر دن کی طرح اس وقت بھی ہر سو پھیلی سُنہری کرنوں کو

اپنے پروں میں سمیٹے منزل کی طرف رواں دواں تھا۔۔ ڈوبتے ہوئے سورج کا یہ منظر جہاں ایک

انہوں نے حویلی میں قدم رکھا۔۔۔ تو سب لوگ ویکینڈ ہونے کے باعث گھر میں موجود تھے۔۔۔۔
 انہیں اچانک سامنے دیکھ کر پہلے تو سب حیرت زدہ رہ گئے پھر خوشی کی لہر پورے گھر میں دوڑ گئی
 اتنے سالوں بعد انہیں سامنے دیکھ کر۔۔۔ گھر میں ہلچل مچ گئی۔۔۔ سب ایک دوسرے سے
 خوشی سے ملے۔۔۔۔

ذوناش اور زیگن کی آنکھیں نم تھیں اپنے بیٹے کو دیکھ کر وہ آج بھی اپنے پورے جاہ و جلال سے
 انکے سامنے کھڑا تھا پورے خاندان میں اسکے جیسا کوئی نا تھا۔۔۔ ذوناش نے آنکھوں ہی آنکھوں
 میں اس کی نظر اتار ڈالی۔۔۔۔

کیسے ہو بیسٹ بڈی؟ ضامن نے آگے بڑھ کر شیر زمان کے گلے لگتے ہوئے کہا۔۔۔۔
 پرفیکٹ۔ تم سناؤ؟؟؟ فیملی کدھر ہے؟؟؟ شیر زمان نے نظریں گھما کر دیکھا جب کسی کو نا پایا
 تو سوال پوچھا۔۔۔۔

وہ اپنے دوسرے گھر ہے۔ شام تک آجائے گی "زیگن نے اسے جواب دیا۔۔۔۔"
 ضامن نے حیران کن نظروں سے زیگن کو دیکھا۔۔۔ جنہوں نے اسے آنکھوں ہی آنکھوں میں
 چپ رہنے کا اشارہ کیا۔

پھر زیان شیر زمان کے گلے لگا تو ہلکے پھلکے انداز میں رسمی سلام دعا ہوئی۔۔۔

تھیں۔۔۔۔۔ چرس، گانجا، افیم کے پیکٹ اور ہتھیار جا بجا بکھرے پڑے تھے۔۔۔۔۔ کچھ لوگ ہاتھ پر ہارڈ ڈالے اسے ناک کے قریب کیے سونگھ رہے تھے۔۔۔۔۔ بار کے نزدیک میز اور چند کرسیاں اس کے ارد گرد رکھی ہوئی تھیں۔ کرسیوں پہ دو دراز قد آدمی بیٹھے تاش کھیلنے کا کام سرانجام دے رہے تھے۔۔۔۔۔ کچھ لوگ سیگریٹ میں پاؤڈر بھرے انہیں ساتھ ساتھ منہ میں دبائے ہوئے تھے۔ سیگریٹ کا دھواں وہاں کے ماحول کو بدبو دار بنائے ہوا تھا۔

بیسمنٹ کے عین وسط میں وہ دیو ہیکل وجود جو سیاہ فام کی طرح دکھائی دیتا سیاہ لباس میں موجود گلے میں سونے کی چین ڈالے منہ میں سگار دبائے۔۔۔۔۔ دھوئیں کے گول گول مرغولے ہوا میں چھوڑ رہا تھا جس کی کلائی پر سکارپین کنگ کا نشان تھا۔۔۔۔۔ وہی نشان اس کے ہر آدمی کی کلائی پر بھی موجود ہوتا۔۔۔۔۔ دفعتاً دروازے کی اینٹرینس سے کوئی اندر آیا۔۔۔۔۔

"باس... وہ آگیا۔۔۔۔۔"

"جس کا ہمیں انتظار تھا"

اور خاص کر مجھے۔۔۔۔۔ میرے ساتھ اس نے جو کیا تھا اب وقت آگیا ہے اس سے اپنا بدلہ " چکانے کا۔ عمر آفندی اپنی ایک بند آنکھ پر ہاتھ رکھ کر بولا جہاں ابھی بھی کالی پٹی بندھی تھی۔ وہ ایک آنکھ سے نابینا ہو چکا تھا۔

اس سے بدلہ لینے کا وقت آن پہنچا ہے "وہ تمسخرانہ انداز میں بولا۔۔۔۔۔"

باس یہی ہے وہ مخبر جو ہماری خبریں پولیس کو دیتا تھا۔۔۔۔۔ سکاہین کنگ کے ایک خاص " آدمی نے اس لڑکے کو کنگ کے پاؤں میں پھینکتے ہوئے کہا۔۔۔۔۔
 بند کرو یہ سب "سکاہین کنگ کی سرسراہتی ہوئی آواز گونجی۔۔۔۔۔"
 ماحول میں یکدم خاموشی چھا گئی۔۔۔۔۔ میوزک بھی بند ہو گیا اور لوگوں کی چلتی ہوئی سانسیں بھی ساکت رہ گئیں۔۔۔۔۔
 وہ لڑکا بھی بے دم ہو کر فرش پہ گرا پڑا تھا۔۔۔۔۔
 وہاں موجود سب کی نظریں اس لڑکے کے وجود پر ٹکیں ہوئیں تھیں۔۔۔۔۔ نجانے کنگ اسے کیا سزا دینے والا تھا۔۔۔۔۔

کنگ نے اس لڑکے کو خون آشام نگاہوں سے گھورا۔
 کنگ نے اس لڑکے کے سینے پر زوردار لات ماری۔۔۔۔۔ وہ تڑپ کر رہ گیا۔۔۔۔۔
 کنگ آنکھوں میں ایک عجیب سی چمک لیے مکروہ قہقہہ لگا کر ہنس دیا۔۔۔۔۔

جبکہ وہ لڑکا درد کی شدت سے اپنے سینے پر ہاتھ رکھے درد سے کراہ رہا تھا۔۔۔۔۔

وہاں موجود سب لوگ دوسرے کو دیکھتے خباثت سے مسکرا دیئے -----

عمر آفندی جو سکا پین کنگ کا خاص آدمی تھا گھسیٹ کر میز کے پاس رکھی ایک کرسی اٹھالایا اور کنگ کے سامنے رکھے بیٹھ گیا ----

اس نے ہمارا بہت سا مال پکڑوایا تھا۔ ہمارے بہت سے لوگوں کی جان لی --- "کنگ"

پوری شان سے ایک ٹانگ دوسری ٹانگ پہ رکھے صوفے پر براجمان تھا ---

کنگ کی ڈکشنری میں دھوکا دینے والوں کا انجام بہت برا ہے ---- "اس کی گھمبیر آواز گونجی --"

وہ تند نگاہوں سے اسے گھورتے ہوئے چنگھاڑا اور اس لڑکے کے سر کے بال مٹھی میں

جکڑتے --- جھٹکے سے چھوڑ کر بولا ----

سکا پین کنگ کے ہاتھ میں موجود گن دیکھ کر

اس لڑکے کی آنکھیں حیرت سے پھٹنے والی ہو گئی۔

"م--- مجھے معاف کر---- دیں۔"

وہ کانپتے لہجے میں اس کے سامنے ہاتھ جوڑ کر گر گڑا نے لگا ---- وہ کنگ کے ڈر سے تھر تھر

کانپ رہا تھا۔ ---

سکا پین کنگ کی آنکھوں کی چمک میں اضافہ ہوا وہ گردن پیچھے کو گرائے مکروہ قہقہہ لگا کر ہنس پڑا

جبکہ اس لڑکے کا چہرہ لٹھے کی مانند سفید ہو رہا تھا۔۔۔

لیکن مقابل کے پتھر دل پہ اس کے آنسوؤں کا کوئی اثر نہیں ہوا بلکہ وہ اس کی بے بسی سے لطف اٹھا رہا تھا۔

تبھی وہاں ٹھاہ !!! کی آواز گونجی اور اس لڑکے کی نم آنکھیں ہمیشہ کے لیے ساکت ہو گئیں۔۔۔۔۔

"جاؤ اس کی کمزوری کو اٹھا لاؤ۔۔۔۔ گھٹنوں کے بل گر گڑاتا ہوا آئے گا"

اس نے بارعب آواز میں حکم جاری کیا۔۔۔۔۔

سکا پین کنگ کے حکم کی تعمیل کرنے کے لیے اس کے کچھ آدمی باہر نکل گئے۔۔۔



ضامن نے جبرے سختی سے بھیج رکھے تھے۔ پیشانی کی رگیں پھولیں ہوئی تھیں۔ مگر زیگن کی بات سن کر یکلخت درشتگی،،، پرسکون انداز میں بدل گئی۔۔۔۔

ٹھیک ہے بڑے پاپا۔۔۔ آپ کا ہر حکم سر آنکھوں پر۔۔۔۔ اس نے مؤدب انداز میں کہا۔۔۔۔۔"

تو عیش سب سے پہلے زرشال اور زمارے کے پاس گئی اور ان سے معافی مانگتے ہوئے ان کے گلے لگی۔۔۔۔

سب عیش سے پرانی باتوں کو بھلائے خوش دلی سے ملنے لگے۔۔۔

عیش نے ایک نظر ضامن پر ڈالی۔۔۔ مگر ضامن نے رخ پھیر لیا۔۔۔ اور مومن کو اپنی گود میں اٹھا کر پیار کرنے لگا۔۔۔۔

سب نے ملکر ایک پر تکلف ڈنر کیا۔۔۔ یوں ایک خوشگوار، اور یادگار شام سب نے ساتھ گزاری۔۔۔۔۔



آدھی رات کو پیاس سے منت کی آنکھ کھلی تو وہ اٹھ کر پانی پینے کے بعد، ابھی لیٹنے ہی لگی تھی کہ اسے ابتسام کمرے میں اور اپنی جگہ پر نظر نہیں آیا تو، منت حیران ہوئی، اپنی مندی مندی آنکھیں مسلتے ہوئے وہ بیڈ سے دوبارہ اٹھی تھی، وہ روم سے نکلنے کا سوچ ہی رہی تھی کہ اسے بالکونی سے سگریٹ کی سمیل آئی، اسنے اپنے قدم اسی طرف موڑ لیے، وہاں جاکر منت نے دیکھا ابتسام وہاں خاموشی سے کھڑا سموکنگ کر رہا تھا۔۔۔ کسی گہری سوچ میں غرق مسلسل اوپر نظر، کیے کھلے آسمان کو دیکھ رہا تھا

ابتسام!!!!!!۔۔۔

، اسکے برابر میں کھڑے ہوتے ہوئے منت نے اسے ہلکی آواز میں پکارا

منت کے پکارنے پر ابتسام سگریٹ نیچے گرا کر پیروں سے مسلتے ہوئے گردن موڑ کر اسے دیکھنے لگا۔

کیا ہوا؟

وہ نرم لہجے میں پوچھنے لگی۔۔۔ جس پر ابتسام نے خالی نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔

ایک بات پوچھوں؟

اس نے دھیمی آواز میں منت کا چہرہ ہاتھوں میں تھامتے ہوئے پوچھا تو وہ ہلکے سے اثبات میں سر ہلانے لگی۔

اگر مجھے کچھ ہوا یا میں نہیں رہا تو۔۔۔۔

ابتسام کے الفاظ منہ میں رہ گئے جب منت نے تڑپ کر اسکی طرف دیکھا اسکی آنکھیں پل میں
، سرخ ہوئیں تھیں

ابتسام --- ایسے کیوں --- بول --- رہے --- میں آپ ---

وہ تڑپ ہی تو گئی تھی، اس بے خبر لڑکی نے تو صرف خوشیاں دیکھیں تھیں اپنی زندگی میں، پہلی بار کسی غم کا سوچ کر اسکا تڑپنا لازم تھا

مسسز --- میں تو بس یونہی پوچھ رہا تھا ---

اسکی آنکھوں سے ٹپ ٹپ آنسو گرتے دیکھ ابتسام نے جلدی سے ہلکے پھلکے لہجے میں کہا

یوں بھی نہ پوچھیں --- مجھے اچھا نہیں لگتا یہ سننا بھی ---

، وہ روٹھتے ہوئے بولی

منت تم سے دور ہونے کا خیال ہی سوہان روح ہے۔ تم سے دور ہونے کا تصور بھی نہیں کر "

سکتا --- تم نہیں جانتی تم نے میرے دل پر اپنا تسلط جما لیا ہے ---

"یہی سوچتا ہوں اگر میں نا رہا تو تم کیا کرو گی "

مجھے آپ سے بات ہی نہیں کرنی " وہ خفگی سے چہرہ پھیر گئی --- "

اچھا سوری نہیں بولوں گا آئندہ ---

وہ مسکراتے ہوئے بولا جس پر منت نے ایک نظر اسے دیکھ کر ابتسام سے دور ہوتی ہوئی واپس روم میں جانے لگی، پر بالکونی کے دروازے پر پہنچ کر وہ کی تھی، ابتسام یونہی گردن موڑے اسکی پشت کو دیکھ رہا تھا، اچانک وہ پلٹی پھر چند قدم اٹھا کر واپس اسکے قریب آئی، کچھ لمحے اسے دیکھنے

ابتسام اس کے انداز پر جی جان سے مسکرایا۔۔۔۔

جہاں اس کے دونوں بچے محو استراحت تھے ----

مجھے کیا پڑی ہے تمہاری چیزوں سے چھیڑ خانی کرنے کی ---- "

عیش سچ بتاؤ مجھے ورنہ وہ دھمکی آمیز انداز میں انگلی اٹھا کر بولا ---- "

دیکھو دل مجھے سچ بتانا --

چٹیاں کلائیاں وے۔ "

او بے بی میری چٹیاں کلائیاں وے۔

تیرے حصے آئیاں ہیں -- او بے بی میرے تیرے حصے آئیاں ہیں ---- من جاوے او مینوں

" شاپنگ کراوے ریکوئسٹاں پائیاں وے

وہ ضامن کے آگے اپنی سفید بازوؤں کو لہرا کر بولی -- آخر میں دونوں ہاتھوں سے اپنے کان پکڑ

لیے -- اور معصومیت سے آنکھیں پٹیٹا کر اس سے معافی مانگنے لگی ----

مان جاؤ نا پلیز -- "

..... ریکوئسٹ یو

پھر اس کے گلے لگ گئی ----

امتحان لینا چاہتی ہو میرا -- میرے اتنے قریب آکر -- وہ اس کی اتنی قربت سے ہی موم پر گیا "

تھا ----

عیش اس نے اس کی پیشانی کے ساتھ پیشانی جوڑ کر ضامن کی سانسیں اپنے اندر اتاریں
تھیں۔۔۔۔ اور اب ضامن کی ہمت ختم ہوئی تھی۔۔۔

کیا چاہتی ہو؟؟؟۔۔۔ اس کی کمر میں ہاتھ ڈال کر خود سے قریب کر کے اس کی آنکھوں میں
آنکھیں ڈال کر پوچھا تھا۔۔۔

معافی۔۔۔۔ اس نے پلکیں جھکا کر کہا تھا۔۔۔ لمبی گھنی مڑی ہوئی پلکیں ہولے ہولے لرز رہیں
تھیں۔۔۔۔

عیش میرے پاس بھی تمہارے دستخط شدہ پیپرز موجود تھے میں چاہتا تو کچھ بھی کر سکتا تھا"
۔۔۔ تمہاری ساری پراپرٹی ضبط کیے تمہارے سڑک پر لا سکتا تھا مگر میں نے ایسا نہیں
"کیا۔۔۔۔ بس تم سے اس دھوکے کی امید نہیں تھی -
"معافی ناممکن ہے

نہیں۔۔۔ اس نے اس کے ہونٹوں پر اپنے نرم گداز ہاتھ رکھے تھے۔۔۔
نہیں ضامن چار سال کی جدائی کی سزا دے چکے ہو تم مجھے اب اور نہیں سہ پاؤں گی
۔۔۔۔ مجھے معاف کرو ضامن۔۔۔ میں پاگل تھی جو ساری سچائی جانے بنا ایسا کر گئی۔۔۔ مجھے خود
سے دور مت کرو پلیز ضامن۔ ان چار سالوں میں۔ میرے دل کی دھڑکنوں نے تمہارے نام کی

تسبیح کی ہے۔۔۔ کیا تم اپنی اس گینگسٹر بیوی کو معاف نہیں کر سکتے۔ پلیز ایک بار۔۔۔ اس نے ہاتھ جوڑتے اور روتے ہوئے کہا تھا۔۔۔ اور بس اسکی آنکھوں سے گرتے ہوئے آنسو دیکھ کر ضامن کی ساری ناراضگی ختم ہوئی تھی اس نے اسے بانہوں میں اٹھایا تھا بیڈ پر لا کر آرام سے بٹھایا تھا۔۔۔

تمہارے بنا میں نے بھی بہت اذیت کاٹی ہے۔۔۔ پل پل مرا ہوں میں بھی۔۔۔۔۔

"چلو اب یو ایس بی واپس کرو۔۔۔۔۔ نہیں تو خود نکال لوں گا"

"تم نہیں نکال سکتے ایسی جگہ پر ہے وہ"

ضامن دی گریٹ کی پہنچ سے سے کوئی چیز بھی دور نہیں۔۔۔ وہ کہتے ہیں ناکہ قانون کے ہاتھ بہت لمبے ہوتے ہیں۔ اسی طرح ضامن دی گریٹ کے ہاتھ بھی بہت لمبے ہیں کہیں بھی پہنچ جائیں گے۔۔۔ اس نے عیش کے فراک کو شانے سے سرکایا۔۔۔۔۔

Ohhhhh.....

My favorite color black

وہ اسے گلے سے جھانک کر شرارت سے مسکرایا۔۔۔

بس شروع ہو گیا تمہارا چھچھورپن ---- وہ اسے دھکا دے کر بولی ---- "

"خود ہی نکال لوں پھر یو ایس بی یا دے رہی ہو"

وہ آنکھ ونگ کیے شرارت سے بولا ----

عیش یک ٹک اسے دیکھے گئی ---- کتنی دیر بعد اس کی پیاسی آنکھوں نے یہ منظر دیکھا تھا ---- وہ اسکی طرف دیکھ کر مسکرا رہا تھا ----

ضامن نے جھک کر اس کے چہرے کے ہر نقش کو اپنے لبوں سے چھوا ----
اور وہ بے آواز آنسوؤں سے اس کے ہر لمس کو خود میں تحلیل ہوتا دیکھ رہی تھی ----

ضامن ---- ضامن ---- ن "

اس سے پہلے کہ وہ کچھ کہتی وہ اس کی سانسوں کو اپنے قبضے میں لے چکا تھا -- کتنی دیر وہ اس کی سانسوں کو گم کیے رہا ---- وہ اس کو پیچھے کرنے کی مزاحمت کر رہی تھی مگر وہ اپنی گرفت ڈھیلی نہیں کرنا چاہ رہا تھا ----

اچانک عیش کی مزاحمت ڈھیلی پڑ گئی تھی --- اس نے اس کی غیر ہوتی حالت کے باعث اس کے ہونٹوں کو اپنے ہونٹوں سے نجات دی تھی ----

آج میں کسی بھی نا سننے کے موڈ میں نہیں ہوں ---- اس نے اس کے نازک سراپے پر تسلط جمائے ہوئے کہا تھا ----

!!! نہ --- نہیں --- ضامن "

میں دیتی ہوں --- پلیز ---

میں لے لوں گا گینگسٹر --- "

" میں کہہ رہی ہوں نا "

میں لے رہا ہوں نا --- "

اس کے نانا کرتے ہوئے بھی ضامن نے اپنا کام کر دکھایا اور محفوظ جگہ سے یو ایس بی نکال لی "

عیش اس کی ہمت پر حق دق رہ گئی ---

آج تم نے خود میرے پاس آکر میرے سوئے ہوئے جذبات کو جگایا ہے اب بھگتنا پڑے گا

ساری رات میری شدتوں کو جن پر میں نے چار سال سے پہرے بٹھائے ہوئے تھے ---

اور میرا بیٹا بہت سمجھدار ہے آرام سے سو رہا ہے اپنے مام ڈیڈ کو تنہا وقت گزارنے کا موقع دیئے

--- اس کی فکر مت کرو ---

کہتے ہوئے اس نے اپنی شرٹ اتار کر دور صوفے پر پھینکی تھی --- اور اس کو کروٹ کے بل

کرتے اس کی فراک کی زپ کھولی تھی ---

"باقی کے صبح نبٹا لینا"

"بس ہو گیا"

- "وہ مصنوعی خفگی چہرے پر سجائے بولا۔

اور وہ جو آپ روز رات کو لیٹ گھر آتے ہیں اس کا کون ذمہ دار ہے۔؟؟؟"

کبھی وقت بے وقت فلائیٹ پر چلے جاتے ہیں۔۔۔

میں بھی تو انتظار کرتی رہتی ہوں۔ یہ اسی کا بدلہ، زائشہ مسکرا کر بولی۔

اچھا جی اب آپ ہم سے بدلہ لیں گی "وہ زائشہ کی کلائی پکڑ کر اسے اپنے حصار میں لیتے"

ہوئے پوچھنے لگا۔۔۔

زائشہ کی گھنی پلکیں بار حیا سے جھکی ہوئی لرزنے لگیں۔

کہاں سے سیکھی ہیں یہ قاتل ادائیں؟؟؟ وہ اس کے گال کو اپنی پوروں سے سہلاتے ہوئے

خمار آلود آواز میں پوچھ رہا تھا۔

زائشہ نے پل بھر کے لیے حیرت سے پلکیں اٹھا کر دیکھا پھر واپس نظریں جھکا لیں۔

وہ میں سوچ رہا تھا کہ منشاء کو ایک بہن کی ضرورت ہے اور حذیفہ کو ایک بھائی کی تو کیوں نا ان

دونوں کی خواہش پوری کریں؟؟

حسام پلیز زیادہ باتیں مت بنائیں۔۔۔ وہ دونوں کافی ہیں ایک دوسرے کے لیے۔ پہلے ہی مجھے

"سارا دن بہت تنگ کرتے ہیں۔ مزید کے بارے میں سوچیے گا بھی نہیں

وہ اس کی گرفت سے اپنا آپ چھڑوانے کے لیے پر تولنے لگی۔۔۔۔

!!!! اونہوں۔۔۔۔ اس گرفت سے فرار ناممکن ہے۔۔۔۔ زائشہ

وہ اسے مزید قریب کیے بولا۔

ن۔۔۔ نہیں۔۔۔ حسام۔۔۔۔۔"

وہ اس کی نظروں کا مفہوم جان کر پیچھے کھسکنے لگی۔۔۔۔۔

ٹوئز کی ٹرائی کر لینے میں کوئی حرج نہیں۔۔۔۔۔ وہ اس کے کان کے قریب چہرہ لے جا کر کہتے "ہی اس کے کان کی لو کو دانتوں تلے دبا گیا۔۔۔۔۔"

حسام کی من مانیاں عروج پر تھیں۔۔۔۔۔ زائشہ نے اپنا آپ اسکے حوالے کر دیا بھلا اتنے پیار سے سمیٹنے والے کو کون انکار کر سکتا تھا۔۔۔۔۔ ان چار سالوں میں حسام نے زائشہ کو بے انتہا محبت دی تھی۔۔۔۔۔ کہ اس کا دامن تنگ پڑنے لگا تھا۔۔۔۔۔ اس کی بے پناہ محبت کو سمیٹتے ہوئے۔



سنیں نا !!! آج آپ کے لیے میں خود اپنے ہاتھوں سے ناشتہ بناؤں گی "وہ بستر سے نکل کر تیزی سے اٹھ کر کھڑے ہوتے ہوئے بولی

"مائی لٹل وانٹی !!! میرا پیٹ خراب کرنے کا کوئی ارادہ نہیں"

ہیں۔۔۔۔۔ یہ کیا۔۔۔۔۔؟؟؟ میرے بنائے ہوئے کھانے سے آپ کا پیٹ خراب ہو جائے گا؟؟؟"

آپ کو یاد ہے کہ ڈاکٹر نے کیا کہا تھا کہ آپ کو زیادہ سے زیادہ ریسٹ کرنی ہے اس حالت میں " سیون منتھ ہے۔ ہماری لٹل پرنسز آنے والی ہے جو کہ بالکل میری لٹل وائف کی طرح ہوگی --- اور اس کے لیے آپکو اپنا بہت سا خیال رکھنا ہے۔ میں نے ماما سے رات میں بات کی تھی وہ صبح یہاں کی بہترین گائٹاکالوجسٹ کے پاس لے جائیں گی ---

"مگر مجھے آپ کے ساتھ جانا ہے"

ہیر دراصل آج مجھے شاہ من سے ملنے اسلام آباد جانا ہے۔ اس نے وہاں کی کمپنی کو سنبھال رکھا " ہے۔ وہ اور دعا وہیں رہتے ہیں۔ اپنی بیٹی کے ساتھ --- ایک تو اس کی کمپنی میں کوئی مسئلہ چل رہا ہے اسے بھی سوڑ آؤٹ کرنا ہے پھر واپسی پر انہیں اپنے ساتھ لے آؤں گا سب آپس میں مل لیں گے ---

"چلیں ٹھیک ہے جیسا آپ کو مناسب لگے"

"میری لٹل وائف بہت سمجھدار ہوگئی ہے۔ سب بہت جلدی سمجھ جاتی ہے"

زمان جی اب آپ کی لٹل وائف بڑی ہوگئی ہے نا اسی لیے --- "وہ اپنے تئیں سمجھداری سے" بولی ---

شیر زمان کو اس کی معصوم سی صورت پر پیار آیا تو اس نے ہیر کے گال پر اپنے لب رکھے ---



شیر زمان نے ہیر کا گال تھپتھا کر اسکے دلکش نقوش کو تپش نظروں سے دیکھتے ہوئے اس کا حافظہ کہا۔۔۔ آنکھوں پر گاگلز چڑھاتے وہ پراڈو میں بیٹھا اور اسے زن سے بھگا کر لے گیا۔۔۔ گاڑی کی اڑتی ہوئی دھول میں ان دونوں نے اسے گم ہوتے ہوئے دیکھا۔۔۔۔ پھر وہ دونوں ہاسپٹل روانہ ہو گئیں۔۔۔ ڈاکٹر نے اس کا الٹراساؤنڈ کیا پھر رپورٹس کے مطابق اسے میڈیسن میں کچھ وٹامنز لکھ کر دیئے۔۔۔ ڈائٹ چارٹ دیا اور اپنا خاص خیال رکھنے کی تاکید کی۔۔۔۔

جیسے ہی وہ دونوں چیک اپ کروانے کے بعد ہسپتال میں سے باہر نکلیں۔۔۔۔ ایک تیز رفتار گاڑی ان کے قریب آرکی۔۔۔ جس کے پہیوں کی چڑچڑاہٹ کی آواز سن کر وہ دونوں دو قدم پیچھے ہوئی۔۔۔۔ اس گاڑی میں سے کچھ دیو ہیکل لمبے چوڑے وجود کو دیکھ کر وہ دونوں حیران ہوئیں۔۔۔ ان لوگوں کے ہاتھوں میں گن دیکھ کر ہیر اور ذوناش دونوں کے حواس سلب ہوئے۔۔۔۔ وہ لوگ شکل سے دیکھنے میں ہی شاطر اور غنڈے ٹائپ لگ رہے تھے۔ ہیر اور ذوناش نے انہیں دیکھ آپس میں ایک دوسرے کے ساتھ نگاہوں کا تبادلہ کیا۔

اسی اثناء میں ان میں سے ایک نے پھرتی سے آگے بڑھ

ہیر کے منہ پہ کلوروفوم سے بھرا رومال رکھا۔۔ اور اسے اپنے قابو کر لیا۔ ہیر اس کی مضبوط گرفت میں جھپٹانے لگی۔۔۔۔ اور اپنے بچاؤ کیلئے ہاتھ پاؤں زور زور سے مارنے لگی۔۔۔

چھوڑ دو میری بچی کو "ذوناش نے تیز آواز میں کہا۔۔۔"

ذوناش نے اس کو بچانے کے لیے ہیر کی کلائی پکڑی۔۔۔

مگر ان میں سے ایک آدمی نے ذوناش کے بازو میں گولی چلائی۔۔۔

دفعۃً اس کے ہاتھ سے درد کی شدت کے باعث ہیر کی کلائی چھوٹی۔۔۔۔۔

جلد ہی کلوروفام نے اپنا اثر دکھایا اور ہیر حوش و حواس سے بیگانہ ہو گئی۔ اس کا سر ڈھلک کر

ایک جانب ڈھے گیا۔۔۔۔۔ ان آدمیوں نے ہیر کو گھسیٹ کر گاڑی میں ڈالا۔۔۔۔۔

ذوناش درد کی شدت سے دوہری ہوتے ہوئے ہیر کو پکارنے لگی۔۔۔۔۔۔۔

ڈرائیور فوراً گاڑی سے نکل کر ان کے پاس پہنچا تب تک وہ گاڑی ہیر کو اپنے ساتھ لیے جا چکی

تھی۔۔۔۔۔

ذوناش نے تڑپتے ہوئے آنسوؤں بھری نگاہوں سے اس دور جاتی ہوئی گاڑی کی سمت دیکھا

۔۔۔۔۔ تبھی فضا میں اس کی بلبلائی ہوئی دلخراش چیخ بلند ہوئی۔

"!!!!!! ہیر"

ڈرائیور نے ذوناش کے گریہ و زاری کرتے لٹھے کے مانند سفید چہرے کو دیکھا جو گھٹنوں کے بل

زمین پر گر چکی تھی۔۔۔

اسکے تو ہاتھ پاؤں پھولنے لگے۔۔۔۔۔



زیان نے اپنے اینٹی نارکوٹکس ڈیپارٹمنٹ کے ساتھ مل کر سکاڑپین کنگ کے خلاف آپریشن ”کیا۔۔۔۔۔ اسمگل ہونے والی ٹنوں کے حساب سے منشیات کو ضبط کر لیا گیا۔“

پاکستان کی یونیورسٹیوں، کالجز تک ڈرگز ہیروئن، کوکین، آئس یہ منشیات کیسے پہنچتی ہیں؟؟؟ ان سب کے پیچھے پچھلے بیس سال سے اسی کا ہاتھ تھا۔۔۔۔۔ اس کی وجہ سے ہر سال ستر ہزار افراد دہشت گردی جبکہ اس سے چار گنا زیادہ افراد ہر سال منشیات کے استعمال کی باعث اپنی جانوں سے ہاتھ دھو بیٹھتے تھے۔۔۔۔۔ تقریباً ہر سال ڈھائی لاکھ بندہ اس زہر کی وجہ سے مر رہا ہے اور اسکے پیچھے سکاڑپین کنگ کا ہاتھ تھا۔ وہ ملک میں ہتھیاروں سپلائی کرتا اور انکی سمگلنگ کرتا۔۔۔۔۔ اسکے علاوہ عورتوں کو بھی بیرون ممالک اسمگل کرتا۔۔۔۔۔ بچوں کی شرمناک ویڈیوز بنا کر بیرون ممالک فرخت کرتا۔۔۔۔۔ آج جب زیان نے اپنی ٹیم کے ساتھ ملکر بھاری مقدار میں اسکا سامان ضبط کیا تو جواہر سکاڑپین کنگ کے آدمیوں نے ان پر فائرنگ کھول دی۔۔۔۔۔

جوابی فائرنگ کی وجہ سے اسکے آدمی بھی شدید زخمی ہوئے مگر مقابلے میں زیان کو بھی فائر لگا
 ---- اسے ہسپتال منتقل کیے جا چکا تھا -- "زریار کو زیان کے بارے میں پتہ چلا تو اسے اپنے
 سینے میں بائیں جانب شدید درد اٹھتا محسوس ہوا تھا۔ وہ کسی کو آواز دینا چاہتا تھا لیکن الفاظ منہ
 میں ہی دم توڑ گئے تھے۔ بربرہ نے اسے سنبھالا ----

زیان خان کو زخمی حالت میں ہسپتال منتقل کر دیا گیا تھا۔ وہ اس وقت شدید زخمی تھا اسکا کافی
 خون بہہ گیا تھا۔ جنت، زرشال اور زمارے کو جب یہ خبر ملی تو ان کے دل بھی دھک سے رہ
 گئے تھے۔

زیان کو گولی لگنا اور زریار کی طبیعت اچانک بگڑ جانا خان فیملی پر تو قیامت ٹوٹنے جیسا تھا۔
 ضامن سب کو لے کر ہسپتال روانہ ہوا --- راستے میں اسے جو کال آئی وہ تو اس کے پیروں تلے
 زمین نکال گئی ---

ڈرائیور نے اسے بتایا کہ ذوناش کو وہ ہاسپٹل لے گیا ہے۔ اور ہیر کو کچھ لوگ اغواء کیے لے گئے

 ضامن تو چاروں طرف پریشانی سے گھر چکا تھا ----

مگر کیا ضامن ؟؟؟؟

ضامن ماما کو گولی کیسے لگی ؟؟؟ اور ہیر ٹھیک ہے نا ؟؟؟؟

بتاؤ مجھے "اس کی درشت آواز گونجی ---- اس نے گڑ بڑ محسوس کی تو فوراً پوچھ ڈالا ----"

ن ---- نہیں ---- شیر ---- ہیر کو ----

"کیا ضامن جلدی بتاؤ"

کا نشان تھا S.k "بڑی ماما نے بتایا ہے کہ جو لوگ ہیر کو اپنے ساتھ لے گئے ان کی کلائی پر"

---- اس نے بتایا ----

"ضامن --- تم جلدی سے زیان سے پوچھو سکا پین کنگ کی لاسٹ لوکیشن"

شیر تم اپنی ٹیم سے پوچھو "ضامن نے اسے مشورہ دیا -"

"ضامن میں وہ آج سے چار سال پہلے ہی وہ ٹیم ختم کر چکا ہوں"

میں --- پوچھتا ہوں "کہتے ہی وہ وارڈ میں داخل ہوا ---- جہاں کچھ دیر پہلے ہی زیان کو منتقل"

کیا گیا تھا ----

ضامن نے نیم بیہوشی کی حالت میں زیان سے لاسٹ لوکیشن پوچھ کر شیر کو سینڈ کی ----

میں ہیر کو ڈھونڈھنے جا رہا ہوں "وہ سپاٹ لہجے میں بولا اور گاڑی کی رفتار خطرناک حد تک بڑھا"
دی -

شیر زمان میں بھی تمہارے ساتھ جاؤں گا۔۔۔ ایک بار پہلے بھی میری وجہ سے تم نے ہیر کو "
بچایا تھا۔۔۔۔ ان لوگوں سے دور رکھنے کے لیے تم نے اسے اپنی حفاظت میں رکھا مگر اس بار میں
" بھی تمہاری مدد کرنا چاہتا ہوں

"اس کی کوئی ضرورت نہیں تم وہاں کا سب سنبھالو میں ہیر کو ڈھونڈھ لوں گا۔"
وہ قطعیت سے بولا -

ادھر مجھے دو فون "ضامن نے ابتسام کے ہاتھ سے فون کھینچا۔"

شیر میں تمہارے ساتھ آؤں گا "ضامن نے اسے کہا۔۔۔"

ابتسام تم اور حسام یہاں کا سب سنبھالو شاہ من بھی پہنچ جائے گا کچھ دیر تک میں نے اسے "
اطلاع کر دی ہے۔

"میں شیر کے پیچھے جاؤں گا

ٹھیک ہے مگر دھیان سے "ابتسام نے ضامن کے شانے پر ہاتھ رکھ کر کہا۔"

ہممم۔۔۔۔ وہ کہتے ہی وہاں سے بھاگنے کے انداز میں باہر نکلا۔۔۔۔"



اسے اپنے سر اور آنکھوں پر ایک نا محسوس سا بوجھ محسوس ہو رہا تھا۔ اپنی تمام تر ہمت مجتمع کرتے اسنے نہایت دقت سے آنکھیں وا کیں۔۔۔ کچھ پل لگے تھے اسے ماحول سے مانوس ہوتے۔۔۔ لیکن سب یاد آتے ہی وہ جھٹکے سے اٹھ بیٹھی تھی۔۔۔ اسنے ہراساں نگاہوں سے ارد گرد دیکھا وہ ایک ویران جگہ تھی جس میں ایک خستہ ہال اور سیلن زردہ دیواروں کے حامل کمرے میں وہ سخت پتھریلی زمین پر موجود تھی سامنے ہی عجیب و غریب قسم کے پیکٹ موجود تھے شراب کی خالی بوتلیں پھینکیں ہوئیں تھی۔۔۔

وہ خوفزدہ نگاہوں سے کسی سہمی ہوئی ہرنی کی مانند ارد گرد دیکھ رہی تھی۔۔۔ وہ ان پر سے نظریں ہٹاتے اپنے بازو پہ نظریں ٹکا گئی جہاں رسیاں باندھنے کی بدولت خراشیں پڑ گئی تھی جن سے خون بھی رس رہا تھا۔ جلن کا احساس اتنا شدید تھا کہ وہ اپنی آنکھوں کو میچتے ہوئے دل سے شیر زمان کو یاد کرنے لگی۔۔۔۔۔ اسے ایک رسیوں سے باندھا گیا تھا۔۔۔ ابھی وہ پوری طرح ہوش میں بھی نہیں آئی تھی کہ اپنے پیچھے پڑنے والے قہقہے کی آواز پر اسنے جھٹکے سے پلٹ کر دیکھا۔۔۔ کو۔۔۔ کون ہو تم لوگ۔۔۔؟؟؟ ہیر نے حیرت انگیز نظروں سے دیکھتے ہوئے پوچھا۔۔۔

آدمی نے کمرے کے وسط میں کرسی لا کر رکھی تو ایک دیو ہیکل وجود وہاں اس کرسی پر آکر بیٹھ گیا۔۔۔۔

ہیر نے سراسیمہ نظروں سے اس کروفر سے بیٹھے شخص کو دیکھتے اسکی آنکھیں حیرت سے وا ہوئی تھیں۔۔۔۔۔

ہاں میں۔۔۔

کیسا محسوس ہو رہا ہے تمہیں ہماری قید میں آکر جان من - تمہیں کیا لگا تھا کہ میں اپنی بے " عزتی اتنی جلدی بھول جاؤں گا۔۔ تمہیں حساب دینا پڑے گا۔۔۔ ایک ایک چیز کا حساب۔۔۔ تم سے تمہاری ذات کا غرور نہ چھین لیا نہ تو کہنا۔۔۔ کسی سے تو کیا تم خود سے بھی نظریں ملانے کے قابل نہیں رہو گی -

" جو میں تمہارا حشر کروں گا اسکے بعد تمہارا شوہر تمہاری شکل بھی نہیں دیکھے گا"

وہ شخص متکبرانہ القابات سے اسے نوازتا کرسی سے اٹھتا اسکی جانب بڑھنے لگا۔۔۔

ہیر نے جب اُسے اپنی جانب بڑھتے ہوئے دیکھا وہ سہمی ہوئی ہرنی کے مانند پیچھے کو کھسکنے لگی

۔۔۔

لمحوں میں اسکی آنکھیں پانیوں سے بھری تھی۔۔۔

"چلو کوئی نہیں --- اگر نہیں بھی جانتی تو جان جاؤ گی ابھی پوری رات باقی ہے"

وہ خمیشت سے ہنسا۔۔۔۔

ہیر کا سانس بری طرح پھولنے لگا تھا ماتھے پر پسینے کے ننھی ننھی سی بوندیں نمودار ہوئیں۔

!!! دیکھو مجھے جانے دو میرا بچہ"

وہ پیٹ پر ہاتھ رکھے درد سے کراہنے لگی۔۔۔۔

عمر آفندی نے اس کی حالت پر اب غور کیا تھا۔۔۔۔

اس نے قریب رکھی ہوئی کرسی پر زور دار لات ماری۔۔۔۔

پھر ہیر کی طرف جارہا نہ تیروں سے بڑھا۔۔۔۔

اس بلڈنگ کے تین فلور تھے۔ گراؤنڈ فلور پر بلڈنگ میٹیل کا سامان موجود تھا۔ جس میں اینٹیں، سیمنٹ، ریت اور بجری کے ساتھ مختلف اوزار موجود تھے۔ وہ دونوں ایک ساتھ ایک ساتھ، سیکنڈ فلور پر آئے وہاں بڑے سے ہال میں کرسیاں میز لگے ہوئے تھے۔ ہر ٹیبلز پر کچھ لوگ بیٹھے ہوئے دکھائی دیئے۔۔۔ وہ دونوں دیوار کے پیچھے چھپ گئے۔ ایک طرف دو راہداریاں تھیں جہاں کمرے تھے۔ سامنے سیڑھیاں تھیں۔ یہ بلڈنگ ابھی زیر تعمیر تھی۔۔۔ اس بلڈنگ کی ڈیزائننگ کچھ ایسی تھی جس کے ایک طرف کمرے اور راہداریاں تھیں جبکہ دوسری طرف ریلنگ تھی جس سے نیچے کا سارا حصہ نظر آتا تھا۔ اور نچلی منزل سے سیکنڈ فلور کی چھت نظر آتی تھی۔ اس چھت کو ستونوں نے سہارا دیا ہوا تھا۔ جن کی بنیاد پر گراؤنڈ فلور کھڑا تھا۔ وہ ستون ریلنگ کے قریب ہی لگے تھے۔

وہ دونوں جینز اور ٹی شرٹس میں ملبوس تھے۔ اوپر جیکٹس بھی تھیں ضامن کی اندرونی پاکٹ میں پسٹلز موجود تھی۔ مگر شیر زمان نہتا تھا۔ اس کے پاس کوئی بھی ہتھیار نہیں تھا۔ کیونکہ اس نے اپنی ماں سے وعدہ کر رکھا تھا کسی کو بھی جان سے مارنے کا۔

ضامن نے ایک آڈیو ڈیوائس اپنے کان سے لگائی اور دوسری شیر زمان کو دی۔۔۔۔ اب ان کے کانوں میں آڈیو ڈیوائس بھی تھیں جس سے وہ دور ہونے کے باوجود بات کر سکتے تھے۔

Visit For More Novels : www.urduovelbank.com Page 828
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

"جی سر۔ اس کے ساتھ کوئی نظر تو نہیں آ رہا۔"

ایک آدمی نے شیر زمان کے پیٹ میں وار کرنا چاہا جسے اس نے اپنے بازو پر روکا۔۔۔
شیر نے اسے دھکا دیئے تو وہ لڑکھڑا کر رہ گیا۔۔۔

۔ وہ اتنا طاقتور تھا کہ مقابل کو ایک منٹ میں اپنے سامنے ڈھیر کر دیتا تھا۔ وہ ان لوگوں کو شکست پر شکست دے رہا تھا۔۔۔۔

ضامن نے آکر ان پر انہیں کے ہتھیار استعمال کرتے ہوئے ان پر فائر کھول دیا۔۔۔۔
کچھ تو زخمی ہو کر گرے اور کچھ جان بچا کر ادھر ادھر بھاگے۔۔۔۔
انہیں اس افتاد کی تو خبر نا تھی۔۔۔۔

شیر اوپر تو سب خالی ہے۔۔۔۔"

شیر زمان نے نیچے گرے ہوئے آدمی کو کالر سے پکڑ کر گھسیٹا پھر اوپر اٹھایا۔۔۔۔
بتا کنگ کہاں ہے؟؟؟"

مجھے نہیں پتہ "وہ صاف انکار کر گیا۔۔۔۔"

شیر زمان نے اس کے منہ پر ایک اور زوردار پیچ مارا کہ وہ بلبلا اٹھا۔۔۔۔
بتاتا ہوں.....بتاتا ہوں۔۔۔۔۔وہ۔۔۔۔کنگ اور عمر دونوں بیسمنٹ میں تھے۔۔۔۔لیکن اب"
وہاں نہیں وہ لوگ یہاں سے نکل چکے ہیں "اس نے کراہتے ہوئے بتایا۔۔۔۔
شیر زمان نے اس کا کالر جھٹک کر چھوڑتے ہوئے وہاں سے باہر کی طرف قدم بڑھا دیئے
۔۔۔۔اور

اس کی سرسراقتی ہوئی بھاری آواز ماحول میں گونجی تو سب وہیں رک گئے وہ خون آشام نگاہوں سے کنگ اور عمر آفندی کو گھورتے ہوئے غرا اٹھا۔۔

اوہ تو تم آخر آہی گئے اپنی موت کو اپنے گلے سے لگانے سکا پین کنگ استزایہ انداز سے "

ہنسا۔۔۔۔۔

اتنی بدتر موت دوں گا کہ زمین اور آسمان بھی تمہرا اٹھے گا۔۔۔۔۔ بہت بڑے بڑے نقصان " کیے ہیں تم نے ہمارے ان سب کا بدلہ چکانے کا وقت آن پہنچا ہے " عمر آفندی نے نے غرور و گھمنڈ سے کہا۔۔۔۔۔

آج تو تیری بلبل میری ہوئی۔۔۔۔۔ تیرا بچہ بھی گیا سمجھو۔۔۔۔۔ " وہ بے ہنگم انداز میں قہقہہ لگاتے ہوئے شیر زمان سے مخاطب ہوا۔۔۔۔۔

اس وقت وہ ہنستا ہوا کوئی سائیکلو لگ رہا تھا جس کے سر پہ بس ایک ہی چیز سوار تھی شیر زمان سے بدلہ لینا۔۔۔۔۔

مجھے بچا لیں ---- ہیر جس کی کلائی عمر آفندی کی گرفت میں تھی وہ آہستہ آواز میں شیر زمان کو " دیکھ کر اپنی ادھ کھلی آنکھوں سے بولی --- اس میں چلنے اور بولنے کی مزید سکت نا تھی ---- کیونکہ جتنا وہ لوگ اسے اونچی نیچی نا ہموار جگہ پر گھسیٹ چکے تھے --- وہ ہلکان ہو چکی تھی ----

" عمر آفندی اگر اپنی زندگی چاہتا ہے تو ہیر کو چھوڑ دے ورنہ تیری یہ بازو توڑ ڈالوں گا " وہ خون آشام نگاہوں سے اسے گھورتے غرا اٹھا۔

میری بلبل آج تیرے عاشق کی موت تیری آنکھوں کے سامنے ہوگی ---- اتنی بدتر موت دوں "

" گاکہ زمین اور آسمان بھی کانپ اٹھے گی

عمر آفندی نے ہیر کو دیکھتے ہوئے بے ہنگم انداز میں قہقہہ لگایا ----

چل اب تو یہاں آ ہی گیا ہے تو سکا پین کنگ تیرے ساتھ ڈیل کرتا ہے ----

اپنی بلبل کو بچا لے اور اپنی جان دے دے ----

کیوں کیسی رہی ڈیل؟؟؟ وہ جاندار قہقہہ لگا کر ہنسا ----

ٹھیک ہے مجھے منظور ہے ۔ ہیر کو میرے پاس بھیج " شیر زمان نے سکا پین کنگ سے کہا ----

ضامن پلین میں موجود تھا وہ پلین کو لیے اسی پہاڑی کی چوٹی کی طرف آیا جہاں وہ سب موجود

تھے ----

مجھے کیا بیوقوف سمجھا ہے "؟؟؟"

جتنے قدم تو چل کر ہمارے پاس آئے گا اتنے قدم یہ چل کر اس کی طرف جائے گی۔۔۔ بول

منظور ہے ؟؟؟

اس نے سوال کیا۔۔۔

منظور ہے "شیر زمان نے سرد سپاٹ انداز میں جواب دیا۔"

ضامن نے پائلٹ سے جہاز کو وہیں روکنے کو کہا اور ہیر کی طرف آیا۔۔۔

ضامن ہیر کو اپنے ساتھ لے جاؤ "شیر زمان نے گھمبیر آواز کہا۔۔۔"

مگر شیر زمان تم ؟؟؟؟

"ضامن جاؤ"

وہ قطعیت سے بولا۔

م۔۔۔ میں۔۔۔ نہی۔ نہیں جاؤں گی۔۔۔ آپ کو اکیلا چھوڑ کر۔۔۔ یہ بہت برے ہیں

۔۔۔۔ وہ لڑکھڑاتی ہوئی آواز میں بولی۔۔۔۔

"ہیر جاؤ"

!!! "ضامن میں نے کہا اسے لے جاؤ یہاں سے"

اس بار اس کی اونچی دھاڑ کی آواز پہاڑیوں میں گونجی۔۔۔۔

شیر زمان اپنے بچوں کے بارے میں سوچو۔۔۔۔۔ ضامن نے ہیر کو سنبھالتے ہوئے اسے ایک " بار پھر سے یاد کروایا۔۔۔۔۔

"جس خدا نے دیئے ہیں۔ اس سے بڑا حفاظت کرنے والا اور پالنے والا کوئی نہیں" وہ برفیلے لہجے میں بولا۔

ضامن ہیر کو لے کر پلین میں داخل ہوا۔۔۔۔۔

شیر زمان خود کو سرپنڈر کر چکا تھا۔۔۔۔۔

وہاں عمر آفندی کے ساتھ دوسو آدمی تھے جو ہتھیاروں سے لیس اسے گھیرے میں لیئے ہوئے تھے۔ اور وہ بنا کسی اسلحے اور ہتھیار کے ان کے سامنے تن کر کھڑا تھا۔۔۔۔۔

جیسے کہنا چاہتا ہو مار دو اگر مارنا ہے تو مجھے کوئی پرواہ نہیں۔۔۔۔۔

چلو ہیر یہاں سے "ضامن نے اسے جہاز میں کھینچا۔۔۔۔۔"

نہیں ضامن مجھے چھوڑ دو۔۔۔۔۔ اس سے اپنا ہاتھ چھڑوا رہی تھی۔۔۔۔۔

مگر ضامن نے اسے اندر کھینچ لیا۔۔۔۔۔ وہ جہاز میں موجود ہوا میں معلق تھے۔۔۔۔۔

ضامن نے گن شیر زمان کی طرف پھینکی مگر شیر زمان نے اپنی قسم نبھاتے ہوئے گن نہیں

پکڑی۔ وہ ہوا میں لہرا کر نیچے گری۔۔۔۔۔

"بڑی ممانے اپنی قسم واپس لے لی ہے"

مگر گیا وقت کبھی ہاتھ نہیں آتا۔۔۔۔ شاید بہت دیر ہو چکی تھی۔۔۔۔

عمر آفندی نے شیر زمان پر گن سے فائر کی بوچھاڑ کر دی تھی۔۔۔۔ جسکی وجہ سے وہ توازن برقرار

نارکھ سکا اور پہاڑی سے سیدھا نیچے گرنے لگا۔۔۔۔

سکاہین کنگ نے اپنی رائفل سے پلین کے ونگ پر فائر کیا۔۔۔

ٹھاہ کی آواز سے پلین ڈولنے لگا۔۔۔ ضامن ہیر کو لیے پیچھے ہوا۔۔۔

پلین کے ایک ونگ کو آگ لگ چکی تھی --- وہ ڈولتا ہوا نیچے کی طرف گرنے لگا ----



صبح کا وقت تھا۔ جنت جائے نماز بچھائے نماز فجر ادا کر رہی تھی۔ کافی دیر بھگی پلکوں سے وہ دعا مانگتی رہی تھی۔ اس نے زیان کی صحت یابی کیلئے دعا مانگی۔ آیت اور اعیان کے بہترین مستقبل کے لیے دعا مانگی۔

وہ بے ساختہ شکوہ کر گیا تھا۔ جنت نے تڑپ کر اسکی ” ابھی بھی اتنے فاصلے کیوں --؟ “
جانب دیکھا تھا جو نم آنکھیں لیے اسے ہی دیکھ رہا تھا۔

زیان آپ کو اپنا خیال رکھنا ہے میرے لیے ہمارے بچوں کے لیے -- ”جنت کرسی سے اٹھ کر اسکے پاس آ بیٹھی۔ پلکیں بھیگنا شروع ہوئی تو الفاظ کا ذخیرہ گلے میں پھنس کر رہ گیا۔۔۔۔۔۔
زیان نے جنت کا کپکپاتا ہوا ہاتھ تھاما۔

” جنت تم سے اور بچوں سے الگ ہونے کا خوف سوہان روح جیسا ہے، میرے لیے “

"But duty is duty"

وہ گہری اذیت گزرتے ہوئے بولا۔

"By the way"

"آپ میرا حال پوچھنے آئیں تھیں"

وہ تو پوچھ لیں۔۔۔ "زیان نے ماحول میں چھائی ہوئی سنجیدگی کو دور کرنے کے لیے اسے شرارت سے چھیڑا تھا۔ وہ اسے روتے ہوئے نہیں دیکھ سکتا تھا۔

اسکے بے ساختہ سوال پر وہ مسکرا دیا تھا۔ " بتائیں کیسے ہیں آپ --؟ "

”کیسا ہو سکتا ہے وہ شخص جسکی بیوی اسکے سامنے بیٹھ کر آنسوؤں کی ندیاں بہا دے۔؟“
اب وہ اسکی کلاس لے رہا تھا۔ جنت نے شکوہ کناں نگاہوں سے اسے دیکھا۔

کتنا ظالم تھا وہ ابھی تک نہیں سمجھ پایا تھا وہ اس بے پناہ محبت کرنے لگی تھی۔ لیکن وہ اسے کچھ کہہ نہ پائی بس آنسو آنسو ٹپ ٹپ گرتے رہے تھے۔

”کیوں ظلم کر رہی ہو ان آنکھوں پر؟“ میں جان چکا ہوں جو تم بولنے سے انکاری ہو ”وہ دھیمے لہجے میں بولا۔

جنت نے نظریں اٹھا کر اسکی آنکھوں کی شرارت بھانپ لی۔

اس نے خفگی بھری نظروں سے اسے دیکھا۔۔۔۔ اور چہرہ پھیر لیا۔۔۔۔

اچھا ناراض مت ہو مجھ سے تمہاری ناراضگی سہنے کی مزید ہمت نہیں جیسے تمہاری دوسال کی ”
دوری اور ناراضگی سہی ہے مجھے ہی پتہ ہے۔۔۔

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 842
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

"کیا ہوا میری قربت پسند نہیں؟"

زیان اس کا یوں اچانک خود سے دور جانا محسوس کرتے ہوئے سنجیدگی سے پوچھنے لگا۔

"آپ بھی نا!!!۔"

وہ شرم سے پانی پانی ہوتے ہوئے واپس اس کے سینے سے لگی۔۔۔

بھلا منہ سے اظہار نہیں کیا مگر اپنے عمل سے وہ زیان کو اسکا مثبت جواب دے گئی۔۔۔

ان چار سالوں میں زیان نے جنت کے ہر زخم پر اپنی محبت کے پھاہے رکھے۔۔۔ کہ وہ پچھلے غم کو بھولنے لگی تھی۔

سچ کہا ہے کسی نے عورت کے دل کو صرف محبت سے جیتا جا سکتا ہے۔ آج زیان نے اپنی پر خلوص محبت سے اپنی نصف بہتر کا دل جیت لیا تھا۔



وہ نئے عزم سے اٹھا۔۔۔ اور اپنے وجود سے پھٹی ہوئی شرٹ اتاری۔۔۔ اسکے نیچے پہنی ہوئی بلٹ پروف جیکٹ اتار کر پھینکی۔۔۔۔

وہ اپنے جاہ و جلال سے چلتے ہوئے --- پہاڑیوں کا راستہ طے کرنے لگا۔۔۔۔

"میں زیادہ دیر یہاں نہیں رکوں گا۔ میں تو جا رہا ہوں"

رکو آفندی ایک ساتھ نکلیں گے "کنگ نے اس کو روکا۔۔۔"

"ٹھیک ہے باس جیسا آپ کا حکم"

چلیں شباب نا سہی تھوڑی شراب ہی سہی ----

وہ خباثت سے مسکراتے ہوئے اندر بلڈنگ میں موجود اس کمرے میں گیا جہاں شراب موجود تھی

جبکہ سکا پین کنگ اپنی مخصوص جگہ پر براجمان تھا ----

اور آدمی مال لوڈ کر رہے تھے ----

شیر زمان آگے بڑھا ---

اسے زندہ دیکھ سکا پین کنگ کے آدمی حیرت زدہ رہ گئے ----

وہ اس کی طرف بڑھے ----

مگر شیر زمان نے انہیں موقع دیئے بنا ---- پاس پڑا ہوا بڑا سا پتھر اٹھا کر ان کی طرف پھینکا

اور پھرتی سے ٹرک سے رائفلز نکال لیں ----

اتنی دیر وہ لوگ بھی سیدھے ہو چکے تھے --- اور اپنی گنز نکال کر اس پر تان چکے تھے ----

شیر زمان نے ایک رائفل اپنے بازو پر ڈالی اور دوسری ہاتھ میں تھی ---- وہ ٹرک کی اوٹ میں
ہوا ----

تھوڑا سا سر باہر نکالا ----

ایک نے اس پر فائر کیا تو شیر زمان نیچے ہوا ---- اس کا وار خالی ہوا ----

پھر شیر زمان نے ایک بھی لمحہ ضائع کیے بنا ان پر اندھا دھند فائر کھول دیا ----

چند لمحوں میں وہاں لاشوں کے ڈھیر لگ چکے تھے ----

بہتی ہوئی بارش کے پانی میں ان کا خون بھی بہنے لگا ---- اس کہ اوشن بلیو آئیز میں اس وقت

، شعلوں کی سی لپک تھی ---- اسکی شعلہ بارنگاہوں کو دیکھ کر خوف کو بھی خوف آ رہا تھا

جو بھی اس کے راستے میں آ رہا تھا وہ اسے بھون ڈالتا ----

اس دوران شیر زمان کے بازو پر بھی گولی لگی ---- مگر اس نے پرواہ ناکی ----

وہاں سے خون رسنے لگا ----

اس نے دوسری منزل پر آتے ہی وہاں موجود ٹیبل سے کپڑا کھینچ کر اپنی بازو پر باندھا جہاں سے

خون بہہ رہا تھا ----

اس نے سامنے والے کمرے کا کھلا دروازہ دیکھا تو اس میں داخل ہوا ----

کون ہے ؟؟؟؟"

مگر جواب ندارد ----

وہ اپنے دونوں ہاتھ سر پہ رکھ کر تڑپنے لگا۔۔۔۔

کون ہے سامنے آ؟؟؟ وہ زور سے چیخا۔۔۔۔۔"

مگر اندھیرے کی وجہ سے اسے کچھ بھی دکھائی نہیں دیا۔۔۔

جوں ہی عمر آفندی نے دیکھنے کے لیے لائٹر جلایا۔۔۔

وہاں ٹوٹ کر گرمی ہوئی شراب کی بوتلوں کی وجہ سے آگ لگ گئی ----

اس نے باہر نکل کر اپنی جان بچانے کی کوشش کی مگر تب تک کمرے کا دروازہ کسی نے باہر

سے بند کر دیا تھا۔۔۔

دیکھتے ہی دیکھتے سارے کمرے نے آگ پکڑی ---

اندھیرے میں بجلی کوندی تو سکا پین کنگ اپنے سامنے کھڑے ہوئے شیر زمان کا چہرہ دیکھ ساکت ہوا۔۔۔ اسے اپنی آنکھوں پر یقین کرنا ناممکن لگا۔

بارش کی وجہ سے لائٹ جا چکی تھی مگر اندھیرے میں چمکتی ہوئی بجلی بار بار شیر زمان کے برفیلے تاثرات والے چہرے پر پڑ رہی تھی۔۔۔۔

کنگ نے وائن کا گلاس ٹیبل پر رکھا اور وہاں موجود اپنی گن کو ٹول کر اٹھانا چاہا۔۔۔

مگر شیر زمان نے اس کی یہ کوشش ناکام بنا دی۔۔۔

اس نے لات مار کر وہ گن دور اچھالی اور شرر بارنگاہوں سے اسے دیکھتے ہوئے آگے بڑھ کر سکا پین کنگ کا کالر دبوچا۔۔۔

شیر زمان نے عالم طیش سے اپنی پوری قوت لگاتے ہوئے کنگ کے منہ پر پیچ مارا۔۔۔ کہ اس کے ناک سے خون کی دھاری بہنے لگی۔۔۔

اس نے پلٹ کر شیر زمان پر وار کیا۔۔۔ مگر شیر زمان نے سر ایک طرف کیے اس کا وار خالی جانے دیا۔۔۔۔

اس نے گھوم کر اپنے بازوؤں میں کنگ کو اوپر اٹھایا اور سنبھلنے کا موقع دیئے بغیر اپنے اوپر سے گزارتے ہوئے سامنے زمین پر پٹخا۔ لیکن وہ سنبھل چکا تھا۔۔۔ اسی لیے وہ کمر کے بل نہ گرا۔۔

اس نے اٹھ کر شیر کے سینے پر مکا مارنا چاہا۔۔۔۔۔ جسے اس نے اپنے فولادی بازو پر روکا۔۔۔۔۔ سکا پین کنگ کو اس سے مار کھاتے ہوئے اپنی توہین محسوس ہوئی کہ وہ اسے موقع ہی نہیں دے رہا تھا۔۔۔۔۔ اور وہ اس کام کا اتنا ماہر کھلاڑی ہو کر اس سے مات کھا رہا تھا۔۔۔۔۔

غصے کی ایک شدید لہر اس کے وجود میں دوڑی تھی۔ وہ سیدھا کھڑا ہونے کی بجائے دونوں ہاتھ زمین پر ٹکا کر الٹا کھڑا ہوا اور دونوں ٹانگیں شیر زمان کو ماریں۔ ایک ٹانگ اس نے اپنے بازو پر روکی اور دوسری ٹانگ کو اسی ہاتھ سے پکڑ کر دوسرا ہاتھ بھی اس پر جما دیا۔ پھر پوری قوت سے کنگ کی ٹانگ کو مروڑ کر رکھ دیا۔ وہ جو زمین پر ہاتھ ٹکائے اوپر کی طرف پشت کیے ہوئے تھا ٹانگ مڑنے پر بے اختیار سیدھا ہوا اور اگلے ہی پل اس کے گھٹنے پر شیر زمان کی ایسی کک پڑی تھی کہ اسے لگا کہ اسکے گھٹنے کی ہڈی ٹوٹ گئی ہو۔۔۔ وہ سبکی کے باعث شیر زمان کے سامنے چیخا تو نہ لیکن اسے درد بہت ہوا تھا۔ اسے لگا کہ اس کی ہڈی ٹوٹ گئی ہے اور وہ اب کبھی چل نہیں پائے گا۔۔۔

مگر وہ ابھی اپنی شکست قبول نہیں کر رہا تھا۔۔۔۔ شیر زمان نے اس کے قریب آنے پر ایک ٹانگ اس کے منہ پر اور دوسری اس کے سینے پر ماری۔ کنگ کا سینہ اور منہ جھنجھنا کر رہ گیا اس کا سر دیوار سے ٹکرا گیا۔

بلا اختیار اس کے منہ سے کراہ نکلی۔۔۔۔
سکا پین کنگ کی کریناک آواز گونجی تو۔۔۔۔

حریف کا شور اس بات کا گواہ ہے کہ شیر کے وار میں کتنا دم ہے "شیر زمان کی سرد آواز اسے"
کپکپانے پر مجبور کر گئی۔۔۔

کون ہو تم اپنی اصلیت بتاؤ؟؟؟ آخر مجھ سے تمہاری دشمنی کیا ہے؟؟؟"
بالآخر کنگ نے اس سے دماغ میں کلبلاتا ہوا سوال پوچھ لیا۔۔۔۔

میں۔۔۔۔ ہا۔ ہا۔ ہا۔۔۔۔"

"تمہاری موت"

وہ استزایہ انداز سے ہنسا۔۔۔۔

ماضی کا واقعہ کسی فلم کے مانند اس کے آنکھوں کے پردوں پر لہرانے لگا۔۔۔۔

مریہاں !!! اس آدمی نے اسے گھسیٹتے ہوئے قدرے اندھیرے کمرے میں مختلف بچوں کے " پاس لاکر پھینکا ---

ابھی کچھ دیر پہلے تو وہ اپنی ماما کے ساتھ گھر کے قریبی پارک میں کھیل رہا تھا۔ اپنی بال لینے درخت کے نیچے گیا تو وہیں سے ایک دیو ہیکل آدمی نے اس کے منہ پر ہاتھ رکھ کر اسے وہاں سے اٹھا کر اپنی گاڑی میں ڈالا --- اس نے چلا کر اپنی ماما کو متوجہ کرنا چاہا مگر اس آدمی کے بھاری ہاتھ نے اسکے منہ سے آواز نکلنے دی ---

اگلے اس لائٹری کا دھیان رکھنا " اس نے اپنے ایک ساتھی کو کہا ---

کیوں اسے بچنا نہیں --- بڑا شاندار مال ہے۔ اچھی قیمت ملے گی --- وہ شیر زمان کی وجاہت " سے متاثر ہو کر بولا -

پتہ ہے شاندار مال ہے مگر اس کا باپ بھی اسکے ڈبل پیسے دے گا ---

کال کردی ہے اسکے باپ کو پیسہ لے کر آتا ہی ہوگا ---

سکا پین کنگ کے آدمی نے کہا ---

اے تو ادھر آ --- اس آدمی نے شیر زمان کے ساتھ والے بچے کو انگلی کے اشارے سے

اپنے پاس بلایا ---

"مجھے اس کے پاس نہیں جانا یہاں مجھے یہاں بہت ڈر لگتا ہے۔۔۔ مجھے بچا لو۔

وہ دس سالہ بچہ زارو قطار روتے ہوئے اپنے ساتھ بیٹھے ہوئے شیر زمان کے سامنے گر گڑا رہا تھا۔۔۔۔ مگر اس وقت وہ خود عجیب سی کیفیت میں مبتلا تھا۔۔۔۔

وہ آدمی اس بچے کو کھینچنے والے انداز میں اسے کسی جانب لے کر جا رہا تھا۔ وہاں موجود سب بچے سمے ہوئے اور حیران پریشان کھڑے اس صورتحال کو سمجھنے کی کوشش کر رہے تھے۔۔۔

اے سالوں تمہیں یہاں آئے ایک ہفتہ ہو چلا ہے۔۔ روز یہی سب دیکھتے ہو اب تک تو تم "لوگوں کو عادی ہو جانا چاہیے۔۔۔۔ وہ آدمی خباثت سے ہنسا۔۔۔۔۔ شیر زمان خود نا سمجھی سے ساری کاروائی دیکھ رہا تھا۔

ایک عجیب قسم کا آدمی وہاں آیا جس کے بازو پر سکا پین کا ٹیٹو بنا تھا۔۔۔۔ اس کے چہرے پر پر اسرار سی چمک نے احاطہ کیا ہوا تھا۔ وہاں موجود باقی بچے بھی لبوں پہ فقل لگائے خوف سے کپکپاتے ہوئے ایک جانب کھڑے تھے۔

وہاں موجود ہر بچے کے چہرے پہ ایک واضح خوف دکھائی دے رہا تھا۔۔۔

کسیرہ کی لائٹ جلی تو -----

اس دس سالہ بچے کے ساتھ اس وحشی نے وہ سلوک کیا کہ شیر زمان کے دل کی دھڑکن دفتعاً بند ہونے کو تھی ---

اس نے اپنی دونوں آنکھوں پر ہاتھ رکھ لیا۔۔۔۔

اس بچے کی چیخیں گونج رہیں تھیں۔۔۔۔۔ مگر اسے بچانے والا کوئی نہیں تھا۔۔۔۔۔ وہ لوگ ویڈیو بنا رہے تھے۔۔۔۔۔

شیر زمان کے ننھے سے دل و دماغ پر وہ جان لیوا منظر سوار ہو گیا۔۔۔۔ کہاں اس معصوم کو اس سب کا اندازہ تھا۔۔۔۔ وہاں موجود باقی بچوں کی ٹانگیں دُڑ سے تھر تھر کانپنے لگیں۔۔۔ کہیں آنے والے وقت میں ان سب کے ساتھ بھی ایسا ہوا تو "یہی سوچ انہیں دہلا دینے کے لیے کافی تھی۔۔۔۔"

اے تو ادھر آ۔" اس نے شیطانی مسکراہٹ لبوں پر سجائے کہا۔۔۔۔۔"

اس آدمی ۔۔ جس نے ابھی کچھ دیر پہلے اس بچے کے ساتھ بدسلوکی کی تھی وہ شیر زمان کی نیلی آنکھوں کو دیکھ اسے اپنے قریب آنے کا اشارہ کر رہا تھا ۔۔۔۔ تو وہ آنکھوں میں نفرت اور جنون لیے سے اسے دیکھتے نفی میں سر ہلا گیا۔

وہ نہیں جانتا تھا کہ اس کا انجام کیا ہوگا۔ مگر جانے کیسے اس میں ہمت آئی اور وہ انکار کر گیا

اس آدمی کی آنکھوں میں اپنے لیے شیطانی چمک دیکھ کر شیر زمان نے کڑے تیوروں سے اسے گھورا ---

ابے پکڑ کر لا اس سالے --- کو --- مجھے آنکھیں دکھاتا ہے "کنگ نے اسے خود کو گھورتے دیکھا" تو اپنے آدمی سے کہا ---

وہ آدمی جا رہا نہ تیوروں سے اسکی طرف بڑھا ہی تھا کہ

باہر سے پولیس کی گاڑی کے سائرن کی آواز سنائی دی ---

شیر زمان نے دماغ کا استعمال کرتے ہوئے --- پاس پڑا ڈنڈا اٹھا کر اس قریب آتے ہوئے

آدمی کے سر میں مارا اور باہر کی طرف دوڑ لگادی ---

اس وقت کنگ اور اس کے آدمی پولیس کے چھاپے سے بچنے کے لیے سب سامان اکٹھا کیے

پچھلے دروازے سے بھاگ نکلے --- اور شیر زمان پولیس کے پاس پہنچ گیا ---

زیگن نے شیر زمان کی گمشدگی اور اسکے تاوان کے لیے آنے والی کال کے بارے میں پولیس کو

بتایا تو انہوں نے کال کی لوکیشن ٹریس کرتے ہوئے شیر زمان کو صحیح سلامت بازیاں کروا لیا ---

مگر وہ واقعہ ہمیشہ اس کے ننھے سے دماغ میں نقش ہو کر رہ گیا۔۔۔۔۔
 سکا پین کنگ کے چھوٹے کارنامے وقت گزرنے کے ساتھ ساتھ بڑھتے گئے۔۔۔ اس نے ہر کام
 وسیع پیمانے پر کرنا شروع کر دیا تھا۔
 جوں جوں وہ بڑا ہوتا گیا۔ سکا پین کنگ کو اس کے انجام تک پہنچانے کا ارادہ اور بھی پختہ ہوتا چلا
 گیا۔۔۔۔۔

تم جیسے سپولے کو تب ہی ختم کر دینا چاہیے تھا "وہ نخوت زدہ آواز میں بولا۔۔۔۔۔"
 تم ابھی مجھے جانتے نہیں"

۔۔۔ میں کنگ ہوں۔۔۔ سکا پین کنگ جس کے نام سے دنیا کانپتی ہے۔ اس نے رعونت آمیز
 انداز میں کہا۔۔۔۔۔

تم میں اتنی طاقت نہیں کہ مجھ سے ٹکراؤ۔۔۔۔۔"

شیر اپنی طاقت وقت آنے پر آزماتا ہے۔۔۔۔۔"

گیدڑ چاہے سارا جنگل خرید لے۔۔۔۔۔

حکومت میرے جیسا شیر ہی چلاتا ہے۔ "وہ سرد سرسراتی ہوئی بھاری آواز میں بولا۔

تم ابھی میرے ساتھیوں کے لشکر سے ناواقف ہو اسی لیے اتنا اڑ رہے ہو "کنگ" تسخرانہ انداز
میں اس کا مذاق اڑاتے ہوئے بولا۔

ناواقف تو تم ہو میرے ارادوں سے ہو۔۔۔ جان جاؤ۔۔۔ تو۔۔۔ دہل جاؤ۔"
جن ساتھیوں پر غرور ہے تمہیں۔ ان میں سے ایک بھی نہیں بچا۔۔۔
زمانہ ابرو اچکا کر برفیلے لہجے میں بپھرے ہوئے شیر کے مانند غرایا۔۔۔۔

"آج میرے ملک کی جڑوں کو کاٹنے والے قصائی کو زندہ دفن کردوں گا"

مت بھولو ہم ہتھیاروں سے لیس ہیں۔ بھون ڈالیں گے اپنی راہ میں آنے والے کو "کنگ جواباً"
مغرورانہ انداز سے بولا۔

"دشمنی نبھانے اور مقابلہ کرنے کے لیے ہتھیاروں کی ضرورت نہیں جگر میں دم ہونا چاہیے"
وہ سینے پر ہاتھ مار غرایا۔۔۔

- وہ اپنے ملک کے لٹیروں کو بخشنے والوں میں سے نہیں تھا۔

آج وہ اس کی جان لینے کے در پہ تھا۔۔۔

سکا پین کنگ اس کے ہاتھوں سے مار کھا کھا کر ادھ مرا ہو چکا تھا۔۔۔

شیر زمان نے رائفل کو اسکے سر پر مارا۔۔۔۔

وہ درد سے تڑپنے لگا۔۔۔۔

گولیوں سے اس کا سینہ چھلنی کرتے ہوئے وہ زرا نا ہچکچایا۔۔۔

اس کے جسم اور چہرے پر اس کے خون کی چھینٹیں پڑیں۔۔۔۔۔

اور فرش بھی اس کے گندے خون سے آلودہ ہونے لگا۔۔۔۔

ظلم اور بربریت کا خاتمہ کیے وہ شاہانہ چال چلتے ہوئے سرشاری سے تنہا اس بلڈنگ سے باہر

نکلا۔۔۔۔

باہر برستی ہوئی تیز بارش نے اس کے چہرے اور جسم پر پڑیں ہوئیں خون کی چھینٹیں دھو

ڈالیں۔۔۔۔

کڑکتی ہوئی بجلی اسے آگے کا راستہ دکھانے میں مدد دے رہی تھی۔۔۔۔۔

شیر زمان آسمان پہ چمکنے والا وہ۔۔۔ ایسا روشن ستارہ تھا جو ہر محب وطن پاکستانی کو آس اور امید دلاتا رہے گا کہ وطن سے وفا کبھی دلوں میں ناپید نہیں ہو سکتی۔

وطن سے وفا ہر سچے مومن کے دل میں ہوتی ہے۔ بس اسے دلوں میں اُجاگر کرنے کی دیر ہے۔ آج اس نے ملکی دشمن کو ختم کیے وطن کی محبت کا علم سر بلند کیا تھا۔

وہ واقعی شیر تھا جو جنگل کے قانون کا خاتمہ کیے لوگوں کے دلوں پر راج کرتا تھا۔ جو بظاہر تو لوگوں کے لیے ایک بزنس مین تھا مگر دشمنی عناصر کے لیے موت کا پیغام تھا۔



جیسے ہی پلین ڈولنے لگا اور آبادی کی طرف گرنے لگا۔۔ اس کے ایک ونگ کو آگ پکڑ چکی تھی مگر اس پروفیشنل مہارت یافتہ پائلٹ نے اسے با حفاظت لینڈ کروا لیا۔۔۔۔

وہ لوگ اب ایک کچی آبادی میں اتر گئے ضامن نے ہیر کو اٹھا لیا۔۔۔ کیونکہ وہ بیہوش ہو چکی تھی

وہ تینوں بارش میں بھگتے ہوئے پلین کی ریج سے دور ہو گئے کیونکہ کسی بھی وقت وہ مزید آگ پکڑ کر انہیں نقصان پہنچا سکتا تھا۔۔۔۔

ضامن کھیتوں میں سے ہوتے ہوئے ہیر کو بازوؤں میں اٹھائے آبادی کی طرف آیا ---
ہیر کو ہوش آیا تو وہ درد سے بلبلا نے لگی ----

بارش تھی کہ آج ختم ہونے کا نام ہی نہیں لے رہی تھی ----
گاؤں میں بھی بارش کی وجہ سے لائٹ نپید تھی - اسی لیے چاروں اوڑھ اندھیرا چھایا ہوا تھا
--- اسے وہاں ایک کلینک نظر آیا ---- جس کا دروازہ بند تھا ----
ضامن نے ہیر کو اٹھائے ہوئے ہی دروازے کو لات ماری ----
اور اسے نیچے اتارا ----

مگر ہیر کھڑے ہونے کی پوزیشن میں نہیں تھی --- وہ لڑکھڑا کر وہیں دروازے کی دہلیز پر گر گئی

ایک عمر رسیدہ عورت کے ساتھ ایک درمیانہ عمر کی عورت نے دروازہ کھولا ---
تو ضامن نے ہیر کو سہارا دیئے اندر کیا ---
"آپ پلیز اگر ڈاکٹر ہیں تو ان کا چیک اپ کیجیے --- ان کی حالت بہت خراب ہے"
کون ہے یہ تمہاری "؟"

اس عورت نے مشکوک نظروں سے اسے دیکھتے ہوئے استفسار کیا۔
یہ میری بہن ہے "وہ پیشانی سے گیلے بالوں کو ہٹا کر بولا ---"

ہم ڈاکٹر تو نہیں مگر اسے دیکھ سکتے ہیں۔ کیونکہ ڈاکٹر فی صاحبہ تو کل ہی شہر گئیں ہیں۔ ہم ان کے ساتھ مدد کرواتے ہیں "اس درمیانہ عمر کی عورت نے کہا۔۔۔

ٹھیک ہے آپ پلیز اسے دیکھیں "کہتے ہوئے وہ کلینک کے دروازے سے باہر نکل گیا۔۔۔ اور"

باہر شیڈ کے نیچے کھڑا ہو گیا۔۔۔۔

شیر زنان اور ہیر کی سلامتی کے لیے دعا کرنے لگا۔۔۔۔

ہیر کی آنکھوں کے سامنے وہی منظر لہرا رہا تھا جب اس نے شیر زنان کو ہوا میں معلق دیکھا تھا۔۔۔۔ وہ درد سے چلانے لگی۔۔۔۔

مگر بجلی کی کڑک میں اسکی آوازیں دب کر رہ گئیں۔۔۔۔

تیز ہوا کی وجہ سے کلینک میں موجود واحد روشن موم بتی بھی بجھ گئی۔۔۔۔

وہاں یکدم پر اسرار سی خاموشی چھا گئی۔۔۔۔

اچانک کلینک میں سنہری روشنی بکھر گئی۔۔۔۔۔

ہیر نے ایک نومولود بچی کو پیدا کیا۔۔۔۔ جو صرف سات ماہ کی تھی۔۔۔۔

ان دونوں عورتوں نے ایک دوسرے کی طرف حیرت انگیز نظروں سے دیکھا۔۔۔۔

آخر ایسا کیسے ہو سکتا تھا۔۔ کہ لائٹ بھی نہیں آئی تھی اور کمرہ سنہری روشنی سے روشن ہو گیا۔۔۔۔

یہ سب کیا تھا؟؟؟

!!!! کچھ تو تھا جو مافوق الفطرت تھا

ایسے ہی منظر میں کچھ حیران کُن تھا۔۔۔ کچھ تھا۔ جو ٹھٹکنے پر مجبور کر رہا تھا۔ کچھ تھا جو اس منظر کے خلاف تھا۔

اس میں سے عمر رسیدہ عورت نے بچی کو گود میں لیا جو عام بچوں کی طرح پیدا ہوتے ہی رونے کی بجائے مسکرا رہی تھی ----

اس کے پیٹ پر ایک نشان تھا۔۔۔۔

اس عورت نے غور کیا۔۔۔ ایسا نشان جیسے آگ سے نکلتا ہوا شعلہ۔۔۔۔۔

انہوں نے اس بچی کو نہلا کر چادر میں لپیٹ دیا۔۔۔۔

کچھ دیر بعد باہر کھڑے ضامن

کوہیر کے ٹھیک ہونے کی خوشخبری سنائی۔۔۔۔ تو اس نے سکون کا سانس لیا۔۔۔۔۔
بارش تمہم چکی تھی۔۔۔۔۔

اس کا فون بھی بھیک کر بند ہو چکا تھا۔۔۔ اس نے صبح تک وہیں انتظار کیا۔۔۔ پھر صبح ہوتے ہی وہاں کے ٹیلی فون بوتھ سے گھر فون کر کہ حسام کو یہاں گاڑی لانے کا کہا۔۔۔۔

حسام وہاں آیا اور ان تینوں کو اپنے ساتھ واپس گھر لے آیا۔۔۔۔۔

شہیار اور یمنی بھی ہیر کو دیکھنے وہیں پہنچ چکے تھے۔۔۔

یہ شیر زمان نے میری پھول سی بچی کی کیا حالت بنا دی ہے۔۔۔ خاندان میں سب سے "چھوٹی ہے اور سب سے زیادہ بچوں کو ڈھیر لگوا دیا اس سے تمہارے اس بھتیجے نے "وہ ہیر کی خستہ حالت کے پیش نظر جل کر خاکستر ہوئے بولا

اس میں اس بیچارے کا کیا قصور یہ تو اس کی دین ہے "یمنی نے فوراً جواب لوٹایا۔۔۔۔۔"

کتنی پیاری ہے یہ بالکل ہیر جیسی نازک سی گریبا "شہیار اس ننھی سی جان کو ہاتھوں میں لیے"

بولا۔۔۔۔۔

شیر زمان کو باتیں سنا کر دل ہلکا ہوا تو نئی مہمان کو پیار سے اٹھا کر بولا۔۔

یمنی تاسف سے سر ہلا کر رہ گئی۔۔۔۔۔ پھر مسکرانے لگی۔۔۔۔۔

چاہے کچھ بھی کہہ لیں اپنے پوتے پوتیوں اور نواسے نواسیوں سے دور نہیں رہ سکتے تھے۔

ہیر اس کا نام کیا رکھنا ہے "؟"

یمنی نے ہیر سے پوچھا جو سیدھی بستر پر لیٹی ہوئی تھی اور خالی نظروں سے چھت کو گھور رہی تھی

۔۔۔۔۔

وہ کچھ نا بولی۔۔۔

ہیر بولونا "یہی نے اسے بازو سے ہلا کر پوچھا۔"

!!!! سنری"

ہیر کے منہ سے بلا اختیار نکلا۔۔۔۔

کیونکہ جب وہ پیدا ہوئی تھی تو سنری کرنیں پھیلیں تھیں۔۔۔۔ اسی لیے وہ مدہم آواز میں کھوئے ہوئے انداز میں بولی۔



آپ نے بہت اچھا کیا جو زبان کو کھلے دل سے معاف کر دیا" وہ کمرے میں داخل ہوا تو بریرہ کو "کمرے میں یہاں سے وہاں چکر کاٹتے دیکھ کر بولا۔

ہمممم۔۔۔۔ مگر آپ کب کریں گے ؟۔۔۔۔"

مجھ سے کیسی معافی؟"

اس نے سوالیہ نظروں سے پوچھا۔۔۔۔

میں نے آپ کے لیے غلط الفاظ کا استعمال کیا تھا "وہ پشیمانی سے بولی۔۔۔۔"

دیکھو رانی میں مانتا ہوں کہ زبان کی غلطی تھی اور تم اس وقت بہت ڈری ہوئی تھی، کچھ بھی"

"سوچ نہیں پارہی تھی۔۔۔۔ اسی لیے بول دیا تم نے۔۔۔۔"

بریرہ !!! ایک جذبے کے تحت زریار نے اسے پکارا"

Visit For More Novels : www.urdu-novelbank.com Page 868
E-mail pdfnovelbank@gmail.com WhatsApp [03061756508](https://wa.me/03061756508)

رات گہری ہو چکی تھی آج سنہری ڈیڑھ ماہ کی ہونے والی تھی۔ مگر اس دشمن جاں کا کچھ پتہ نہیں تھا۔۔۔

ہیر نڈھال سی اپنے بستر پر آنکھیں موندے لیٹی ہوئی تھی۔۔۔ انہوں نے واقعی اپنا کہا سچ کر دکھایا۔۔۔ کہ میں اپنی جان دے کر بھی تمہاری حفاظت کروں گا "شیر زمان کے کہے ہوئے الفاظ اس کے کانوں میں سنائی دے رہے تھے۔

تینوں بیٹے ٹریل بنکر بیڈ پر اوپر نیچے لیٹے سو رہے۔ جبکہ سنہری کارٹ میں سو رہی تھی۔

[illegible]

وہ دبے پاؤں اندر آیا اور آکر سب سے پہلے کارٹ میں لیٹی ہوئی اپنی ننھی پری کو گود میں اٹھا کر اس کے پھولے ہوئے گالوں پر بوسہ دیا پھر آہستگی سے اسے واپس کارٹ میں لیٹاتے ہوئے اپنے تین ننھے شیروں کی جانب گیا۔۔۔ اور انہیں پیار کیا۔۔۔

ہیر کو اپنی کمر کے گرد بازوؤں کا حصار محسوس ہوا۔۔۔۔۔
 لگتا ہے میں ان کی یاد میں اس قدر ڈوب چکی ہوں کہ مجھے خواب بھی حقیقت دکھائی دے رہا ہے۔
 اس نے دل میں سوچا۔۔۔۔۔

اسے اپنے لبوں کے لمس سے روشناس کرواتے ہوئے وہ اسے عالم ہوش میں لایا۔۔۔۔۔
 یہ سراب نہیں حقیقت تھی۔ ہیر کی آنکھیں کھلیں تو، عالم ہوش میں، ذہن بیدار ہوا۔۔۔۔۔
 وہ یک ٹک نظریں باندھے اسے نائٹ بلب کی مدھم سی روشنی میں دیکھنے لگی۔۔۔۔۔ اس کے وجود کے حقیقت میں ہونے کا یقین کرنے کے لئے اس کے وجہ چہرے ہر ہاتھ پھیرنے لگی۔۔۔۔۔ اس کی اس حرکت پر شیر زمان عنابی لب لب مسکرانے لگے۔۔۔۔۔
 وہ تمام فاصلہ مٹائے اسے سینے سے لگا کر اپنی تشنگی مٹانے لگا۔۔۔۔۔ مائی لٹل وائفی۔۔۔۔۔ کیسی

ہو؟؟؟؟؟؟

وہی آواز وہی دلکش سحر انگیز لب و لہجہ ہیر کی جان نکال گیا۔۔۔۔۔۔۔

آپ زندہ ہیں بالکل ٹھیک میرے سامنے سچ میں "اس کے انداز میں بے یقینی ہی بے یقینی" تھی ---

"میں بالکل ٹھیک ہوں -- تمہارے سامنے ہوں --- تمہارے پاس"

چاہو تو اپنے عمل سے یقین دلا سکتا ہوں "بے باک نظریں اس کے لبوں پر تھیں ---" اس کی سانسیں تھم گئیں ---

ہیر کا شرم کے مارے جیسے سارا خون چہرے پر سمٹ آیا تھا --- اس کے خمار زدہ لہجے پر ---- ہر بار وہ نئے سرے سے اس کی جان نکال جاتا ----

وہ اسکے لبوں پر جھکتے اسے اپنے ہونے کا اصل معنوں میں احساس کروا گیا ---

ہیر نے اس کے گردن کے گرد اپنی بازو حائل کیں - جیسے ہی ہیر نے شیر زمان کے بالوں کو چھونا چاہا --- اسے کچھ عجیب سا لگا --- وہ شیر زمان کو پیچھے کیے اٹھ کر بیٹھی ---

آپ کے بال؟؟؟ اس نے جھٹ بٹن پریس کیے سائیڈ ٹیبل پر موجود لیمپ روشن کیا۔ "میں نے سوچا میری لٹل وائفی کو میری یہ لک پسند آجائے ---"

آپ مجھے ہر حال میں پسند ہیں --- مگر کیوں کٹوائے بال؟ اس نے شیر زمان کے آرمی ہیئر "کٹ کو دیکھا --- اس میں اس کے پرکشش نقوش مزید واضح دکھائی دے رہے تھے۔
"گھر کی کھیتی ہے۔ پھر آجائیں گے"

ساری رات وہ اسے اپنے ہونے کا یقین دلاتے ہوئے اپنی قربتوں کی نوازشات برساتا رہا اور اسکے کانوں میں اپنی محبت کا رس گھولتا رہا ---

شیر زمان گھر والوں کو ضامن کے ذریعے اپنی خیریت کی اطلاع پہنچا چکا تھا۔ اور یہاں آنے سے پہلے سب سے مل چکا تھا۔ وہ زخمی حالت میں ہیر کے سامنے نہیں آنا چاہتا تھا اسی لیے پوری طرح ٹھیک ہو کر آیا۔



آج سنہری کی پہلی سالگرہ تھی گھر میں خوشیوں کا سماں تھا، ہر سوپنک کلر کے غباروں اور ربن سے سجاوٹ کی گئی تھی۔ سب تیار ہوئے لاونج میں جمع تھے ----

بس شہریار کی فیملی کا انتظار تھا۔ جونہی حسام اور ابتسام اپنی شریک حیات اور بچوں کے ساتھ وہاں پہنچے ہیر اور شیر زمان نے سنہری کا ہاتھ پکڑے کیک کاٹا۔۔۔۔۔ تو سب نے تالیاں بجا کر سالگرہ کا مخصوص گیت گایا۔۔۔۔۔

اسے ڈھیروں ڈھیر گفٹ ملے۔۔۔۔۔

سب تقریب سے فارغ ہوئے اب لاونج میں جمع تھے۔۔۔۔۔

شیر یہ ہیر اور تم دونوں ہی سفید رنگت کے مالک ہو اور تمہارے تینوں شیر بھی مگر یہ سنہری " کس پر گئی ہے؟"

ضامن نے مسکرا کر پوچھا۔۔۔۔۔

میری شہزادی اپنے زمارے دادا پر گئی ہے "زمارے نے اسے اٹھا کر اپنی گود میں بٹھایا۔۔۔۔۔" وہ ہاتھ میں موجود چاکلیٹ کھاتے ہوئے ہنسنے لگی۔۔۔۔۔ اس کی گندمی رنگت اسکے ہنسنے سے سنہری ہونے لگی۔۔۔۔۔

کتنی بوریت ہے کوئی فن ہونا چاہیے عیش نے کہا۔۔۔۔۔

جی بالکل ٹھیک کہا دعا نے بھی تائیدی آراء پیش کی۔۔۔۔۔

بھائی آپ نے مہندی پر ڈانس کیا تھا۔ کچھ مووز ہو جائیں؟؟؟ شاہ من نے کہا۔۔۔۔۔

"نہیں یار اب نہیں"

تو جو میرے پاس ہے۔ مجھے نا کوئی پیاس ہے۔

!!! میری مکمل ہو گئی ہر دعا

شیر زمان نے جذب سے اس کی آنکھوں میں دیکھ کر الفاظ ادا کیے ---

چاہے میرے جسم میں یہ جاں رہے نارہے تیرے میرے پیار کی عمر سلامت رہے۔

ہیر بھی اسکی طرف درزیدہ نگاہوں سے دیکھ کر گنگنائی ---

تمھے ٹکڑوں میں جی رہے

تم جو ملے تو جڑ گئے

پنکھ لگا کہ اڑ چلا من میرا

تجھ میں --- میں ہوں

مجھ میں تو ---

اور ہے سانسیں روبرو

کچھ بھی نہیں ہے اب دونوں کے درمیان ---

شیر زمان نے اسکا ہاتھ اپنے ہاتھ میں لیے

چاہے اس چاند میں چمک رہے نارہے تیرے میرے پیار کی عمر سلامت رہے۔

ہیر نے کھرکی سے جھانکتے ہوئے چکمتے چاند کو دیکھ کر گنگنایا ----

!!! واو امیزنگ "

ضامن نے گانا ختم ہوتے ہی ان کی تعریف کی --- باقی سب نے بھی انہیں پیار بھری نظروں سے دیکھا ---

زیگن اور ذوناش آج مطمئن تھے اپنے دونوں بیٹوں کو خوش دیکھ کر -
زریار اور بریرہ بھی سب بھلا کر اپنے بچوں کی خوشی میں خوش تھے -
زرشال اور زمارے بھی آج اپنے فرائض سے سبکدوش ہو چکے تھے -

"Thanks

"But Sorry for late "

شیر زمان نے زیان اور ضامن دونوں سے کہا -

وہ کیوں؟؟ زیان اور ضامن نے پوچھا -

اگر تم لوکیشن نا بتاتے اور ضامن ہیر کو وقت رہتے نا بچاتا تو آج ہم سب ایک ساتھ نا ہوتے "

وہ سنجیگی سے گویا ہوا -

"Not a big deal .

زیان نے مسکرا کر کہا -

"We are a family"

ضامن ہنس کر بولا۔

تم میری بہن کا ہاتھ چھوڑ دو "اعیان نے شیر آریان کے ہاتھ سے آیت کا ہاتھ نکلوانا چاہا۔۔۔"

تو تم نے کیوں سنری کا ہاتھ پکڑا تھا۔؟؟ آریان دوبدو بولا۔

میری مرضی "اعیان زیان خان نے ہٹ دھرمی سے کہا۔"

"تو پھر میں آیت کا ہاتھ بھی نہیں چھوڑوں گا"

وہ تیکھے لہجے میں بولا۔۔۔

آریان چھوڑ دو بیٹا بڑی بہن ہے آپکی آیت "ہیر نے انکے پیچ کی لڑائی ختم کروانی چاہی۔۔۔"

شیر زمان کو ہیر کا ہاتھ پکڑے دیکھ کر آریان اور اعیان دونوں نے ویسا ہی کیا۔۔۔

یہ میری ہے.... آریان نے آیت کو اپنی طرف کھینچا تو اعیان نے اسے بدلے میں مارنا چاہا۔۔۔"

آریان شیر کے باقی دو جڑواں بھی آریان کی مدد کے لیے اعیان پر ابل پڑے۔۔۔

پل بھر میں وہاں میدان جنگ بن گیا۔۔۔

کیا ہے یہ؟؟؟"

عیش انہیں دیکھ کر ہنستے ہوئے لوٹ پوٹ ہوئی۔۔

از قلم حنا اسد

NOVEL BANK

عشق زادے

ضامن نے جوابا کہا۔

"مستقبل کے عشق زادے"

ختم شد

جوائن ناول بینک فیس بک گروپ

www.facebook.com/groups/NovelBank

انسٹاگرام پر ناول بینک کو فالو کریں

www.instagram.com/pdfnovelbank